﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾ ﴿......اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:75) ﴿......عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا﴾ (بنی اسرائیل:80)

هفت روزه

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :– نصیر احمد قمر

جلد15 | جمعۃ المبارک 22/اگست 2008ء | 21/شعبان 1429 ہجری قمری ❁ 22/ظہور 1387 ہجری شمسی | شمارہ 34

ہر گناہ کی جڑ

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: تین باتیں ہر گناہ کی جڑ ہیں۔ ان سے بچنا چاہئے۔ وہ یہ ہیں: تکبر، حرص اور حسد۔

(رسالہ قشیریہ باب الحسد)

ارشادات عالیہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نادان مولوی نہیں جانتے کہ جہاد کے واسطے شرائط ہیں۔ سکّھا شاہی، لُوٹ مار کا نام جہاد نہیں اور رعیّت کو اپنی محافظ گورنمنٹ کے ساتھ کسی طور جہاد درست نہیں۔

خدا تعالیٰ ان مسلمانوں کی حالت پر رحم کرے کہ جو اس مسئلہ کو نہیں سمجھتے۔ ہم نے سارا قرآن شریف تدبّر سے دیکھا مگر نیکی کی جگہ بدی کرنے کی تعلیم کہیں نہیں پائی۔

ہاں پادریوں کے فتنے حد سے بڑھ گئے ہیں مگر ان کے فتنے تلوار کے نہیں قلم کے فتنے ہیں۔ سوائے مسلمانوں تم بھی ان کا قلم سے مقابلہ کرو اور حد سے مت بڑھو۔

’’نادان مولوی نہیں جانتے کہ جہاد کے واسطے شرائط ہیں۔ سکّھا شاہی، لُوٹ مار کا نام جہاد نہیں اور رعیّت کو اپنی محافظ گورنمنٹ کے ساتھ کسی طور سے جہاد درست نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہرگز پسند نہیں کرتا کہ ایک گورنمنٹ اپنی ایک رعیت کے جان و مال اور عزت کی محافظ ہو اور ان کے دین کے لئے بھی پوری پوری آزادی عبادات کے لئے دے رکھی ہو لیکن وہ رعیّت موقع پا کر اس گورنمنٹ کو قتل کرنے کو تیار ہو۔ یہ دین نہیں بلکہ بے دینی ہے اور نیک کام نہیں بلکہ ایک بدمعاشی ہے۔ خدا تعالیٰ ان مسلمانوں کی حالت پر رحم کرے کہ جو اس مسئلہ کو نہیں سمجھتے اور اس گورنمنٹ کے تحت میں ایک منافقانہ زندگی بسر کر رہے ہیں جو ایمانداری سے بہت بعید ہے۔ ہم نے سارا قرآن شریف تدبّر سے دیکھا مگر نیکی کی جگہ بدی کرنے کی تعلیم کہیں نہیں پائی۔ ہاں یہ سچ ہے کہ اس گورنمنٹ کی قوم مذہب کے بارے میں نہایت غلطی پر ہے۔ وہ اس روشنی کے زمانہ میں ایک انسان کو خدا بنا رہے ہیں اور ایک عاجز مسکین کو رب العالمین کا لقب دے رہے ہیں۔ مگر اس صورت میں تو وہ اور بھی رحم کے لائق اور راہ دکھانے کے محتاج ہیں کیونکہ وہ بالکل صراطِ مستقیم کو بھول گئے اور دُور جا پڑے ہیں۔

ہم کو چاہئے کہ ان کے احسان یاد کر کے ان کے لئے جناب الٰہی میں دعائیں کریں کہ اے خداوند قادر ذوالجلال ان کو ہدایت بخش اور ان کے دلوں کو پاک توحید کے لئے کھول دے اور سچائی کی طرف پھیر دے تا وہ تیرے سچے اور کامل نبیؐ اور تیری کتاب کو شناخت کر لیں اور دین اسلام ان کا مذہب ہو جائے۔ ہاں پادریوں کے فتنے حد سے بڑھ گئے ہیں اور ان کی مذہبی گورنمنٹ ایک بہت شور ڈال رہی ہے مگر ان کے فتنے تلوار کے نہیں ہیں، قلم کے فتنے ہیں۔ سوائے مسلمانوں تم بھی قلم سے ان کا مقابلہ کرو اور حد سے مت بڑھو۔ خدا تعالیٰ کا منشاء قرآن شریف میں صاف پایا جاتا ہے کہ قلم کے مقابل پر قلم ہے اور تلوار کے مقابل پر تلوار۔ مگر کہیں نہیں سنا گیا کہ کسی عیسائی پادری نے دین کے لئے تلوار بھی اٹھائی ہو۔ پھر تلوار کی تدبیریں کرنا قرآن کریم کو چھوڑنا ہے بلکہ صاف بے راہی اور الٰہی ہدایت سے سرکشی ہے۔ جن میں روحانیت نہیں وہی ایسی تدبیریں کیا کرتے ہیں جو اسلام کا بہانہ کر کے اپنی نفسانی اغراض کو پورا کرنا چاہتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کو سمجھ بخشے۔ افغانی مزاج کے آدمی اس تعلیم کو بُرا مانیں گے۔ مگر ہم کو اظہار حق سے غرض ہے۔ نہ اُن کے خوش کرنے سے‘‘۔

(اشتہار مطبوعہ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 403-404 مطبوعہ لندن)

تقویٰ پر قائم رہنے کے لئے اللہ کی رسّی کو مضبوطی سے پکڑ لو۔ حبل اللہ سے مراد قرآن کریم ہے۔ قرآن کریم کو پڑھنا، سمجھنا اور اس پر عمل کرنا حبل اللہ کو پکڑنا ہے۔

آج خلافت سے وفا اور اطاعت کے تعلق والا ہی حبل اللہ کو پکڑنے والا ہے۔ جماعت کی مضبوطی بھی اس وقت قائم ہوگی جب آپس میں پیار و محبت کی فضا پیدا ہوگی۔

آج ہم نہ صرف خلافت احمدیہ کے سو سال پورے ہوتے دیکھ رہے ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا مشاہدہ کرتے ہوئے کامیابیوں اور کامرانیوں کے جلو میں اسے آگے بڑھتے ہوئے دیکھ رہے ہیں۔

(جماعت احمدیہ برطانیہ کے 42ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا افتتاحی خطاب)

(رپورٹ مرتبہ : نسیم احمد باجوہ ۔ مبلغ سلسلہ یوکے)

افتتاحی اجلاس

افتتاحی اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کے لئے حضور انور نے مکرم طاہر ہانی صاحب (عرب احمدی) کو ارشاد فرمایا۔ مکرم ہانی صاحب نے سورۃ النور کی چند آیات کی تلاوت کی جن میں آیت استخلاف بھی شامل تھی۔ اس کے بعد حضور انور نے مکرم ڈاکٹر عبدالکریم خالد صاحب آف پاکستان کو اردو ترجمہ پیش کرنے کے لئے ارشاد فرمایا۔ تلاوت قرآن کریم اور

ترجمہ کے بعد حضور انور کے ارشاد پر مکرم ندیم احمد زاہد صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی پُر معارف نظم کے منتخب اشعار پیش کئے جس کا پہلا شعر یہ تھا:

حمد و ثنا اسی کو جو ذات جاودانی   ہمسر نہیں ہے اس کا کوئی نہ کوئی ثانی

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا افتتاحی خطاب

اس کے بعد حضور انور نے اپنے افتتاحی خطاب سے حاضرین کو نوازا۔ جونہی حضور انور خطاب کے لئے کھڑے ہوئے احباب جماعت نے فلک شگاف نعروں کے ساتھ اپنے پیارے امام کا استقبال کیا۔ اس کے بعد حضور انور نے تمام حاضرین کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ کے آسمانی تحفہ سے نوازا اور تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سورۃ المائدہ اور سورۃ النور کی درج ذیل آیات تلاوت فرمائیں اور اس کا ترجمہ بھی فرمایا۔ وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمِيْثَاقَهُ الَّذِيْ وَاثَقَكُمْ بِهٖٓ اِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ (المائدہ 8)۔ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ (النور:53)

بعد ازاں فرمایا: یہ آیات جو مَیں نے تلاوت کی ہیں ان میں اطاعت اور تقویٰ کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ تقویٰ کا مضمون ایک ایسا مضمون ہے جس کا مختلف حوالوں سے بار بار قرآن کریم میں ذکر آتا ہے۔ اور یہی ایک حقیقی اور انعام یافتہ مومن کی نشانی ہے اور یہی چیز ہے جس کی روح اپنی جماعت میں پیدا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسوں کا اہتمام فرمایا۔ افراد جماعت سے آپ کو جلسہ کے نیک نتائج کی وجہ سے جو توقعات تھیں اس پر ہر احمدی غور کرتے ہوئے اس کی باریکیوں کو سامنے رکھتے ہوئے عمل پیرا ہونے کی کوشش کرے تبھی وہ اس معیار کا احمدی بن سکتا ہے جو حضرت مسیح موعودؑ ہمیں بنانا چاہتے تھے۔ آپ فرماتے ہیں کہ میری جماعت کے لوگ اپنے اندر ایک ایسی تبدیلی حاصل کرلیں کہ ان کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور وہ زہد و تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیزگاری اور نرم دلی اور باہم محبت و اخوت میں دوسروں کے لئے نمونہ بن جائیں اور انکسار اور تواضع ان میں پیدا ہو اور دینی مہمات کے لئے سرگرمی اختیار کریں۔ حضور نے فرمایا کہ یہ معیار ہے جس کے پیدا کرنے کے لئے جلسوں کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ آخرت کی طرف وہی جھک سکتا ہے جو اس زندگی کو عارضی سمجھتا ہو۔ وہی جو تقویٰ میں بڑھنے والا ہو، وہی جو زہد اختیار کرنے والا ہو اور جو اس زندگی کو عارضی ٹھکانہ سمجھنے والا ہو۔ جو تقویٰ میں ترقی کرے گا وہی اپنی عبادت کا بھی حق ادا کرے گا اور ایک دوسرے کے حقوق بھی ادا کرے گا۔ مواخات میں دوسروں کے لئے نمونہ بننے والا ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا کہ انسان دوسروں کے بہت سے حقوق اس لئے مارتا ہے کہ عاجزی، انکساری کی بجائے تکبر، خدا ترسی اور پرہیزگاری کی بجائے خود پسندی اور اپنا حق دوسروں پر فائق سمجھنا اور اس کے لئے ہر جائز و ناجائز طریق اختیار کرنا اور یہاں تک بڑھ جانا کہ راستبازی تو ایک طرف رہی جھوٹ کو اپنی ڈھال بنا لینا ایسے لوگوں کا طریق ہو جاتا ہے۔ اور پھر بجائے اس کے کہ وہ نمونہ بنیں جس کے لئے اس زمانہ کے امام کی بیعت میں شامل ہوئے دوریوں اور نفرتوں کی خلیج وسیع سے وسیع تر ہوتی چلی جاتی ہے۔ ایسے لوگوں کا محور اپنی ذات یا اولاد یا اپنا خاندان بن جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ اگر تم میری جماعت میں شامل ہوئے ہو تاکہ ان انعامات کے حقدار ٹھہرو جو جماعت کی ترقی سے وابستہ ہیں تو پھر یہ تمام برائیاں تمہیں چھوڑنی ہوں گی۔ پھر ان راستوں پر چلنا ہوگا جو خدا کی طرف لے جانے والے راستے ہیں۔ اپنے دل کو ان خصوصیات کا حامل بنانا ہوگا جو خدا کا خوف رکھنے والا ہو، جو تقویٰ میں ترقی کرنے والا ہو جس کے لئے جماعت کی عزت اور غیرت اپنی ذات، اپنی اولاد اور اپنے خاندان اور اپنی جائیداد سے زیادہ اہمیت رکھتی ہو۔ جس کا حضرت مسیح موعودؑ کے بعد اللہ تعالیٰ کے جاری کردہ نظام خلافت سے بھی وفا اور پیار اور محبت کا تعلق ہو۔ جو آپس کی نفرتوں کو محبت اور پیار، اخوت اور بھائی چارہ میں بدلنے والا ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ نے سورۃ آل عمران کی آیات 103-104 کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے پہلے تقویٰ کی طرف توجہ دلائی ہے اور فرمایا کہ تقویٰ ایسا ہو جو اس کا حق ہے۔ اور یہ حق عارضی طور پر قائم کر کے تم اللہ تعالیٰ کے انعامات کے مستحق نہیں بن جاؤ گے بلکہ ایک دفعہ جب یہ عہد کیا ہے کہ قرآن کریم کے احکامات پر عمل کروں گا اور مرتے دم تک اس عہد پر قائم رہوں گا تو پھر حقیقی تقویٰ اور فرمانبرداری یہ ہے کہ پھر اس کی پابندی کرے۔

حضور نے فرمایا آج کوئی مذہب بھی تقویٰ پر قائم نہیں حتی کہ مسلمان بھی باوجود قرآن کریم کی مکمل تعلیم موجود ہونے کے تقویٰ سے محروم ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ ایک طرف اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کو اپنی اصلی حالت میں محفوظ رکھا اور دوسری طرف اس زمانہ میں آنحضرتؐ کے عاشق صادق کو مبعوث کیا تاکہ وہ ان راہوں کی صحیح طرح سے تعیین کر کے ہمیں دکھائے اور ان راہوں کی طرف بلاتا رہے جو تقویٰ کی راہیں ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ آج تقویٰ کی راہوں پر چل کر ہی ہم انعامات کے مستحق بنیں گے۔

حضور نے فرمایا کہ ایک حدیث میں آتا ہے کہ ہمیشہ خدا کے احکام کی فرمانبرداری کرنے والے بنو اور کبھی اس کی نافرمانی نہ کرو اور ہمیشہ اس کے شکرگزار بنے رہو اور کبھی اس کی ناشکری نہ کرو۔ ہمیشہ اس کی یاد سے اپنے دلوں کو معطر رکھو اور کبھی نہ بھولو۔ حضور نے فرمایا کہ یہ معیار اس وقت حاصل ہوگا جب اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اپنے آپ کو نقصان میں بھی ڈالنا پڑے تو ڈالے لیکن اپنے بھائی کو کسی تکلیف میں نہ ڈالے۔ یہ آسان کام نہیں۔ یہ تقویٰ کے اعلیٰ معیاروں کو چاہتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ آیت وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا (آل عمران:104) میں وہ طریق سکھایا گیا ہے جس کے ذریعہ تقویٰ کے طریق پر قائم رہ سکتے ہیں۔ فرمایا اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو۔ یعنی قرآن کریم کے فرمانبردار ہو جاؤ اور ہر قسم کی بدعت و رسم سے مجتنب ہو جاؤ۔

حضور نے فرمایا: قوموں کی تباہی اس وقت ہوتی ہے جب بدعات و رسوم کو دین میں شامل کر لیتے ہیں۔ جیسے یہود نے سبت کے معاملہ میں زیادتی کی۔ جب انہوں نے اللہ تعالیٰ کے احکام کو توڑا تو خدا تعالیٰ نے انہیں ذلیل کر دیا۔

ولادت باسعادت

احباب جماعت احمدیہ عالمگیر کے لئے یہ خبر یقیناً بے حد باعث خوشی و صد مسرت ہوگی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل اور رحم کے ساتھ ہمارے محبوب امام حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت سیدہ امۃ السبوح بیگم صاحبہ مدظلہا کو 8/اگست 2008ء بروز جمعۃ المبارک پہلے پوتے سے نوازا ہے۔ عزیز نومولود جس کا نام حضور انور ایدہ اللہ نے 'سعد شریف احمد' رکھا ہے مکرم صاحبزادہ مرزا وقاص احمد سلمہ اللہ اور محترمہ ھبۃ الرؤوف سلمہا اللہ کا پہلا بچہ اور مکرم ڈاکٹر سید تاثیر مجتبیٰ صاحب اور محترمہ سیدہ امۃ الرؤوف صاحبہ کا پہلا نواسہ ہے۔

عزیزم سعد شریف احمد کی ولادت باسعادت خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کی خوشیوں میں ایک اور نہایت مبارک اضافہ ہے۔

ادارہ الفضل اپنی طرف سے اور جملہ قارئین الفضل انٹرنیشنل کی طرف سے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا، مکرم صاحبزادہ مرزا وقاص احمد سلمہ اللہ اور آپ کی اہلیہ محترمہ ھبۃ الرؤوف سلمہا اللہ، مکرمہ صاحبزادی امۃ الوارث فرح سلمہا اللہ، مکرم فاتح احمد خان ڈاہری صاحب اور اسی طرح مکرم ڈاکٹر سید تاثیر مجتبیٰ صاحب اور آپ کے اہل خانہ اور جملہ افراد خاندان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہوئے دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزم سعد شریف احمد کو صحت و سلامتی والی، دین و دنیا کی لازوال سعادتوں سے مالا مال، اپنے بے انتہا فضلوں اور رحمتوں سے معمور لمبی زندگی عطا فرمائے اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی ان تمام دعاؤں کا وارث بنائے جو حضور علیہ السلام نے اپنی اولاد کے لئے فرمائی ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے ہمیں حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ حبل اللہ یعنی قرآن کریم کو پکڑنے کی توفیق دی۔ ایک حدیث میں یہ بھی آتا ہے کہ حبل اللہ سے مراد قرآن کریم ہے۔ قرآن کریم کو پڑھنا، سمجھنا اور اس پر عمل کرنا حبل اللہ کو پکڑنا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ آج خلافت سے وفا اور اطاعت کا تعلق رکھنے والا ہی حبل اللہ کو پکڑنے والا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ صرف انفرادی تعلق جو کسی بھی مومن کا خدا سے ہے یا نبی سے ہے یا خلیفہ سے ہے کافی نہیں جب تک کہ تم جماعت کی اکائی کی اہمیت کو نہ سمجھو۔ وَلَا تَفَرَّقُوْا کہہ کر اس طرف توجہ دلائی ہے کہ تفرقہ نہ ڈالو۔ پس جماعت کی مضبوطی بھی اس وقت قائم ہوگی جب اس میں پیار اور محبت کی فضا پیدا ہوگی اور خدا تعالیٰ سے سچا تعلق بھی تبھی پیدا ہوگا جب ایک دوسرے کے گناہ معاف کرنے کی عادت پیدا ہوگی۔

حضور انور نے احادیث کے حوالہ سے بتایا کہ کہ اللہ کی خاطر محبت کرنا، اللہ کی خاطر دوستی کرنا اور اسی کی خاطر ناراضگی ایمان کا مضبوط کڑا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اگر ہر احمدی خدا کی خاطر دوستی کرنا اور خدا کی خاطر نفرت کرنا سیکھ جائے تو وہ جماعت کی زنجیر کو مضبوط کر رہا ہوگا اور ہر احمدی ایسا مضبوط کڑا ہوگا کہ جس کی مضبوطی کی ضمانت خدا تعالیٰ نے دی ہے۔

حضور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسے کی اغراض بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ انسان کا ایمان درست نہیں ہوسکتا جب تک اپنے آرام کو اپنے بھائی کے آرام پر مقدم نہ کرے۔ اگر کوئی سختی سے پیش آئے تو صبر کرو اور اس کے لئے نمازوں میں رو رو کر دعا کرو۔ یہی تفرقہ کو ختم کرنے اور باہمی محبت پیدا کرنے کا طریق ہے۔ فرمایا کہ مومن سچا اس وقت تک نہیں ہوسکتا جب تک انسان کا دل نرم نہ ہو۔ بدی کا نیکی سے جواب دینا ہی حقیقی ایمان ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک خلافت ہے۔ دوسرے مسلمانوں میں اس نعمت کے نہ ہونے کی وجہ سے ان کے دل پھٹے ہوئے ہیں۔ اگر مسلمان متحد ہوتے تو ان کی یہ حالت نہ ہوتی جو آج ہے۔ اس لئے اس نعمت خلافت کی ان کو تلاش ہے۔ لیکن یہ نعمت اُن کے لئے ہے جو تقویٰ پر چلنے والے ہیں، جو مسیح محمدی کو ماننے والے ہیں لیکن انہوں نے اس کا انکار کر دیا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ ابتدا میں جو آیات پڑھی تھیں ان میں اطاعت اور تقویٰ کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ اصل میں اطاعت بھی تقویٰ سے ہی پیدا ہوتی ہے۔ اور اگر تقویٰ ہوگا تو اطاعت بھی ہوگی۔ پس اس حقیقت کو ہر احمدی کو پکڑ لینا چاہئے۔

حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے 1400 سال بعد پھر ایک نعمت اتاری جس نے پچھلوں کو پہلوں سے ملا دیا۔ پس اس نعمت کی قدر کرنا اسے ہمیشہ یاد رکھنا، اس سے استفادہ کرنا ہر احمدی کا فرض ہے۔ پھر اس نعمت کے بعد خلافت کی نعمت بھی جاری فرمائی اور اس سے اخلاص و وفا کا تعلق رکھنا بھی ضروری ہے۔ ہم جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان کا دعویٰ کرتے ہیں ہمارا فرض ہے کہ شرائط بیعت پر تقویٰ کے ساتھ عمل پیرا ہوں۔ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا تھا کہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے۔ جو لوگ کہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ کو ماننا ہی کافی ہے اور خلافت کی بیعت کی ضرورت نہیں وہ حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ کئے گئے عہد سے باہر جانے والے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا آپ خوش قسمت ہیں جن کو خلافت کی بیعت کی توفیق ملی۔ لیکن اس کے لئے تقویٰ کی بھی ضرورت ہے۔ آج ہم نہ صرف خلافت احمدیہ کے سو سال پورے ہوتے دیکھ رہے ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا مشاہدہ کرتے ہوئے کامیابیوں اور کامرانیوں کے جلو میں اسے آگے بڑھتے ہوئے دیکھ رہے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی ایک تحریر میں اتلاف حقوق کو جھوٹ، شرک اور زنا کے ساتھ ذکر فرمایا ہے۔ گزشتہ دنوں مَیں نے ایک خطبہ جمعہ میں ٹیکس چوری نہ کرنے اور جھوٹ نہ بولنے کی ہدایت کی تھی۔ بہت سے احمدیوں نے مجھے خط

باقی صفحہ نمبر 8 پر ملاحظہ فرمائیں

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔ عربک ڈیسک یوکے)

چوتھی قسط

دوسرا دَور
1900ء تا 1908ء

10 رستمبر 1901ء کو سید عبداللہ عرب صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سوال کیا کہ مَیں اپنے ملک عرب میں جاتا ہوں وہاں میں ان لوگوں کے پیچھے نماز پڑھوں یا نہ پڑھوں؟

فرمایا: مصدقین کے سوا کسی کے پیچھے نماز نہ پڑھو۔

عرب صاحب نے عرض کیا وہ لوگ حضور کے حالات سے واقف نہیں ہیں اور ان کو تبلیغ نہیں ہوئی۔

فرمایا: ان کو پہلے تبلیغ کر دینا پھر یا وہ مصدق ہو جائیں گے یا مکذّب۔

عرب صاحب نے عرض کیا کہ ہمارے ملک کے لوگ بہت سخت ہیں اور ہماری قوم شیعہ ہے۔

فرمایا: تم خدا کے بنو۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ جس کا معاملہ صاف ہو جائے اللہ تعالیٰ آپ اس کا متولی اور متکفل ہو جاتا ہے۔ (از ملفوظات جلد2 صفحہ343)

اس عرصہ میں جہاں التبلیغ اور حمامة البشری کی اشاعت کا کام جاری رہا وہاں حضور علیہ السلام نے عربی زبان میں مزید کتب بھی تالیف فرمائیں اور ان کی نظیر لانے کے لئے چیلنج دیئے۔ اس عرصہ کی خاص بات یہ رہی کہ حضور علیہ السلام کی کتب اور آپ کے دعویٰ کا چرچا متعدد عربی اخبارات میں ہوا۔ ان کتب میں سے پہلی کتاب اعجاز المسیح ہے۔ ہم ذیل میں اس کتاب اور اس کے چیلنج اور اس پر اعتراضات وغیرہ کے متعلق تفصیل سے لکھتے ہیں۔

اِعجازُ الْمَسِیح

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیر مہر علی شاہ گولڑوی کو اپنے بالمقابل فصیح وبلیغ عربی میں قرآن کریم کی سورۃ الفاتحہ کی تفسیر کا چیلنج دیا اور یہ فرمایا کہ:

انہیں اجازت ہے کہ وہ اس تفسیر میں دنیا کے علماء سے مدد لیں، عرب کے بلغاء فصحاء بلا لیں، لاہور اور دیگر بلاد کے عربی دان پروفیسروں کو بھی مدد کے لئے طلب کریں۔

اس مقابلہ کے لئے آپ نے 70 دن کا وقت مقرر کیا اور فرمایا کہ اگر پیر مہر علی شاہ گولڑوی کی تفسیر بہتر ثابت ہوئی تو میں ان کو 500 روپیہ انعام دوں گا اور اپنی کتابیں جلا دوں گا۔ لیکن اگر وہ 70 دن میں تفسیر سورۃ فاتحہ نہ لکھ سکے تو مجھے ایسے لوگوں سے بیعت لینے کی بھی ضرورت نہیں اور نہ روپیہ کی خواہش ہے۔ صرف یہی دکھلاؤں گا کہ کیسے انہوں نے پیر کہلا کر قابل شرم جھوٹ بولا۔ (ماخوذ از اعجاز المسیح روحانی خزائن جلد17 صفحہ 449-450)

اس اعلان کے مطابق اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی خاص تائید سے حضرت اقدس علیہ السلام نے مدت معینہ کے اندر 23 فروری 1901ء کو ''اعجاز المسیح'' کے نام سے فصیح وبلیغ عربی زبان میں سورہ فاتحہ کی تفسیر شائع کر دی۔ اور باعلام الٰہی اپنی اس تفسیر کے متعلق لکھا کہ اگر ان کے علماء اور حکماء اور فقہاء اور ان کے باپ اور بیٹے متفق اور ایک دوسرے کے معاون ہو کر اتنی قلیل مدت میں اس تفسیر کی مثل لانا چاہیں تو ہرگز نہیں لا سکیں گے۔

چنانچہ نہ پیر گولڑوی کو اور نہ عرب وعجم کے کسی ادیب فاضل کو اس کی مثل لکھنے کی جرأت ہوئی۔

جب اس کتاب کے جواب سے ہندوستان کے تمام علماء عاجز آ گئے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسے بلاد عرب یعنی حرمین اور شام اور مصر وغیرہ بھجوانا مناسب خیال فرمایا۔ چنانچہ مصر میں کئی جگہ یہ کتاب بھجوائی گئی اور ایک نسخہ اخبار ''المنار'' کے ایڈیٹر کو بھی بھجوایا گیا۔ چونکہ اس کتاب میں مسئلہ جہاد کے غلط تصور کا ردّ تھا اس لئے اصل مقصد اس کے بھجوانے سے ان لوگوں کے غلط تصور جہاد کی اصلاح کرنا تھا۔

جب ایڈیٹر 'المنار' نے جہاد کے متعلق حضورؑ کی تحریر پڑھی تو اپنے تعصب کی وجہ سے جل گیا اور اس نے آنکھیں بند کر لیں، اور سخت گوئی اور گالیوں پر آ گیا، اور المنار میں بہت تحقیر اور توہین سے حضرت مسیح موعودؑ کو یاد کیا۔ یہ پرچہ کسی طرح پنجاب میں پہنچ گیا اور بعض متعصب مُلّاؤں کے ہاتھ لگ گیا جنہوں نے اس کا ترجمہ کر کے اور مزید مصالحہ لگا کر ایک اخبار میں شائع کر وا دیا اور جا بجا بغلیں بجانے لگے کہ دیکھو اہل زبان ادیب نے مرزا صاحب کی کیسے خبر لی ہے۔ حالانکہ مدیر 'المنار' کا اکثر غصہ جہاد کے بارہ میں حضورؑ کے مضمون پر تھا۔ ورنہ قاہرہ کے ہی اخبار 'المناظر' کے ایڈیٹر نے، جو ایک نامی ایڈیٹر تھا جس کی تعریف ایڈیٹر المنار بھی کرتا تھا، اپنے اخبار میں صاف طور پر اقرار کر دیا کہ کتاب اعجاز المسیح درحقیقت فصاحت وبلاغت میں بے مثال کتاب ہے اور صاف گواہی دی کہ اس کی مثل بنانے پر دوسرے مولوی ہرگز قادر نہ ہوں گے۔ نیز کہا کہ اعجاز المسیح کی فصاحت وبلاغت درحقیقت معجزہ کی حد تک پہنچ گئی ہے۔ اسی طرح قاہرہ ہی سے نکلنے والے عیسائی اخبار 'الہلال' کے ایڈیٹر نے بھی اعجاز المسیح کی فصاحت وبلاغت کی تعریف کی۔

(ماخوذ از اشتہار حضرت مسیح موعود مؤرخہ 18 نومبر 1901ء، مجموعہ اشتہارات جلد 3صفحہ 242تا 245)

اعجاز المسیح کا چیلنج اور مخالفین کی بیچارگی۔

ایک جائزہ

کتاب اعجاز المسیح کے جواب سے صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کے ہندوستان یا مصر ہی کے علماء عاجز نہیں آئے تھے بلکہ آج تک یہ معجزہ قائم ہے اور کسی کو جرأت نہیں ہوئی کہ اس عظیم کتاب کا جواب لکھنے کی کوشش بھی کر سکے۔ ہاں ایک شخص نے کوشش کی لیکن چند ہی دنوں میں راہیٔ ملک عدم ہو گیا۔

مولوی محمد حسن فیضی ساکن موضع بھیں مدرس مدرسہ نعمانیہ واقع شاہی مسجد لاہور نے عوام میں شائع کیا کہ میں اعجاز المسیح کا جواب لکھتا ہوں۔ ابھی اس نے جواب کے لئے کتاب 'اعجاز المسیح' پر نوٹ ہی لکھے تھے اور ایک جگہ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْن بھی لکھ دیا تو اس کے بعد ایک ہفتہ بھی نہ گزرا تھا کہ وہ جلد ہلاک ہو گیا۔

(روحانی خزائن جلد 18 صفحہ3 تا 5)

ایسا کیوں نہ ہوتا جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس کتاب میں لکھ چکے تھے کہ:

''مَیں نے اس کتاب کے لئے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ اسے علماء کے لئے معجزہ بنائے اور کوئی ادیب اس کی نظیر لانے پر قادر نہ ہو۔ اور ان کو لکھنے کی توفیق نہ ملے۔ اور میری یہ دعا قبول ہوگئی۔ اور اللہ تعالیٰ نے مجھے بشارت دی اور کہا: مَنَعَهُ مَانِعٌ مِنَ السَّمَآءِ کہ آسمان سے ہم اسے روک دیں گے۔ اور مَیں سمجھا کہ اس میں اشارہ ہے کہ دشمن اس کی مثل لانے پر قادر نہیں ہوں گے۔

(خلاصہ عربی عبارت اعجاز المسیح، روحانی خزائن جلد 18 صفحہ68-69)

اسی طرح اس کتاب کے سرورق پر آپ نے بطور تحدی فرمایا کہ:

فَإِنَّهُ كِتَابٌ لَيْسَ لَهُ جَوَابٌ۔ وَمَنْ قَامَ لِلْجَوَابِ وَتَنَمَّرَ فَسَوْفَ يَرَى أَنَّهُ تَنَدَّمُ وَتَذَمَّرُ۔

یعنی یہ ایک لاجواب کتاب ہے اور جو شخص بھی غصہ میں آ کر اس کتاب کا جواب لکھنے کے لئے تیار ہوگا وہ نادم ہوگا اور حسرت سے اس کا خاتمہ ہوگا۔

اسی طرح فرمایا:

میرا یہ رسالہ خدا تعالیٰ کے نشانات میں سے ایک نشان ہے...... اور یہ میرے ربّ کی طرف سے حجت قاطعہ اور برہان مبین ہے تا کہ جھوٹ بولنے والوں کو ان کے گناہ کا کسی قدر بدلہ دے۔...... مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ (اِنَّ هٰذَا الكلامِ كأنه حسام) یہ کلام ایسے ہے جیسے کہ نشانے پر لگنے والا تیر۔ اس نے تمام جھگڑوں کا خاتمہ کر دیا ہے اور اس کے بعد کوئی نزاع نہیں رہا۔ اور جو کہتا ہے کہ وہ فصیح ہے اور اس کا کلام مثلِ بدرِ تام ہے تو اسے چاہئے کہ اس کتاب کی نظیر لکھ لائے اور ہرگز خاموش نہ بیٹھا رہے کیونکہ اس معاملہ میں خاموشی حرام ہے۔ لیکن اگر تمہارے آباء واجداد اور تمہارے بیٹے اور تمہارے ساتھی اور تمہارے علماء وحکماء وفقہاء سب مل کر بھی اس جیسی تفسیر مقررہ مختصر مدت میں لانے کے لئے جمع ہو جائیں تب بھی وہ اس کی نظیر نہیں لا سکیں گے چاہے جس قدر بھی وہ ایک دوسرے کی مددومعاونت کر لیں۔ کیونکہ مَیں نے اس امر کے لئے دعا کی تھی اور میری دعا قبول ہوگئی، لہٰذا اب اس کا جواب نہ تو کاتب یا ادیب لکھ سکے گا نہ کوئی بوڑھا نہ جوان۔

(ترجمہ عربی عبارت اعجاز المسیح، روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 56-57)

ایک ایسی کتاب جس کے بارہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے اس قدر بشارتیں ملی ہوں کیسے ممکن ہے کہ کسی کو اس کا جواب لکھنے کی توفیق نصیب ہو۔ لیکن آیئے دیکھتے ہیں کہ اس میں وجہ اعجاز کیا تھا۔

وجہ اعجاز

جیسا کہ ہمیں علم ہے کہ اعجاز المسیح میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا کی تائید سے سورہ فاتحہ کی تفسیر عربی زبان میں تحریر فرمائی۔ اور اس کے بالمقابل کتاب لکھنے کی مدت مقرر کی اور اس عرصہ میں اس کا جواب لکھنے والوں کو انعام واکرام کا وعدہ بھی کیا۔ اور قابل ذکر بات یہ ہے کہ حضور علیہ السلام نے یہ کتاب اس وقت لکھی جبکہ باوجود التبلیغ اور حمامة البشری جیسی اعجازی تصانیف کے بھی آپ کو اس بات کے طعنے دیئے گئے کہ آپ تو قرآن کی زبان سے ہی نابلد ہیں اور محض جھوٹے اور مفتری ہیں۔ اس سارے پس منظر میں اگر کوئی شخص کتاب لکھے اور پہلے سے ہی اسی کتاب میں ہی اعلان کر دے کہ اگر تمہارے بڑے چھوٹے عالم وادیب، عربی وغیر عربی، سب جمع ہو جائیں اور اس جیسی کتاب لکھنے کی کوشش کریں تب بھی کامیاب نہیں ہوں گے، اور پھر ایسا ہی ہو جائے اور کوئی اس کا جواب نہ لکھ سکے تو پھر ہر ذی عقل کو یہ بات ماننی پڑتی ہے کہ واقعی یہ ایک معجزہ ہے اور وہ ہاتھ جس نے حق کے دشمنوں کو اس کا جواب لکھنے سے روکے رکھا ضرور اُسی خدا کا ہاتھ تھا جس نے مسیح موعود علیہ السلام کو یہ بشارت دی تھی کہ یہ لاجواب کتاب ہے اور کوئی اسکا جواب لکھنے کی سکت نہ پائے گا۔ امام غزالی اپنی کتاب ''الاقتصاد فی الاعتقاد'' میں لکھتے ہیں کہ:

اگر کوئی نبی یہ کہے کہ میری سچائی کا نشان یہ ہے کہ آج مَیں اپنی اس انگلی کو حرکت دوں گا اور اس کے بعد کوئی میری مخالفت کی جرأت نہیں کرے گا۔ پھر اگر اس دن کوئی اس کی مخالفت نہ کرے تو اس نبی کی سچائی ثابت ہوگئی۔

اعتراضات منکرین

شاید کہ قارئین کرام یہ جاننا چاہیں گے کہ جن مخالفین نے اعجاز المسیح کے معجزے کو نہ مانا انہوں نے کیا دلیلیں پیش کیں۔ ہم ذیل میں صرف عرب مخالفین کے کلام کے حوالے سے بات کریں گے۔

شیخ رشید رضا ایڈیٹر رسالہ المنار نے کہا:

اہل علم کی ایک بڑی تعداد اس کتاب سے بہت بہتر کتاب ستّر کی بجائے سات دن میں لکھ سکتے ہیں۔

(المنار المجلد الرابع)

شاید شیخ رشید رضا صاحب کو علم نہیں تھا کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں۔ شاید وہ بھول گئے کہ انبیاء پر ہونے والے اعتراضات ایک جیسے ہی ہوتے ہیں اور انبیاء کے مخالف ہمیشہ ایک سا ہی جواب دیتے چلے آئے ہیں۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ اور قرآن پر اعتراض کرنے والوں نے کہا تھا کہ: لَوْ نَشَاءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَا إِنْ هٰذَا إِلَّا أَسَاطِيْرُ الْأَوَّلِيْنَ (الانفال:32) یعنی اگر ہم چاہیں تو اس جیسا کلام کہہ سکتے ہیں۔ کل انہوں نے یہ کہا تھا اور آج شیخ رشید رضا نے کہا کہ اس جیسی کتاب تو بہت سے لوگ لکھ سکتے ہیں۔

لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا کفار مکہ قرآن جیسی کتاب لکھنے میں کامیاب ہو گئے؟ ہرگز نہیں۔ اور یہی ان کے جھوٹ اور عاجز آ جانے کی واضح دلیل ہے۔ اسی طرح شیخ رشید رضا اس چیلنج کے بعد ثلث صدی تک زندہ رہے۔ لیکن کیا وہ اس جیسی یا اس سے بہتر کتاب لکھنے میں کامیاب ہو گئے؟ ہرگز نہیں۔ لہٰذا یہ شیخ رشید رضا کی کذب بیانی اور افتراء اور عاجز آ جانے کی واضح دلیل ٹھہری۔

اسی طرح ایک مصری اخبار الفتح نے لکھا کہ:

مرزا غلام احمد جھوٹ بولتا تھا کیونکہ اس نے اپنی بے سروپا کتب لکھنے کے لئے ایک شامی کو تنخواہ پر رکھا ہوا تھا۔

انہوں نے بھی اپنے اس قول میں اپنے سے قبل انبیاء کے مخالفین کا قول ہی دہرایا جب آنحضرت ﷺ کو کفار نے اس بات کا طعنہ دیا تھا اور کہا تھا کہ: إِنَّمَا يُعَلِّمُهُ بَشَرٌ (النحل:104) یعنی آنحضور ﷺ کو کوئی اور آدمی آ کر تعلیم دیتا اور سکھاتا ہے۔

نادان سمجھ نہیں سکتے کہ اگر کوئی شامی حضور علیہ السلام کی کتابیں لکھتا تھا تو وہ یا مؤمن ہے یا منافق۔ اس کے علاوہ تیسری کوئی صورت نہیں ہو سکتی۔ اگر منافق ہے تو کیا ہی خساست ہے اس شخص کی جس نے چند کوڑیوں کے بدلے خدا پر جھوٹ باندھا۔ اور اگر مخلص مومن تھا تو کتنی عجیب بات ہے کہ باوجود اس کے کہ جانتا تھا جس پر ایمان لایا ہے وہ بے علم ہے بلکہ خود اس سے سیکھتا ہے، پھر بھی اس پر

مخلصانہ ایمان رکھتا رہا۔ اس پر مستزاد یہ کہ ایسے منافق پر الٰہی معارف کی بارش بھی ہوتی رہی، اور اگر چند کوڑیوں کا بھوکا تھا تو ان کے بدلے حضور علیہ السلام کے مخالفوں کی بھی مدد کر دیتا تا کہ وہ حضور علیہ السلام کا چیلنج قبول کرتے اور اس کا جواب دے سکتے۔

ایسے ہی انبیاء کے مخالف لوگوں کی عقلیں ماری جاتی ہیں۔ کیونکہ ان کے اقوال ہمیشہ متضاد ہوا کرتے ہیں۔ اس کی ایک اور مثال سنیں:

اخبار الفتح نے لکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب ایک شامی عربی نے لکھی ہیں۔

جبکہ اخبار المنار کے ایڈیٹر شیخ رشید رضا نے لکھا کہ: حضور کی تحریر میں عجمیوں کی رکاکت پائی جاتی ہے۔

اب کوئی بھی عقلمند ان دونوں باتوں کا تضاد حل کر کے نہیں دکھا سکتا۔ ایک کہتا ہے کہ اتنی اچھی عربی ہے کہ عجمی لکھ ہی نہیں سکتا بلکہ ایک شامی عربی نے لکھی ہے۔ دوسرا کہتا ہے اتنی پھسپھسی تحریر ہے کہ صاف پتہ چلتا ہے کسی عجمی نے کمزور سی زبان استعمال کی ہے۔

حضرت مسیح موعو علیہ السلام نے اس کا کیا ہی پیارا جواب دیا۔ آپ ایک عربی قصیدہ میں فرماتے ہیں:

أُنْظُرْ إلى أقوالهم تتناقض
سلب العناد إصابة الآراء
طورا إلى عرب عزوه وتارة
قالوا كلام فاسد الإملاء
هذا من الرحمن يا حزب العدا
لا فعل شامي ولا رفقائي

ترجمہ: تُو ان کی باتوں اور ان میں موجود تضاد کو دیکھ کہ کس طرح دشمنی نے ان سے درست رائے سلب کر لی ہے۔ کبھی تو میرے کلام کو کسی عرب کی طرف منسوب کرتے ہیں اور کبھی کہتے ہیں کہ اس کی تو املاء ہی فاسد ہے۔ اے گروہِ دشمناں! یہ تو خدائے رحمان کی طرف سے ہے۔ نہ کسی شامی کا کام ہے نہ ہی میرے رفقاء کا۔

حضور علیہ السلام کے اس جواب کے بعد کسی اور جواب کی ضرورت نہیں رہتی۔ (اعجاز المسیح، نزول المسیح، الهدى والتبصرة لمن يرى، رسالہ البشری نومبر دسمبر 1935ء)

ایک اور چیلنج

حضرت مسیح موعو علیہ السلام کو جب شیخ رشید رضا کی بدزبانی اور تمسخر کی خبر ملی تو حضور علیہ السلام نے ایک اشتہار شائع فرمایا جس کا کسی قدر بیان ہو چکا ہے۔ اس اشتہار میں حضور علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا کہ مَیں ایک اور کتاب لکھتا ہوں جسے ایڈیٹر المنار کو بھجوایا جائے گا اور بڑے اصرار کے ساتھ اس سے اس کتاب کی نظیر طلب کی جائے گی۔

(اشتہار بتاریخ 18 نومبر 1901ء)

چنانچہ حضور علیہ السلام نے بہت تضرع اور خشوع وخضوع سے دعا کی یہاں تک کہ قبولیت دعا کے آثار ظاہر ہو گئے۔ چنانچہ آپ نے لکھا (ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے):

'اور مجھے اس کتاب کی تالیف کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے توفیق بخشی گئی۔ سو مَیں تکمیل ابواب اور اس کی طبع کے بعد اسے اس کی طرف بھیجوں گا۔ اگر مدیر المنار نے اس کا اچھا اور عمدہ ردّ لکھا تو مَیں اپنی کتابیں جلا دوں گا اور اس کی قدم بوسی کروں گا، اور اس کے دامن سے وابستہ ہو جاؤں گا اور پھر دوسرے لوگوں کی قدر و قیمت اس کے پیمانہ سے لگاؤں گا۔ سو مَیں پروردگار جہان کی قسم کھاتا ہوں اور اس قسم سے عہد کو پختہ کرتا ہوں۔ (الهدى والتبصرة لمن يرى، روحانی خزائن جلد18، صفحہ 264)

اس کے ساتھ ساتھ حضور علیہ السلام نے یہ بھی پیشگوئی بھی فرما دی:

أم له في البراعة يد طولى؟ سيهزم فلا يُرى،
نبأ من اللّٰه الذي يعلم السرّ وأخفى۔

یعنی: کیا مدیر المنار کو فصاحت اور بلاغت میں بڑا کمال حاصل ہے؟ وہ یقیناً شکست کھائے گا اور میدان مقابلہ میں نہ آئے گا۔ یہ پیشگوئی اس خدا کی طرف سے ہے جو نہاں در نہاں باتوں کا علم رکھتا ہے۔ (الهدى والتبصرة لمن يرى، روحانی خزائن جلد18، صفحہ 254)

اسی طرح دوسرے ادیبوں اور علماء کے متعلق فرمایا:

أم يزعمون أنهم من أهل اللسان؟ سيهزمون ويولّون الدبر۔

یعنی: کیا وہ دعوی کرتے ہیں کہ وہ اہل زبان ہیں؟ وہ عنقریب شکست کھائیں گے اور میدان سے پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے۔ (الهدى والتبصرة لمن يرى، روحانی خزائن جلد18، صفحہ268)

یہ کتاب حضور علیہ السلام نے لکھ کر 12 جون 1902ء کو چھاپ دی اور اس کا ایک نسخہ شیخ رشید رضا کو بھی بھجوایا گیا لیکن انہیں یہ توفیق نہ ملی کہ اس کے جواب میں ایسی فصیح و بلیغ کتاب لکھ کر آپ کی پیشگوئی کو باطل ثابت کرتے۔

(ماخوذ از روحانی خزائن جلد18، صفحہ 12)

سَيُهْزَمَ فَلَا يُرٰى

12 ستمبر 1933ء کو شام کے مخلص احمدی مکرم منیر الحصنی صاحب نے ایک مضمون لکھ کر مصر کے ایک اخبار ''الأهرام'' میں چھپوایا جس میں انہوں نے لکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سب سے زیادہ اسلام پر عمل کرنے والے تھے جبکہ ایسے عظیم شخص کو شیخ رشید رضا نے کافر کہا اور احمدیوں کو اسلام سے خارج قرار دیا۔

اس پر 27 ستمبر کے الأهرام کے پرچے میں شیخ رشید رضا نے مکرم منیر الحصنی صاحب کو تلبیس وکذب وتحریف کا مرتکب لکھا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی اہانت، انگریزوں کے ساتھ منافقانہ طرز عمل اور جہاد منسوخ کرنے کا ملزم ٹھہرایا۔

مکرم منیر الحصنی صاحب نے شیخ رشید رضا کے جملہ اعتراضات کا کافی وشافی جواب تو دیا اور ساتھ ایک بہت دلچسپ فتوے کی طرف بھی توجہ دلائی جو اسی دن وہاں کے اخبار ''السياسة'' میں شائع ہوا جس دن شیخ رشید رضا کا مذکورہ بالا مضمون ''الأهرام'' میں چھپا تھا۔ یہ فتوی مصر کے شیخ الدجوی صاحب کا تھا جنہوں نے رشید رضا صاحب کو مخاطب کر کے لکھا:

إنک أحد الرجلين، رجل يلبس على الناس، أو رجل لا يفهم ما يقول۔

یعنی: اے شیخ رشید رضا، یا تو تم ایسے آدمی ہو جو لوگوں سے دھوکا دہی سے کام لیتا ہے، یا ایسے آدمی ہو جسے پتہ نہیں چلتا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔

انہوں نے مزید لکھا:

جو کچھ ہم نے ان کی دھوکا دہی اور نصوص کے نقل کرنے میں امانت کی پاسداری نہ کرنے کے بارہ میں مجلّہ نور الاِسلام میں لکھا تھا اور ان پرچوں کا بھی ذکر کیا تھا جن میں انہوں نے بدترین کذب بیانی اور دھوکہ دہی سے کام لیا ہے۔ معلوم نہیں انہوں نے اس کا جواب کیوں نہیں دیا......لیکن ان کا اس خیانت کے بارہ میں کیا خیال ہے جس کو ہم نے ثابت کیا ہے اور اس جھوٹ کے بارہ میں کیا خیال ہے جسے کوئی بھی عزت دار صحافی اپنے نام کے ساتھ پسند نہیں کرے گا۔

الغرض اخبار ''السياسة'' میں یہ مناظرہ چلتا رہا۔ بالآخر 5 اکتوبر 1933ء کو شیخ رشید رضا نے اس اخبار کو ایک نوٹ ارسال کیا جس میں لکھا کہ اس طرح کی مباحث اخباروں میں نشر کرنے کو اسلام جائز قرار نہیں دیتا۔ پھر اخبار ''السياسة'' کو ملامت کی کہ چونکہ یہ ایک اسلامی اخبار ہے اس لئے اسلام اس کو ایسے آرٹیکلز چھاپنے کی اجازت نہیں دیتا جن کا مقصد اسلام پر کاری ضرب لگانا ہو۔ وغیرہ وغیرہ۔

آخر میں انہوں نے راہِ فرار اختیار کرتے ہوئے لکھا کہ مَیں یہ خط اخبار ''السياسية'' کو اس لئے لکھ رہا ہوں تا ان کو بتاؤں کہ مَیں ان قادیانی عیسائیوں (ان کی مراد احمدی ہیں) کی باتوں کا ردّ نہیں لکھوں گا کیونکہ مجھے علم ہے کہ میرا جواب انہیں ان کی گمراہی سے نہیں موڑ سکے گا بلکہ اس اخبار کے بعض جاہل قارئین کو نقصان پہنچائے گا اس لئے کاش کہ اسلامی اخبارات ان کے متعلق کچھ نہ چھاپیں۔

اس پر اخبار ''السياسة'' کے مدیر نے لکھا کہ ہمارے اخبار کے جس کارنر میں منیر الحصنی صاحب کا مضمون چھپا ہے اس کا نام ہے ''آراء حرّة'' یعنی آزاد آراء۔ اور ان کا مدیر یا اخبار کے ساتھ اتفاق ضروری نہیں۔ لیکن اس کے ساتھ یہ بھی وضاحت کر دیں کہ اسلام تو احسن طریق پر مجادلہ کی دعوت دیتا ہے، اور ایسا دین ہے جو دلیل کے ساتھ بات کرنے کو پسند کرتا ہے۔ ایسا دین نہیں ہے کہ جو اپنے اَتباع کو حکم دے کہ اسلام مخالف بات سننے سے پہلے اپنے کان بند کر لو۔ وغیرہ۔ (ماخوذ از ''البشری'' نومبر دسمبر 1937ء صفحہ 29 تا 43)

حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس لکھتے ہیں کہ جب مَیں حیفا میں تھا اس وقت شیخ رشید رضا نے اپنے رسالہ المنار میں یہ ذکر کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ''سيهزم فلا يُرى'' میں اس کی موت کی پیشگوئی کی تھی جو غلط نکلی۔ اس پر مَیں نے ان کو تفصیلی جواب دیا تھا کہ اس میں کوئی موت کی پیش گوئی نہ تھی بلکہ یہ پیشگوئی تھی کہ ایڈیٹر 'المنار' حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب 'اَلْهُدٰى'' جیسی فصیح و بلیغ کتاب لکھنے کی توفیق نہیں پائے گا۔ اور باوجود اس کے کہ ایڈیٹر المنار اس پیشگوئی کے بعد تیس سال سے زائد عرصہ تک زندہ رہا لیکن اسے یہ توفیق نہ ملی کہ اس کتاب کے جواب میں بالمقابل کوئی کتاب لکھتا۔ اور اللہ تعالیٰ کی پیشگوئی کمال آب و تاب سے پوری ہوئی۔

(روحانی خزائن جلد 18 صفحہ12)

ایک اعتراف

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ہجرت مسیحؑ کا عظیم انکشاف جب عرب ممالک میں پہنچا تو مدیر المنار رشید رضا نے لکھا:

ففراره إلى الهند وموته في ذلک البلد ليس ببعيد عقلا ونقلا۔ یعنی حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کا ہندوستان کی طرف ہجرت کرنا اور اس ملک میں جا کر وفات پانا عقل و نقل سے بعید نہیں ہے۔

اسی طرح ان کے ساتھ نامور عالم اور ادیب محمود عباس عقاد اپنی کتاب ''حياة المسيح وكشوف العصر الحديث'' میں قبر مسیح کے متعلق حضورؑ کے انکشاف کا ذکر کر کے لکھتے ہیں کہ اسے کسی طور نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

(تاریخ احمدیت جلد1 صفحہ530)

فونوگراف کے ذریعہ تبلیغ

31 اکتوبر 1901ء کی ملفوظات کی ڈائری میں لکھا ہے:

حضرت اقدسؑ حسب معمول سیر کو تشریف لے گئے راستہ میں فونوگراف کی ایجاد اور اس سے اپنی تقریر کو مختلف مقامات پر پہنچانے کا تذکرہ ہوتا رہا۔ چنانچہ یہ تجویز کی گئی کہ اس میں حضرت اقدس کی ایک تقریر عربی زبان میں بند ہو جو چار گھنٹہ تک جاری رہے۔ اس تقریر سے پہلے حضرت مولوی عبد الکریم صاحب کی تقریر ایک انٹروڈکٹری نوٹ کے طور پر جس کا مضمون اس قسم کا ہو کہ انیسویں صدی مسیح کے سب سے بڑے انسان کی تقریر آپ کو سنائی جاتی ہے جس نے خدا کی طرف سے مأمور ہونے کا دعوی کیا ہے اور جو مسیح موعود اور مہدی موعود کے نام سے دنیا میں آیا ہے اور جس نے ارض ہند میں ہزاروں لوگوں کو اپنے ساتھ ملا لیا ہے اور جس کے ہاتھ پر ہزاروں تائیدی نشان ظاہر ہوئے، خدا تعالیٰ نے جس کی ہر میدان میں نصرت کی وہ اپنی دعوت بلاد اسلامیہ میں کرتا ہے سامعین خود اسے اس کے منہ سے سن لیں کہ اس کا کیا دعوی ہے اور اسکے دلائل اسکے پاس کیا ہیں۔ اس قسم کی ایک تقریر کے بعد پھر حضرت اقدس کی تقریر ہو گی اور جہاں جہاں یہ لوگ جائیں اسے کھول کر سناتے پھریں۔

(ملفوظات جلد2 صفحہ378)

لیکن بعد میں حضرت مولانا عبد الکریم صاحب سیالکوٹی کی آواز میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دو نظمیں اس میں ریکارڈ کی گئیں جو حضور علیہ السلام نے انہی ایام میں محض تبلیغ کی غرض سے لکھی تھیں۔ اور ایک سال بعد حضرت مولوی نور الدین صاحب کی آواز میں ایک وعظ بھی ریکارڈ کرایا گیا۔

ایک پرانا الہام

اس عنوان کے تحت ملفوظات جلد 3 میں ایک عرب کے بارہ میں حضور علیہ السلام کے الہامات اور ان کے قبول صدق کے بارہ میں بیان ملتا ہے لیکن یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ یہ خوش نصیب کون تھے۔ ذیل میں ملفوظات کی عبارت نقل کی جاتی ہے۔

''ابتدائے جنوری 1902ء کو ایک عرب صاحب آئے ہوئے تھے بعض لوگ ان کے متعلق مختلف رائے رکھتے تھے۔ حضرت اقدس امام علیہ الصلاۃ والسلام کو 9 جنوری کی شب کو اس کے متعلق الہام ہوا:

قد جرت عادة اللّٰه أنه لا ينفع الأموات إلا الدعاء۔

اس وقت رات کے تین بجے ہوں گے، حضرت اقدسؑ فرماتے ہیں کہ اس وقت پر مَیں نے دعا کی تو یہ الہام ہوا:

وكلمه من كل باب ولن ينفعه إلا هذا الدواء (أي الدعاء)

اور پھر ایک اور الہام اسی عرب کے متعلق ہوا کہ:

فيتبع القرآن، إن القرآن كتاب اللّٰه، كتابُ الصادق۔

چنانچہ 9 جنوری 1902ء کی صبح کو جب آپ سیر کو نکلے تو حضرت اقدسؑ نے عربی زبان میں ایک تقریر فرمائی جس میں سلسلہ محمدیہ اور موسویہ کی مشابہت کو بتایا۔ اور پھر سورۃ النور کی آیت استخلاف اور سورۃ التحریم سے اپنے دعاوی پر دلائل پیش کئے۔ اور قرآن شریف اور احادیث کے مراتب بتائے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ عرب صاحب جو پہلے بڑے جوش سے بولتے تھے بالکل صاف ہو گئے۔ انہوں نے صدق دل سے بیعت کی اور ایک اشتہار بھی شائع کیا اور بڑے جوش کے ساتھ اپنے ملک کی طرف بغرض تبلیغ چلے گئے''۔ (ملفوظات جلد3 صفحہ 210)

مصر میں تبلیغ

ملفوظات میں 29 دسمبر 1902ء کی ڈائری کے ذیل میں لکھا ہے کہ:

''ایک احمدی حج کو جاتے ہوئے کچھ عرصہ مصر میں مقیم رہے اور ابھی تک وہیں ہیں۔ اور حضرت اقدسؑ کی

باقی صفحہ نمبر 9 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

الحمدللہ کہ جلسہ سالانہ یوکے، اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور برکتوں کے نظارے دکھاتا ہوا اپنے اختتام کو پہنچا۔ اس سال یہاں کے جلسہ کی حاضری 40 ہزار سے زائد تھی۔ 85 ممالک کی نمائندگی ہوئی۔ اتنی بڑی تعداد میں اتنے ملکوں کی نمائندگی مخالفین کے لئے یقیناً ایک تازیانہ ہے۔

انشاءاللہ وہ دن ضرور آئیں گے جب ربوہ کی رونقیں دوبارہ قائم ہوں گی اور پاکستانی احمدی بھی ایک شان سے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے نظر آئیں گے۔

جلسہ میں شامل ہونے والے غیر از جماعت مسلمان بھی اور غیر مسلموں نے بھی عمومی طور پر جلسہ کے انتظامات کی تعریف کی، جماعت کی تعلیم کی تعریف کی۔ احمدیوں کے سلوک سے، ان کے ڈسپلن سے، باہمی محبت اور اطاعت کے مادہ سے بہت متأثر ہوئے۔

جرمنی سے 100 سائیکل سواروں کی جلسہ میں شمولیت کا تذکرہ۔ اس سال گھانا کے جلسہ پر بورکینا فاسو سے 300 سائیکل سواروں کا قافلہ آیا تھا اور انہوں نے سولہ، سترہ سو کلومیٹر کا فاصلہ طے کیا تھا۔ سائیکل سفر کی رَو چلی ہے اسے اب جاری رہنا چاہئے۔ اس سے تبلیغ کے راستے بھی کھلتے ہیں، جماعت کا تعارف بھی بڑھتا ہے۔

واقفین نو بچے، خاص طور پر بچیاں زبانیں سیکھنے کی طرف توجہ کریں۔

جلسہ کے مختلف شعبہ جات کے کارکنان اور کارکنات کی خدمتوں پر محبت بھرا تذکرہ اور دعاؤں اور شکرگزاری کی تحریک

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔فرمودہ یکم اگست 2008ء بمطابق یکم ظہور 1387 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح ،لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ ۔ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

فَاذْكُرُوْنِيْ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْالِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ (البقرة:153)

الحمدللہ کہ جلسہ سالانہ یوکے بھی گزشتہ اتوار کو اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور برکتوں کے نظارے دکھاتا ہوا اپنے اختتام کو پہنچا۔ جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی بتایا تھا کہ برطانیہ کے جلسے کو خود ہی ایک مرکزی حیثیت حاصل ہوگئی ہے۔ جہاں دنیا میں رہنے والے ہر احمدی کو اس جلسہ کا انتظار ہوتا ہے، اس کے لئے تیاریاں ہو رہی ہوتی ہیں، کچھ جو طاقتِ پرواز رکھتے ہیں، جلسہ میں شامل ہونے کی کوشش کرتے ہیں حتّٰی کہ غریب لوگ بھی جو ان کے پاس جمع پونجی ہوتی ہے خرچ کر کے اس جلسے پر آنے کی کوشش کرتے ہیں اور صرف جلسے میں شامل ہو کر واپس چلے جاتے ہیں۔ اس سال بھی کئی لوگ مجھے ملے جو صرف جلسے کی غرض سے آئے اور جلسے کے اگلے روز واپس چلے گئے۔ یا کچھ لوگ ہیں جو اس جمعہ تک کا انتظار کر رہے ہیں اور اکثریت کی کل پرسوں کی فلائٹ ہے۔ بعض کو مَیں جانتا ہوں اتنی مالی استطاعت نہیں رکھتے کہ اتنا خرچ کر کے آئیں خاص طور پر پاکستان سے آنے والے۔ لیکن جلسہ میں شامل ہونے والوں کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعائیں لینے اور خلیفۂ وقت سے ملنے کے لئے آتے ہیں۔ اس دفعہ کافی تعداد میں دنیا میں ہر جگہ مختلف ممالک میں احمدیوں نے ویزے کے لئے درخواستیں دی تھیں لیکن ہر جگہ جتنی تعداد میں درخواستیں دی گئی تھیں اس کے مقابلہ میں بہت کم ویزے ملے۔ جن کی درخواستیں ردّ کی گئیں انہوں نے بڑے جذباتی انداز میں اپنی محرومیت کا اظہار کیا۔ لیکن اصل جذباتی کیفیت کا اظہار تو ان لوگوں کے خطوں سے ہوتا ہے جو وسائل بھی نہیں رکھتے کہ یہ امید کر سکیں کہ اگر اس دفعہ نہیں تو اگلے سال اللہ تعالیٰ ویزہ ملنے کا کوئی سبب بنا دے گا۔ ایسے جذباتی انداز میں اپنی محرومیت اور خلافت سے دُوری کا اظہار کر رہے ہوتے ہیں کہ ان کا بیان کرنا تو ایک علیحدہ بات ہے ایسے خط پڑھ کر بھی جذباتی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ایسے سامان پیدا فرمائے کہ جلد یہ دُوریاں بھی قربتوں میں بدل جائیں۔ جتنی بھی کوشش ہو جائے یہاں آنے یا قادیان کے جلسہ میں شمولیت کے لئے چند ہزار سے زیادہ لوگ شامل نہیں ہو سکتے۔ لیکن پاکستان میں تو لاکھوں کا جلسہ ہوتا تھا۔ ربوہ کے چھوٹے سے شہر میں جب جلسے کے دنوں میں اتنا رش ہوتا تھا تو سڑکوں پر چلنا مشکل ہو جاتا تھا۔ وہ بھی عجیب رونقیں تھیں اور عجیب بہاریں ہوتی تھیں۔ ایک عجیب روحانی ماحول ہوتا تھا۔ یہاں کے جلسے ربوہ کے جلسوں کی یاد تازہ کرتے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ وہ دن بھی ضرور آئیں گے جب ربوہ کی رونقیں دوبارہ قائم ہوں گی اور پاکستانی احمدی بھی ایک شان سے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے نظر آئیں گے۔ وہ اُسوہ ان کے سامنے ہوگا جو ہمارے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے فتح مکّہ کے موقع پر اونٹ کے کجاوے پر سجدہ ریز ہوتے ہوئے قائم فرمایا تھا۔

لیکن یہ بھی ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ اس سجدہ شکر کے حصول کے لئے ہمیں اُسوہ رسول ﷺ پر چلتے ہوئے اپنی زندگی کے ہر دن کو سجدوں سے سجانا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے تمام دُوریوں کے باوجود، تمام پابندیوں کے باوجود ہم پر یہ احسان فرمایا ہوا ہے کہ ایم ٹی اے کا ایک ذریعہ ہمیں عطا فرمایا ہے، جس سے کچھ حد تک تو پاکستان کے رہنے والے یا ان ملکوں کے رہنے والے جہاں ہم آزادی سے جلسے نہیں کر سکتے یہ دیکھ کر اپنی پیاس بجھا لیتے ہیں۔ پاکستان کے محروم احمدی ٹی وی کی سکرین پر جلسہ کے نظارے دیکھ لیتے ہیں، دعاؤں میں شامل ہو جاتے ہیں۔ بعض باقاعدہ جلسہ کا ماحول بنا کر گھروں میں وہی لنگر خانے کی طرز کے کھانے، آلو گوشت اور دال وغیرہ پکاتے ہیں اور اپنے دل کی حسرت کسی حد تک پوری کر لیتے ہیں۔ لیکن ایک طرف کی ان کی حسرت تو پوری ہو جاتی ہے۔ بغیر موجودگی کے کچھ نہ کچھ حد تک ان کی کمی پوری ہو جاتی ہے۔ لیکن میری جو اُن کو دیکھنے کی خواہش ہے وہ سکرین کی آنکھ سے پوری تو نہیں ہوتی لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے تصور کی آنکھ سے مَیں بھی وہ نظارے دیکھ لیتا ہوں جب خطوں میں ان نظاروں کا، ان جلسوں کا بڑی تفصیل سے ذکر ہوتا ہے۔

بہرحال اللہ کا شکر اور احسان ہے کہ وہ دنیا کے ہر ملک کے احمدی کو جلسہ میں ایم ٹی اے کی وساطت سے شامل ہونے کی توفیق عطا فرماتا ہے۔ پس خاص طور پر پاکستانی احمدیوں کو اس شکرگزاری کے

لئے اللہ تعالیٰ کے حضور مزید جھکنے والا بننے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق دے۔ بہرحال بات تو جلسہ یو۔کے۔ سے شروع ہوئی تھی اور آج اسی کی ہونی ہے لیکن محرومی کے حوالے سے پاکستان کا ذکر شروع ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے UK کے جلسہ کا اختتام بہت کامیاب ہوا ہے۔ اس کے اختتام کے بعد دنیا کے ہر ملک سے احمدیوں کی جلسے کی کامیابی کی مبارکباد پر مشتمل فیکسوں اور خطوط کا ایک تانتا بندھا ہوا ہے۔ لیکن اس سال کے جلسہ کو ایک خاص اہمیت بھی حاصل ہے کہ میری روزانہ کی ڈاک میں بے شمار خطوط جلسہ کی مبارکباد کے جو آتے ہیں اس کا سلسلہ اپریل سے شروع ہے جب سے کہ گھانا اور نائیجیریا کے جلسے ہوئے۔ اور ان جلسوں کے حوالے سے اور خاص طور پر خلافت جوبلی کے سال کے حوالے سے جن ملکوں اور خاص طور پر پاکستان جہاں مَیں جا نہیں سکتا، وہاں سے مبارکباد کے خطوط بھی جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا بڑا جذباتی رنگ لئے ہوئے ہوتے ہیں۔ بہرحال اپنی روایت کے مطابق آج کے خطبہ میں UK کے جلسے کے حوالے سے کچھ باتیں جو جلسہ کے ضمن میں ہیں، لوگوں کے تأثرات ہیں اور اسی طرح ایک احمدی کو بھی اس کا کس طرح شکرگزار ہونا چاہئے، اس بارے میں مختصراً ذکر کروں گا۔

اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ جیسا کہ مَیں نے جلسہ کے آخری دن بتایا تھا اس سال یہاں کے جلسہ کی حاضری 40 ہزار سے اوپر تھی۔ گو کہ ابھی تک جو جلسے خلافت جوبلی کے حوالے سے ہو رہے ہیں ان میں گھانا کا جلسہ سب سے بڑا تھا، جس میں حاضری ایک لاکھ سے اوپر تھی۔ لیکن نمائندگی کے لحاظ سے 85 ممالک کی نمائندگی اتنی بڑی تعداد میں صرف یہاں کے جلسہ میں ہی تھی۔ اتنی بڑی تعداد میں اتنے ملکوں کی نمائندگی مخالفین کے لئے یقیناً ایک تازیانہ ہے لیکن ہمیں یہ بات اللہ تعالیٰ کا شکرگزار بنانے والی ہونی چاہئے۔

اس دفعہ بھی ہمیشہ کی طرح بہت سے غیر از جماعت، مسلمان بھی اور غیر مسلم بھی، اس ملک سے بھی اور بیرونی دنیا سے بھی ہمارے جلسہ میں شامل ہوئے جو اچھے اور نیک جذبات اور خیالات جماعت کے بارے میں رکھتے ہیں۔ کچھ نے اپنے خیالات کا اظہار بھی جلسہ کے دنوں میں کیا جو آپ لوگوں نے سنا۔ ہر ایک نے عمومی طور پر جلسہ کے انتظامات کی تعریف کی اور جماعت کی تعلیم کی تعریف کی، احمدیوں کے سلوک سے بہت متاثر ہوئے۔ تو یہ جلسہ جہاں ہماری روحانی بہتری اور تربیت کا ذریعہ بنتا ہے وہاں ان جلسوں سے جو مختلف ممالک میں ہوتے ہیں اور یہ جلسہ بھی تبلیغ کا ذریعہ بھی بنتا ہے۔ مجھے جو بھی ملے سب نے برملا اس بات کا اظہار کیا کہ تقریروں کے معیار بھی اور ان تقریروں کے نفسِ مضمون بھی ایسے تھے کہ جنہوں نے ہمیں نئی روشنی عطا کی ہے۔

نائیجیریا کے ایک پڑھے لکھے اور مسلمان سکالر ہیں، انہوں نے اس بات کا برملا کھل کر اظہار کیا کہ مَیں جماعت احمدیہ کے بارے میں بہت کچھ سنتا تھا، تعلقات تھے، لیکن دل میں شکوک و شبہات تھے کہ یہ لوگ ہیں کیسے؟ ان کے عمل کیا ہیں اور ان کی تعلیم کیا ہے؟ کہتے ہیں کہ جو کچھ مَیں نے یہاں دیکھا اس کے بعد مَیں اس کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ حقیقی اسلام صرف تمہارے پاس ہے۔

بلغاریہ کا وفد آیا ہوا تھا، اس میں بھی بعض ایسے ممبران تھے جو احمدی نہیں ہیں۔ وہ بھی جماعت کے پرانے تعلق رکھنے والے ہیں، وہ بھی یہ دیکھنے آئے تھے، ان میں سے کچھ جرمنی میں بھی شامل ہوتے رہے ہیں کہ جماعت کی تعلیم کیا ہے اور یہ کیسے لوگ ہیں۔ بلغاریہ بھی یورپ کا ایک واحد ملک ہے جہاں جماعت کی مخالفت ہے۔ کیونکہ یہ مسلمان ملک ہے ان کی مسلم کونسل کا اثر حکومت پر ہے، جماعت کی وہاں رجسٹریشن میں رکاوٹ بنی ہوئی ہے۔ تو ان غیر از جماعت نے بھی یہی اظہار کیا کہ ہم نے دیکھا اور سنا اور لوگوں سے ملے، حقیقی اور اصلی اسلام ہمیں یہیں نظر آیا ہے۔

جلسہ کے دنوں میں عموماً باہر سے آئے ہوئے مہمانوں کو وقت دیا جاتا ہے جس میں چند منٹ وہ اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں، آپ لوگ سنتے رہے۔ ایک اسلامی ملک کے دو غیر از جماعت بھی یہاں آئے ہوئے تھے جن کا یہ شکوہ تھا کہ ہمیں وقت نہیں دیا گیا۔ تو بہرحال آئندہ انتظامیہ کو بھی اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ ہر ملک کو اگر وقت نہیں دیا جا سکتا تو کم از کم ہر علاقے جن میں ملکوں کے لحاظ سے تقسیم ہو، ان غیر از جماعت کی نمائندگی ہونی چاہئے جو وہاں کی جماعتوں سے پتہ کر کے آتے ہیں۔

جلسہ کے تمام پروگراموں میں جو مجھے غیروں کی طرف سے اعتراض ملے وہ دو تھے۔ ایک تو یہی کہ ہمیں وقت نہیں دیا گیا، ہمیں بولنے کا وقت دیا جانا چاہئے تھا اور دوسرا یہ اعتراض تھا کہ پروگرام وقت پہ شروع نہیں ہوتے رہے۔ حالانکہ جہاں تک مجھے علم ہے بعض حالات کی وجہ سے اگر کوئی دیر ہوئی ہے تو چند منٹ کے علاوہ عموماً پروگرام وقت پہ شروع ہوتے رہے ہیں۔ مَیں نے انہیں بتایا کہ آپ دیکھ رہے ہیں کہ اتنا وسیع انتظام ہے اور تمام انتظام عارضی بنیادوں پر ہے۔ اگر کسی بات پر چند منٹ کی دیر ہو جائے تو اس کو نظر انداز کر دینا چاہئے۔ مَیں نے انہیں بتایا کہ مثلاً بعض اوقات یہ ہوتا ہے کہ کھانا وسیع انتظام کے تحت ہے، وقت پر ختم نہیں ہوا یا ٹرانسپورٹ کی وجہ سے لوگوں کے آنے میں کوئی دقّت ہو گئی کیونکہ لوگ مختلف جگہوں سے آ رہے ہوتے ہیں۔ پھر مہمان مقررین کو جو وقت دیا جاتا ہے جب وہ بول رہے ہوتے ہیں تو اپنے مقررہ وقت سے بعض دفعہ زائد بول جاتے ہیں اس لئے پھر ہر پروگرام آگے چلتا چلا جاتا ہے اور ہم ان کو مہمان ہونے کی وجہ سے، اس کی مہمان کی ایک حیثیت ہے اس وجہ سے روک نہیں سکتے۔ تو ان وجوہات کی وجہ سے اگر پروگرام لیٹ ہو جاتا ہے تو امید ہے وہ ہماری معذرت قبول کریں گے۔ لیکن وہ صاحب بھی بڑے پکّے تھے کوئی نہ کوئی اعتراض تو انہوں نے ڈھونڈنا تھا لیکن عمومی طور پر اچھا تاثر تھا۔ یہ اعتراض تو اس لئے کہ ہر کوئی وہاں بیٹھا تعریف کر رہا تھا۔ اس بات پہ وہ بضد رہے کہ وقت کی پابندی ہونی چاہئے۔ کہنے لگے کہ مَیں نے بڑی بڑی کانفرنسیں اٹینڈ (Attend) کی ہیں جن میں وقت کی پابندی ہوتی ہے تو مَیں نے ان سے کہا کہ اس سے انکار نہیں کہ وقت کی پابندی ہونی چاہئے۔ لیکن جو کانفرنسیں آپ اٹینڈ (Attend) کر کے آتے ہیں، بیرونی دنیا میں آپ نے دیکھی ہوں گی وہ کانفرنسیں جہاں منعقد ہوتی ہیں وہاں سارے انتظامات وہیں موجود ہوتے ہیں اور اس طرح مختلف طبقوں کی اتنی بڑی تعداد بھی وہاں نہیں ہوتی۔ پڑھے لکھے لوگ ہوتے ہیں، ایک محدود طبقہ ہوتا ہے۔ تو بہرحال باتیں ہوتی رہیں۔ اس بات کو انہوں نے تسلیم کیا کہ جماعت کا ڈسپلن اور اطاعت اور آپس کی محبت واقعی بہت اعلیٰ اور مثالی ہے۔ اور پھر مجھے کہنے لگے کہ تمہارے پروگرام جہاں تم شامل ہوتے تھے ذاتی طور پر وہ تقریباً وقت پہ شروع ہوتے رہے اور تمہاری باتیں بھی عین اسلامی تعلیم کے مطابق اور بڑی اعلیٰ باتیں تھیں۔ مَیں نے انہیں کہا کہ کم از کم آپ یہ تو تسلیم کرتے ہیں کہ ہماری باتیں اچھی ہیں، لوگوں میں اطاعت کا مادہ ہے، روحانی ماحول ہے اور یہی باتیں آپ کے لئے اور آپ کے علماء کے لئے کافی ہونی چاہئیں کہ جماعت احمدیہ کی لیڈرشپ اور جماعت کے افراد بہرحال اچھے ہیں اور یہ لیڈرشپ خلافت کی وجہ سے جماعت کو صحیح راستے پر چلا رہی ہے اور جماعت کے افراد میں اطاعت کا مادہ ہے۔ مَیں نے ان کو کہا آپ نے خود ہی کہہ دیا، یہی پیغام اپنے علماء کو دے دیں جو جماعت کے خلاف شور مچاتے رہتے ہیں۔

پس ان لوگوں کے لئے اب یہ تسلیم کئے بغیر کوئی چارہ نہیں کہ جماعت کے پاس خلافت ہے جس سے وہ لوگ محروم ہیں اور اس وجہ سے ان میں وہ وحدت پیدا نہیں ہو سکتی جس کے لئے وہ کوشش کر رہے ہیں۔ پس اگر باقی اعتراضوں کے باوجود مجھے براہ راست انہوں نے اعتراض کا نشانہ نہیں بنایا تو یہ کوئی میری ذات کی بڑائی نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کا اپنے وعدے کے مطابق خلافت کا رعب قائم کرنا ہے۔ گو کہ بعض ایسے بھی ہوتے ہیں جو منہ پر آپ کے کچھ کہہ بھی جاتے ہیں، کہہ سکتے ہیں، آج تک کسی نے کہا تو نہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے لیکن جس میں ہلکی سی بھی شرافت ہے وہ اعتراض بھی جب کرتے ہیں تو محتاط رنگ میں کرتے ہیں۔ بہرحال یہ اعتراض کی باتیں بھی مَیں نے اس لئے بتا دیں کہ ہم نے تو بہرحال بہتری کی تلاش میں رہنا ہے اور رہتے ہیں اس لئے آئندہ ہم اپنے اندر مزید بہتری پیدا کرنے کی کوشش کریں اور کر سکیں، وقت کی پابندی کے لحاظ سے بھی اور مہمانوں کا خیال رکھنے کے لحاظ سے بھی۔ لیکن جیسا کہ مَیں نے کہا کہ عمومی طور پر ہر ایک نے جلسہ کے پروگرام کو بہت سراہا ہے۔

یوگنڈا کی اسمبلی کی ڈپٹی سپیکر بھی آئی ہوئی تھیں انہوں نے وہاں شاید تقریر بھی کی ہے۔ مجھے ملیں اور کہنے لگیں کہ جو تم نے عورتوں میں تقریر کی تھی اس نے مجھے بہت متاثر کیا ہے۔ کہنے لگیں کہ عورتوں کے حقوق کے بارے میں لوگ تقریریں کرتے ہیں لیکن حقوق ہونے چاہئیں تک رہتے ہیں۔ لیکن یہ نہیں بتاتے کہ عورت کا حق کیا کیا ہے۔ تم نے جس طرح قرآن کریم کی روشنی میں بتایا ہے یہ مَیں نے اس تفصیل سے پہلی دفعہ سنا ہے۔ اتنے واضح حقوق عورت کے اسلام نے بیان کئے ہیں۔ تو وہ شاید عیسائی ہیں، کہتی ہیں مَیں تو اس تعلیم سے بہت متاثر ہوئی ہوں۔

یہی اظہار قازقستان سے آئی ہوئی وہاں کی ایک سیاسی لیڈر نے کیا ہے۔ کہنے لگیں مَیں دعا کرتی ہوں، یہ سب ماحول دیکھنے کے بعد اور تم لوگوں کی باتیں سننے کے بعد، تمہاری تقریریں سننے کے بعد کہ تمام دنیا جماعت کے جھنڈے تلے آ جائے۔

ہمارا جھنڈا کیا ہے؟ احمدی تو وہ جھنڈا لہراتا ہے جو آنحضرت ﷺ نے لہرایا وہ تعلیم بتاتا ہے جو آنحضرت ﷺ نے بتائی۔ پس یہ تو احمدی کا کام ہے ہی کہ تمام دنیا کو آنحضرت ﷺ کے جھنڈے تلے جمع کرے اور یہ انشاء اللہ ایک دن ضرور ہو گا۔

ایک احمدی نے مجھے لکھا کہ بچے جو پانی پلانے کی ڈیوٹی پر تھے وہ آ آ کر پانی پیش کرتے تھے اور

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

جب ان سے پانی لے لو تو ان کے چہروں سے بڑی خوشی ظاہر ہوتی تھی، چہرے چمک اٹھتے تھے۔ یہی بات ہمارے آئیوری کوسٹ سے آئے ہوئے ایک عیسائی مہمان نے مجھ سے کہی جو وہاں سیاسی لیڈر ہیں، حکومت میں ہیں۔ کہتے ہیں جب بچے چائے اور پانی سرو(Serve) کر رہے ہوتے تھے تو عجیب طمانیت ان بچوں کے چہروں پر ہوتی تھی۔ اگر ان سے نہ لو تو ان کے چہروں پر بڑی افسردگی سی طاری ہو جاتی تھی۔ اس لئے مجبوراً ہر دفعہ جب بھی وہ آتے تھے، چاہے ضرورت ہو یا نہ ہو ان سے جو بھی وہ پیش کر رہے ہوں لینا ہی پڑتا تھا اور جب ان سے چیز لے لو تو ان کے چہرے کھل اٹھتے تھے اور یوں لگتا تھا جیسے خوشی ان کے دلوں سے پھوٹی پڑتی ہے۔

پس یہ ہیں احمدی بچے جن کے دلی جذبات مہمانوں کی خدمت کر کے پھولے پڑتے ہیں۔ دنیا تو 'دیدہ و دل فرش راہ' کا جو اردو کا محاورہ ہے اکثر مبالغہ کے طور پر استعمال کرتی ہے لیکن احمدی خاص طور پر جو جلسہ کے دنوں میں ڈیوٹی دینے والے احمدی ہیں بڑے سے لے کر بچے تک اس کی روح کو سمجھتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کر کے اس کی عملی تصویر بن جاتے ہیں۔ کیوں؟ اس لئے کہ ہر ایک کی کوشش یہ ہی ہوتی ہے اور خواہش بھی ہے کہ مہمان کی خدمت کرے اور اس لئے کرے کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا یہ حکم ہے۔ پس مبارکباد کی مستحق ہیں وہ مائیں جن کی گودوں سے ایسے بچے اور بچیاں نکل رہی ہیں جو عشق رسول عربی ﷺ اور احمد ہندی کی وفا کی وجہ سے آپؑ کے مہمانوں کی خدمت کر کے دلی سرور حاصل کر رہے ہوتے ہیں۔

ایک مہمان نے اطاعت اور ڈسپلن کی یہ مثال دی کہ ایک موقع پر جب نعرے لگ رہے تھے۔ ہر ایک انتہائی جوش کی حالت میں تھا۔ مجھے کہنے لگے کہ اس وقت تم نے جب کہا کہ خاموش ہو جاؤ تو ایک دم ہر طرف سناٹا چھا گیا۔ تو کہنے لگے کہ یہ نظارہ تو نہ کبھی پہلے دیکھا تھا اور نہ سنا تھا اور یہ نظارے یقیناً آج کہیں اور دیکھے اور سنے جا بھی نہیں سکتے۔ کیونکہ آج مسیح محمدی کے علاوہ کسی کے ساتھ تائیدات الٰہی شامل ہونے کا اللہ تعالیٰ کا وعدہ نہیں ہے اور نہ ہی اخلاص و وفا میں بڑھنے والی اور اطاعت گزار جماعت دینے کا وعدہ کسی اور سے خدا تعالیٰ کا ہے۔ پس دلوں پر تصرف تو صرف خدا تعالیٰ کا ہے اور وہی ہے جو اطاعت کی حالت لوگوں کے دلوں میں پیدا کر سکتا ہے اور پیدا کرتا ہے جنہیں اس نے مسیح محمدی کا غلام بنایا ہے اور نہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا غلام بنایا ہے بلکہ آپؑ کے بعد خلافت احمدیہ سے بھی ایک اخلاص و وفا کا اور اطاعت کا تعلق پیدا فرما دیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''ہم دیکھتے ہیں کہ اس جماعت نے اخلاص و محبت میں بڑی نمایاں ترقی کی ہے۔ بعض اوقات جماعت کا اخلاص، محبت اور جوش اور جوشِ ایمان دیکھ کر خود ہمیں تعجب اور حیرت ہوتی ہے''۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 605)

پھر آپؑ فرماتے ہیں: ''غور سے دیکھا جاوے تو جو کچھ ترقی اور تبدیلی ہماری جماعت میں پائی جاتی ہے۔ وہ زمانہ بھر میں اس وقت کسی دوسرے میں نہیں ہے۔............ ان لوگوں کی تبدیلی تو حیرت میں ڈالتی ہے''۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 536)

پھر آپؑ نے فرمایا: ''خدا تعالیٰ نے اس وقت ایک صادق کو بھیج کر چاہا کہ ایسی جماعت تیار کرے جو اللہ تعالیٰ سے محبت کرے''۔

پس یہ اخلاص اور وفا جو جماعت میں ہے وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آنے کی وجہ سے ہے اور لوگوں سے محبت یا آپؑ کے مہمانوں کی خدمت کا جذبہ ہر بچے بوڑھے میں اس لئے ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا چاہتے ہیں اور یہی ایک بہت بڑی دلیل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صادق اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہونے کی ہے۔ جیسا کہ آپؑ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس وقت چاہا کہ صادق کو بھیج کر اللہ تعالیٰ سے محبت پیدا کرنے والے تیار کرے۔ پس ہماری یہ خوش قسمتی ہے کہ غیر بھی اس بات کا برملا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ یہ جماعت سچوں کی جماعت ہے۔

اس دفعہ جلسہ کی ایک رونق اور میڈیا میں مشہوری کی وجہ جرمنی سے آئے ہوئے سائیکل سوار بھی تھے۔ یہ 100 نوجوان سائیکل سواروں کا گروپ تھا۔ یہ بھی اخلاص و وفا کا ایک اظہار ہے جو اس معاشرے کے رہنے والے نوجوانوں کے دل میں ہے اور خلافت احمدیہ سے ایک تعلق ہے کہ خلافت کے 100 سال پورے ہونے پر انہوں نے 100 سائیکل سواروں کا گروپ تیار کیا۔ لیکن یہاں ایک وضاحت کر دوں، اس بارہ میں پہلے بھی بتا چکا ہوں کہ اس میں پہل افریقہ نے کی ہے۔ یورپ میں رہنے والوں کی قربانی بھی بہت ہے لیکن تاریخ تو ٹھیک ہونی چاہئے۔ یہ وضاحت مَیں اس لئے کر رہا ہوں کہ جلسہ کے دنوں میں اتفاقاً مَیں نے ایک دن ٹی وی پر ایم ٹی اے آن (On) کیا تو وہاں یہ گفتگو ہو رہی تھی سٹوڈیو میں بیٹھے لوگوں کی کہ پہلی دفعہ اتنی تعداد میں سائیکل سوار جلسے میں شامل ہوئے ہیں۔ اگر تو وہ ساری گفتگو یورپ کی حد تک رہتی تو ٹھیک تھا لیکن گفتگو کرنے کے دوران میرا خیال ہے شمس صاحب نے شاید کینیڈا کے سائیکل سواروں کی مثال دے کر یہ تاثر قائم کر دیا کہ گویا دنیا میں یعنی احمدی دنیا میں یہ پہلا واقعہ ہوا ہے۔ لیکن میرا خیال ہے کہ پاکستان میں جب اجتماعات ہوتے تھے کافی بڑی تعداد میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی تحریک پر سائیکل سوار آیا کرتے تھے۔ خدام نے جو یہ کام شروع کیا ہے اگر اس کو جاری رکھیں تو آج کل دنیا میں جو پیٹرول کی کمی کا رونا رویا جا رہا ہے اور مہنگائی کا رونا رویا جا رہا ہے، کم از کم نوجوان تو اس سے بچ سکتے ہیں اور ایکسر سائز (Exercise) کی ایکسر سائز (Exercise) ہے، ورزش ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی اس تحریک کا اس زمانے میں بڑا فائدہ ہوا تھا۔ مجھے بھی یاد ہے مَیں اس زمانے میں فیصل آباد میں پڑھتا تھا۔ اس تحریک کی وجہ سے مجھے سائیکل سفر کی عادت پڑ چکی تھی۔ تو جلسہ کے بعد ایک دفعہ فیصل آباد جانے کے لئے مَیں بس کے اڈے پہ آیا تو ان دنوں میں بہت رَش ہوتا ہے۔ جنہوں نے ربوہ کا جلسہ دیکھا ہوا ان کو پتہ ہو گا۔ میرے ساتھ میرے ایک عزیز بھی تھے تو آدھا گھنٹہ انتظار کے بعد مَیں نے کہا چلو بہتر یہ ہے کہ سائیکل پہ چلتے ہیں۔ ہم دونوں گھر آئے وہاں سے سائیکل لیا اور سائیکل پہ بیٹھ کے آرام سے فیصل آباد پہنچ گئے۔ اگلے دن میرا پیپر تھا یا جو بھی ایمرجنسی تھی۔ تو اگر ہمیں پہلے عادت نہ ہوتی تو شاید چھ گھنٹے تک بس کے انتظار میں کھڑے رہنا پڑتا، تو بڑا فائدہ ہو جاتا ہے سائیکل سواری کا۔

بہرحال اس سال گھانا کے جلسہ پر جیسا کہ مَیں نے کہا، افریقہ نے پہل کی ہے۔ برکینا فاسو سے 300 نوجوانوں کا قافلہ آیا تھا اور انہوں نے سولہ، سترہ سو کلومیٹر کا فاصلہ طے کیا تھا۔ امیر صاحب جرمنی گو کہ اپنے سائیکل سواروں کو بڑا پروٹیکٹ (Protect) کر رہے تھے کہ ہماری سڑکوں پر رَش بڑا ہوتا ہے، اس لحاظ سے ان کا بڑا کارنامہ ہے۔ لیکن برکینا فاسو کے ان افریقن نوجوانوں کا بھی بڑا کارنامہ ہے کہ وہاں ان کی سڑکیں بھی ٹوٹی ہوئی تھیں اور سائیکل بھی ٹوٹے ہوئے تھے۔ بلکہ وہاں کے اخباروں نے خبر لگائی کہ کیا یہ ٹوٹے ہوئے سائیکل اپنی منزل تک پہنچ سکیں گے۔ پھر بیچاروں کو خوراک کی آسانیاں بھی پوری طرح میسر نہیں تھیں۔ پھر گرمی بھی بے انتہا تھی۔ تو یہ ساری چیزیں اگر دیکھیں تو ان لڑکوں نے بڑی ہمت کی ہے۔

بہرحال اگر دنیا کا مقابلہ کرنا ہے تو خلافت جوبلی کے جلسوں میں سائیکل سواروں کی شمولیت کے لحاظ سے نمبر ایک برکینا فاسو کے خدام ہیں۔ لیکن سائیکل سفر کی جو رو چلی ہے اسے اب جاری رہنا چاہئے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا سائیکل سفر بڑا فائدہ مند چیز ہے۔ افریقہ کے تجربہ سے بھی یہی بات ثابت ہوتی ہے اور جرمنی کے سائیکل سواروں سے بھی، کہ تبلیغ کے راستے بھی بڑے کھلتے ہیں۔ جماعت کا تعارف بڑھتا ہے۔ جرمنی میں بھی سفر شروع کرنے سے پہلے میڈیا نے وہاں جرمنی کے ایک شہر سے کوریج دی، اور پھر جب یہاں پہنچے ہیں تو یہاں بھی میڈیا نے ان سائیکل سواروں کو کافی کوریج دی تھی۔ جو یقیناً جماعت کے تعارف کا باعث بنی ہے۔ اللہ تعالیٰ جرمنی سے آنے والے نوجوانوں کے اخلاص و وفا کو بھی بڑھائے۔ آج ہم جماعت کے نوجوانوں اور بچوں میں جو یہ قربانی دیکھتے ہیں تو یہ ان کا خلافت سے اخلاص و وفا کا اظہار ہے تا کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو۔ خدا تعالیٰ ان کو مزید اخلاص و وفا میں بڑھائے۔

بہرحال اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے مختلف نظارے ہم نے دیکھے اور اس کا اثر جیسا کہ مَیں نے کہا غیر احمدی مہمانوں پر بھی بہت ہوا اور کئی ایک نے اس کا اظہار بھی کیا، چند ایک مَیں نے مثالیں دی ہیں۔ بعض مہمانوں نے یہ بھی اظہار کیا کہ جماعت کی وفا اور اخلاص ہی ہے اگر قوموں میں پیدا ہو جائے تو دنیا میں یہ چیزیں انقلاب لایا کرتی ہیں۔ بعضوں نے جو اظہار کیا بالکل ٹھیک بات کی ہے لیکن کہنا مَیں یہ چاہتا ہوں کہ جب یہ جذبات دنیا کے سامنے آئیں تو حاسد بھی پیدا ہوتے ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں رہنے کے لئے ہر وقت اللہ تعالیٰ کو یاد رکھنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہر شر سے ہر احمدی کو بچائے۔ یہ تمام انتظامات جو جلسہ سالانہ کے تھے اور ہوتے ہیں یہ ہم سب جانتے ہیں کہ والنٹیئرز کے ہوتے ہیں ان سے مختلف شعبہ جات میں کام لیا جاتا ہے۔ 35-40 شعبہ جات مردوں میں تھے اور اتنے ہی عورتوں میں جن میں کام کرنے والے افسران صیغہ جات بھی ہوتے ہیں، نائبین بھی ہوتے ہیں، منتظمین بھی ہوتے ہیں معاونین بھی ہوتے ہیں اور کام کا بہت بڑا حصہ معاونین نے سنبھالا ہوتا ہے۔ گو افسر پالیسی بنا کر دے دیتے ہیں لیکن معاونین کام کرنے والے ہوتے ہیں جن میں بچے بھی ہیں، بچیاں بھی ہیں۔ نوجوان بھی، چھوٹی عمر کے بھی ہیں۔ ان شعبہ جات میں، کچھ تو ظاہری شعبہ جات ہیں، سب جانتے ہیں۔ ایک شعبہ ترجمانی کا بھی ہے جو مختلف زبانوں میں ترجمہ کر رہے ہوتے ہیں۔ تقریباً اس دفعہ جلسہ پر اڑھائی ہزار لوگوں کے لئے مختلف زبانوں میں ترجمے کا کام ہو رہا تھا۔

اس حوالے سے میں واقفین نو بچوں کو بھی کہنا چاہتا ہوں، خاص طور پر بچیاں کہ زبانیں سیکھنے کی طرف توجہ کریں کیونکہ آئندہ یہ ضرورت بڑھتی جائے گی انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے ہمیں مستقل اپنے واقفین چاہئیں اور وہ واقفین نو میں سے ہی پورے ہو سکتے ہیں۔ پھر جو کارکن مختلف شعبہ جات میں مہمانوں کی خدمت کر رہے تھے، ان کی تعداد مردوں اور لڑکوں کی تقریباً 3500 تھی جو جلسہ کی خدمت پر مامور تھے۔ اسی طرح لجنہ میں عورتوں اور بچیوں کی تعداد 1800 تھی اور تمام بڑی خوشدلی سے

یہ کام کررہے تھے۔ مہمانوں کو بھی جو آئے ہوئے ہیں ان سب کے لئے دعا کرنی چاہئے۔

اس کے علاوہ ایم ٹی اے کے جو کام کرنے والے کارکنان ہیں جو جلسہ گاہ میں تھے وہ تقریباً 110 تھے۔ سب تقریباً والنٹیئرز تھے۔ ویسے تو 180 کارکن ہیں جو ہر وقت ایم ٹی اے میں کام کررہے ہیں جنہوں نے بیرونی دنیا کے احمدیوں کے لئے بھی جلسہ دیکھنے کا انتظام مہیا کیا۔ تو دنیا میں بسنے والے تمام احمدیوں کو بھی اس شکرگزاری کے طور پر ان لوگوں کے لئے بھی بہت دعا کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے جنہوں نے آپ کو یہاں آنے والوں کو بھی اور باہر کی دنیا کو بھی جلسے کے انتظامات اور اس کے دیکھنے کو آسان بنایا اور یہی شکرگزاری ہے جس کا حکم ہے۔

اسی طرح تمام کارکنان کو بھی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے کہ اس نے انہیں توفیق عطا فرمائی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کرسکیں۔ پس یہ باتیں ہمیں ہمیشہ شکرگزار بناتی ہیں اور بنانی چاہئیں۔ شامل ہونے والوں کو بھی کہ اللہ تعالیٰ کی خاطر جمع ہونے کا موقع ملا اور اللہ تعالیٰ نے تمام کام اپنے فضل سے آسانی سے اپنے انجام تک پہنچائے اور خدمت کرنے والوں کو بھی کہ اللہ تعالیٰ کی خاطر انہیں خدمت کرنے کا موقع ملا۔ اور شامل ہونے والوں کی شکرگزاری کا ایک یہ بھی اظہار ہے کہ اس جلسہ کے ماحول میں جو کچھ نیک باتیں سننے اور دیکھنے کا موقع ملا اللہ تعالیٰ سے فضل مانگتے ہوئے اس پر عمل کرنے کی بھی کوشش کریں۔

کام کرنے والوں کو بھی یہ دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ انہیں نیکیوں میں بڑھنے اور خدمت کی ہمیشہ توفیق عطا فرمائے۔ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو ہر ایک کو یاد رکھنا چاہئے جس کی تلاوت مَیں نے کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں یاد کرکے ہمیشہ شکرگزار بنتے رہیں۔ اس مادی ماحول میں جہاں ہر طرف شیطان اپنے سازوسامان کے ساتھ راستے سے بھٹکانے کے لئے کھڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایک احمدی کے لئے اپنی روحانی ترقی کی بہتری کے لئے سامان مہیا فرمائے ہیں۔ پس یہ جلسے روحانی ترقی کا باعث بنتے ہیں اور صرف یہاں بیٹھے ہوئے شامل ہونے والوں کے لئے نہیں بلکہ اب ایم ٹی اے کے ذریعے سے دنیا میں ہر احمدی اس میں شامل ہوتا ہے اور اس ماحول سے اثر لیتا ہے۔ یہ تو ہو نہیں سکتا کہ غیر تو اثر لے کر اس کا اظہار کردیں لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے والوں پر ان کا اثر نہ ہو۔ یقیناً اثر ہوتا ہے اور ہر روز اس بارے میں مجھے خط آرہے ہیں۔ فیکسز آرہی ہیں جیسا کہ پہلے بھی مَیں نے کہا اور اس جلسہ کے بارہ میں تو ہر ایک کا یہی تاثر ہے کہ ایک خاص ماحول میں یہ جلسہ ہوتا نظر آیا تھا جو گزشتہ جلسوں سے منفرد لگتا تھا۔ یہاں شامل ہونے والوں نے بھی یہی محسوس کیا ہے اور ایم ٹی اے دیکھنے والوں نے بھی یہی محسوس کیا ہے۔

پس یہ تمام چیزیں ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکرگزار بنانے والی ہونی چاہئیں تبھی ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے مقصد کو پورا کرنے والے بن سکیں گے اور ان جلسوں کے انعقاد کے مقصد کو پورا کرنے والے بن سکیں گے اور اس کے لئے جیسا کہ پہلے بھی مَیں نے کہا اور اس آیت میں بھی ذکر ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میرا ذکر کرتے رہو، مجھے ہمیشہ یاد رکھو، میرے حکموں پر عمل کرو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ پھر مَیں تمہیں یاد رکھوں گا۔ یعنی تمہیں نیکیوں میں بڑھاتا رہوں گا اور یہی حقیقی شکرگزاری ہے اور نیکیوں میں اللہ تعالیٰ کا بڑھانا اس شکرگزاری کی جزا ہے۔

پھر شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ ہمیں مانگتے رہنا چاہئے کہ جو نیکیاں ہم نے سیکھیں اور سنیں ان کو اپنے اندر رائج کرنے کی کوشش کریں اور شیطان کے بہکاوے میں نہ آجائیں۔ پس یہ باتیں ہر احمدی کو ہر وقت مدنظر رکھنی چاہئیں تاکہ اللہ تعالیٰ کے احسانات اور انعامات ہم پر بڑھتے چلے جائیں۔ ہم ہمیشہ آنحضرت ﷺ کے سچے غلاموں میں شامل ہو کر اپنے اعمال میں پاک تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے۔ آپؐ کے جھنڈے کو دنیا کے ہر ملک ہر شہر اور ہر گلی میں لہرانے والے بن سکیں۔ خدا تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

ایک حدیث میں آنحضرت ﷺ کی ایک دعا کا ذکر ملتا ہے اسے بھی ہمیں ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے۔ آپؐ یہ دعا اپنے مولیٰ کے حضور عرض کیا کرتے تھے کہ اے میرے ربّ مجھے اپنا شکرگزار، اپنا ذکر کرنے والا، اپنے سے ڈرنے والا اور اپنا کامل اطاعت گزار اور اپنے حضور عاجزی کرنے والا بنادے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی توفیق دے کہ ہم اس دعا کو اپنی دعاؤں میں ان کا خاص حصہ بنا کر اپنے حق میں اسے قبول ہوتے ہوئے دیکھیں آمین۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ ثانیہ کے دوران فرمایا کہ:

ابھی جمعہ کے بعد مَیں ایک حاضر جنازہ پڑھاؤں گا اور اس کے ساتھ ہی ایک جنازہ غائب ہے مکرم پیر ضیاء الدین صاحب کا۔ جو حضرت پیر اکبر علی صاحب کے بیٹے اور حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب کے داماد تھے۔ گزشتہ دنوں وہ فوت ہوگئے جب مَیں دورہ پہ تھا۔ تو ان کی نماز جنازہ غائب بھی ساتھ ہی ہوگی۔

۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞

بقیہ: رپورٹ جلسہ سالانہ یوکے

لکھے کہ ہمیں اب سمجھ آئی ہے اور ہم نے حضور کی ہدایت کے مطابق ان کاموں کو چھوڑ دیا ہے۔ حضور نے فرمایا یہ بھی خلافت کی ہی برکت ہے کہ کئی لوگ برائیوں سے بچ جاتے ہیں۔ پھر فرمایا کہ نیکی کا پہلا درجہ یہ ہے کہ انسان زبان، کان اور آنکھ کے گناہوں سے بچے۔ بہت سے لوگ زبان کے گناہوں کی وجہ سے پکڑے جائیں گے۔ پس گلہ شکوہ، غیبت، چغلی سے بچو۔ غیبت ایسا ہی ہے جیسے مردہ بھائی کا گوشت کھایا جائے۔ شکایت ہو تو علیحدگی میں سمجھائیں ورنہ دوریاں بڑھتی جاتی ہیں۔ جب دل سخت ہوجائیں تو تقویٰ سے بھی دوری ہوجاتی ہے۔ انسان جو کچھ اس دنیا میں عمل کرتا ہے اللہ تعالیٰ کو اس کا علم ہے۔ ہر گناہ کے لئے جسم کا ہر ذرّہ بولے گا۔

حضور نے فرمایا کہ بہت سی بدیاں بدظنی سے پیدا ہوتی ہیں۔ ہر بات کو بلا تحقیق نہ مان لیا کریں۔ بات سن کر غور اور تحقیق کرو پھر فیصلہ کرو۔ بہت سی خرابیاں اس لئے پیدا ہوتی ہیں کہ انسان بات سن کر فوراً مغضوب الغضب ہوجاتا ہے اور تحقیق نہیں کرتا۔ حضور نے فرمایا کہ لوگ بڑے بڑے گناہوں سے تو بچتے ہیں لیکن کتنے ہیں جنہوں نے اپنی بھائی کا گلہ نہیں کیا۔ قرآن شریف میں اوّل سے آخر تک اوامر و نواہی کی تفصیل موجود ہے۔ خدا تعالیٰ کو ہرگز منظور نہیں کہ زمین میں وحدت اور محبت پھیلانے کے خلاف کوئی کام کیا جائے۔ ہر احمدی کو یاد رکھنا چاہئے کہ آج ہم یہ اعلان کرتے ہیں کہ ہم خلافت کے ذریعہ ایک لڑی میں پروئے ہوئے ہیں تو ہمیں ان بنیادی برائیوں کو دور کرنا ہوگا اور تمام نیکیوں کو اپنانا ضروری ہے۔ اور یہ تقویٰ کا پہلا مرحلہ ہے۔

حضور نے فرمایا کہ آج جلسے میں شامل ہر احمدی بلکہ دنیا میں کہیں بھی بیٹھا ہوا احمدی یہ عہد کرے کہ ہم نے تقویٰ پر چلتے ہوئے آپس کے تعلقات کو بھی مضبوط کرنا ہے۔ پیار محبت اور بھائی چارے کی فضا پیدا کرنی ہے۔ بدظنیوں سے بچنا ہے تا وہ وحدت پیدا کرسکیں جس کے لئے حضرت مسیح موعود مبعوث ہوئے تھے اور تا اس انعام سے فیضیاب ہوسکیں جو خلافت کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں دیا ہے۔ اس وحدت کی وجہ سے ہمیں نقصان پہنچانے کی دشمن کی ہر کوشش خود بخود ناکامیوں اور نامرادیوں میں بدل جائے گی۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہر احمدی کا دل تقویٰ سے پُر جائے اور کبھی کوئی احمدی اپنی کسی کمزوری کی وجہ سے اس لڑی سے باہر نہ نکلنے والا بنے جو ایک وحدت کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمائی ہے۔

حضور انور کے افتتاحی خطاب کے اختتام پر حاضرین جلسہ نے ایک بار پھر فلک شگاف نعروں کے ساتھ اپنے امام کی آواز پر لبیک کہنے کا عزم کیا۔ اس کے بعد حضور انور نے افتتاحی دعا کروائی اور اس طرح شام چھ بجے پہلے روز کے جلسہ کی کارروائی بفضلہٖ تعالیٰ بخیر و خوبی مکمل ہوئی۔

(باقی آئندہ شمارہ میں)

۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞

مکونو زون (Makono Zone) یوگنڈا میں

مسجد بیت الہادی، مسجد بیت المقیت اور مسجد بیت العافیت کا بابرکت افتتاح

(عنایت اللہ زاھد۔ امیر و مشنری انچارج یوگنڈا)

صد سالہ خلافت جوبلی کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ کے حضور جہاں لاکھوں احمدیوں نے مورخہ 27/مئی 2008ء کو مختلف رنگوں میں خدا کے حضور شکرانے کے طور پر قربانیاں کیں وہاں جماعت احمدیہ یوگنڈا کو بھی اس سلسلہ میں نمایاں قربانی کی توفیق عطا ہوئی۔

یوگنڈا کے آٹھ احمدی خاندانوں نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک ایک نئی مسجد تعمیر کروا کر جماعت کے سپرد کرنے کی توفیق پائی۔ ان میں سے تین نئی مساجد کا افتتاح مورخہ 27/مئی 2008ء کو خاکسار عنایت اللہ زاہد (امیر و مشنری انچارج یوگنڈا) نے کیا۔

مکونو زون یوگنڈا کی ان نو تعمیر شدہ مساجد کے نام مسجد بیت الہادی، مسجد بیت المقیت اور مسجد بیت العافیت حضور انور ایدہ اللہ نے عطا فرمائے ہیں۔

پروگرام کے مطابق 27 مئی 2008ء کی صبح خاکسار نے کمپالا میں لوائے احمدیت لہرایا اور دعا کروائی اور تقریبات کا آغاز ہوا۔ اس کے بعد کمپالا سے 61 کلومیٹر دور امبیکو (Mbiko) مکونو زون گئے جہاں مکونو زون کے زونل مشنری مکرم داؤد احمد بھٹی صاحب، زونل صدر اور زونل عاملہ کے دیگر ممبران انتظار کررہے تھے۔ یہ قافلہ باری باری تینوں جماعتوں میں گیا اور مقامی احباب جماعت کے ساتھ ان مساجد کا افتتاح عمل میں آیا۔ اس موقع پر بچوں میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔ دو جگہ ان جماعتوں میں حال ہی میں وفات پانے والے مخلصین کی قبروں پر دعا بھی کی۔ اور ایک بیوہ جن کے خاوند نے مسجد کے لئے جگہ دی تھی ان کی تیمارداری کی۔ تینوں جگہوں پر مقامی احباب جماعت نے جن میں خدام، انصار، لجنہ اور ناصرات شامل تھے بڑے ذوق و شوق سے سب پروگراموں میں حصہ لیا اور جماعتی نغمات اور نعروں سے اپنے جوش و خروش کا اظہار کیا۔ خدا کے فضل سے سب جگہ عید کا سماں تھا۔ الحمدللہ۔

۞۞۞۞۞۞

MOT
CLASS IV: £48
CLASS VII: £56
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

بقیہ: عربوں میں تبلیغ از صفحہ نمبر 4

کتب کی اشاعت کر رہے ہیں۔ انہوں نے لکھا تھا کہ اگر حکم ہو تو مَیں اس سال حج ملتوی رکھوں اور مجھے اور کتب ارسال ہوں تو ان کی اشاعت کروں۔

حضرت اقدس نے فرمایا کہ: ان کو لکھ دیا جاوے کہ کتابیں روانہ ہوں گی۔ ان کی اشاعت کے لئے مصر میں قیام کریں۔ اور حج انشاءاللہ پھر اگلے سال کریں۔ ’’من أطاع الرسول فقد أطاع اللّٰہ‘‘۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 323-324)

مصر میں تبلیغ کے ضمن میں یہ ذکر بھی ضروری ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جنوری 1907ء میں مصر کے شہر اسکندریہ سے ایک شخص احمد زہری بدر الدین صاحب کا 19 دسمبر 1906ء کا تحریر کردہ خط ملا جس میں انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے عقیدت کا اظہار کیا ہے۔

(ماخوذ از الاستفتاء ضمیمة حقیقة الوحی جلد 22 صفحہ 653)

مواھبُ الرّحمٰن

مصری جریدہ ’’اللّواء‘‘ کے ایڈیٹر مصطفیٰ کمال پاشا کو انگریزی زبان میں ایک اشتہار ملا جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوی اور آپ کے اور آپ کے کامل متبعین کے طاعون سے حفاظت سے متعلق وعدہ الٰہی کا ذکر تھا اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کے اس وعدہ حفاظت کی بناء پر آپ نے فرمایا کہ مجھے اور میرے ’الدّار‘ میں رہنے والوں کو طاعون کے ٹیکا کے لگوانے کی ضرورت نہیں۔ اس پر اس مصری اخبار کے ایڈیٹر نے یہ اعتراض کیا کہ آپ نے ٹیکا کی ممانعت کر کے ترک اسباب کیا ہے اور دوا نہ کرنے کو مدار توکل قرار دیا ہے اور یہ امر قرآن مجید کی مخالف اور آیت وَلَاتُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّھْلُکَۃِ (البقرہ:196) کے منافی ہے، اور توکل کے بھی خلاف ہے۔

اس اعتراض کے جواب میں حضرت اقدس علیہ السلام نے عربی میں ’مواہب الرحمٰن‘ کے نام سے کتاب تصنیف فرمائی جو جنوری 1903ء میں شائع ہوئی۔ اس کتاب میں حضورؑ نے ایڈیٹر موصوف کے اعتراضات کا مفصل جواب عطا فرمایا۔ نیز اپنے عقائد اور جماعت کی تعلیم اور نشانات کا ذکر فرمایا ہے۔

(ماخوذ از روحانی خزائن جلد19 صفحہ 16-17)

اس کتاب کے بارہ میں حضور علیہ السلام نے فرمایا:

امید ہے کہ یہ معجزہ کی طرح پھرے گی اور دلوں میں داخل ہوگی۔ اول و آخر کے سب مسائل اس میں آگئے ہیں۔ خدا کی قدرت ہے۔ دیر کا باعث ایک یہ ہوجاتا ہے کہ لغات جو دل میں آتے ہیں پھر ان کو کتب لغت میں دیکھنا پڑتا ہے۔ میرا دل اس وقت گواہی دیتا ہے کہ اندر فرشتہ بول رہا ہے۔ (ملفوظات جلد4 صفحہ413)

اس کتاب کی اشاعت کے بارہ میں حضور علیہ السلام نے فرمایا: ’’سرِ دست بیس جلد مواہب الرحمٰن کی مجلد کروا کر مصر کے اخبار نویسوں کو بھیجی جاویں۔ اور اگر میری مقدرت میں ہوتا تو میں کئی ہزار مجلد کروا کر بھیجتا‘‘۔

فرمایا: ’’یہاں کے لوگوں کا تو یہ حال ہے۔ شاید مصر کے لوگ ہی فائدہ اٹھالیں۔ جس قدر سعید روحیں خدا کے علم میں ہیں وہ ان کو کھینچ رہا ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ67)

اس کتاب کی فصاحت وبلاغت اور سحر کے بارہ میں ملفوظات میں سے ایک اقتباس پیش ہے جس میں ذکر ہے کہ مولوی عبدالکریم اور مولوی حکیم نورالدین صاحبان اس کتاب کی فصاحت وبلاغت کے بارہ میں کلام کرتے رہے کہ:

انشاءاللہ بہت ہی سعید روحیں عرب میں ہوں گی جو اسے دیکھ کر عاشق زار ہوجائیں گی۔ حکیم صاحب بیان کرتے تھے کہ میں حیران ہو ہو جاتا تھا اور جی چاہتا تھا کہ سجدہ کروں پھر حیران ہوتا کہ کون کون سے لفظ پر سجدہ کروں۔

حضرت اقدس نے فرمایا کہ:

’’ہمارا مطلب یہی ہے کہ چونکہ ہر وقت موقعہ نہیں ہوتا۔ اکثر کام اردو زبان میں ہوتا ہے اس لئے دو ہزار چھپوا لیا جاوے۔ جہاں کہیں عرب میں بھیجنے کی ضرورت ہوئی بھیج دیا۔ مخالفت میں بھی ہمارے لئے برکت ہوتی ہے اور جو لکھتا ہے ہماری خیر کے لئے لکھتا ہے۔ ورنہ پھر تحریک کیسے ہو‘‘۔ (ملفوظات جلد4 صفحہ 304)

ایک بغدادی الاصل ڈاکٹر صاحب کی قادیان آمد اور حضور علیہ السلام سے سوال وجواب

13 ؍فروری 1903ء کو لکھنؤ سے ایک ڈاکٹر صاحب تشریف لائے جن کا نام البدر میں محمد یوسف درج ہے۔ بقول ان کے وہ بغدادی الاصل تھے اور عرصہ سے لکھنؤ میں مقیم تھے۔ ان کے چند احباب نے انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حالات جاننے کے لئے بھیجا۔ چنانچہ وہ بعد از مغرب حضرت اقدس علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور شرف ملاقات حاصل کیا۔ پھر ان کی حضورؑ سے گفتگو ہوئی۔ ذیل میں اس کے چند حصے درج کئے جاتے ہیں:

حضرت اقدس: آپ کہاں سے آئے ہیں؟

نووارد: میں اصل رہنے والا بغداد کا ہوں مگر اب عرصہ سے لکھنؤ میں رہتا ہوں۔ وہاں کے چند آدمیوں نے مجھے مستعد کیا کہ قادیان جاکر کچھ حالات دیکھ آئیں۔

حضرت اقدس: کیا آپ یہاں کچھ عرصہ ٹھہریں گے؟

نووارد: کل جاؤں گا۔

حضرت اقدس: آپ دریافتِ حالات کے لئے آئے اور کل جائیں گے۔ اس سے کیا فائدہ ہوا؟ یہ تو صرف آپ کو تکلیف ہوئی۔ دین کے کام میں آہستگی سے دریافت کرنا چاہئے تا کہ وقتاً فوقتاً بہت سی معلومات ہو جائیں۔ جب آپ کے دوستوں نے آپ کو منتخب کیا تھا تو آپ کو یہاں فیصلہ کرنا چاہئے۔ جب آپ ایک ہی رات کے بعد چلے جائیں گے تو آپ کیا رائے قائم کرسکیں گے؟......

اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا ہے: کونوا مع الصادقین کہ صادقوں کے ساتھ رہو یہ معیت چاہتی ہے کہ کسی وقت تک صحبت میں رہے۔ کیونکہ جب تک ایک حد تک صحبت میں نہ رہے وہ اسرار اور حقائق کھل نہیں سکتے۔ وہ اجنبی کا اجنبی اور بیگانہ ہی رہتا ہے اور کوئی رائے قائم نہیں کرسکتا۔

نووارد: میں جو کچھ پوچھوں آپ اس کا جواب دیں۔ اس سے ایک رائے قائم ہوسکتی ہے۔ اگرچہ وہ لوگ جن کی طرف سے میں آیا ہوں آپ کا ذکر ہنسی اور تمسخر سے کرتے ہیں مگر میرا یہ خیال نہیں ہے۔ آپ چونکہ ہمارے مذہب میں ہیں اور آپ نے ایک دعویٰ کیا ہے اس کا دریافت کرنا ہم پر فرض ہے۔

حضرت اقدس: بات یہ ہے کہ مذاق، تمسخر صحتِ نیت میں فرق ڈالتا ہے اور ماموروں کے لئے تو یہ سنت چلی آئی ہے کہ لوگ ان پر ہنسی اور ٹھٹھا کرتے ہیں۔ مگر حسرت ہنسی کرنے والوں ہی پر رہ جاتی ہے۔ چنانچہ قرآن شریف میں فرمایا ہے یَا حَسْرَۃً عَلَی الْعِبَادِ مَا یَأْتِیْھِم مِّن رَّسُوْلٍ اِلاَّ کَانُوْا بِہٖ یَسْتَھْزِءُوْن (سورۃ یٰسین:31)۔

اس کے بعد حضورؑ نے اپنے دعوی کی صداقت میں دلائل پیش فرمائے اور صادق کی شناخت کے تین معیار بیان فرمائے جو یہ ہیں:

اول: نصوص کو دیکھو۔ پھر عقل کو دیکھو کہ کیا حالات موجودہ کے موافق کسی صادق کو آنا چاہئے یا نہیں۔ تیسرا کیا اس کی تائید میں کوئی معجزہ اور خوارق بھی ہیں؟

پھر فرمایا: اب اگر کوئی سچے دل سے طالب حق ہو تو اس کو یہی باتیں یہاں دیکھنی چاہئیں اور اسکے موافق ثبوت لے۔ اگر نہ پائے تو تکذیب کا حق اسے حاصل ہے۔ اور اگر ثابت ہوجائیں اور وہ پھر بھی تکذیب کرے تو میری نہیں کُل انبیاء کی تکذیب کرے گا۔

نووارد: اگر ان ضروریات موجودہ کی بناء پر کوئی اور دعویٰ کرے کہ میں عیسیٰ ہوں تو کیا فرق ہوگا؟

حضرت اقدس: اگر آپ کا یہ اعتراض صحیح ہوسکتا ہے تو آنحضرت ﷺ کے وقت بھی تو بعض جھوٹے نبی موجود تھے جیسے مسیلمہ کذاب، اسود عنسی۔ اگر انجیل اور توریت میں جو بشارات آنحضرت ﷺ کی موجود ہیں اس کے موافق یہ کہتے کہ یہ بشارات میرے حق میں ہیں تو کیا جواب ہوسکتا تھا؟

نووارد: میں اس کو تسلیم کرتا ہوں۔

حضرت اقدس: یہ سوال اس وقت ہوسکتا تھا جب ایک ہی خبر پیش کرتا مگر مَیں تو کہتا ہوں کہ میری تصدیق میں دلائل کا ایک مجموعہ میرے ساتھ ہے۔ نصوص قرآنیہ حدیثیہ میری تصدیق کرتے ہیں۔ ضرورتِ موجودہ میرے وجود کی داعی اور وہ نشان جو میرے ہاتھ پر پورے ہوئے وہ الگ میرے مصدق ہیں۔ ہر ایک نبی ان امور ثلاثہ کو پیش کرتا رہا اور میں بھی یہی پیش کرتا ہوں۔ پھر کس کو انکار کی گنجائش ہے۔ اگر کوئی کہتا ہے کہ میرے لئے ہے تو اسے میرے مقابلہ میں پیش کرو۔

ان فقرات کو حضرت اقدس علیہ الصلاۃ والسلام نے ایسے جوش سے بیان کیا کہ وہ الفاظ میں ادا ہی نہیں ہوسکتا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ یہاں نووارد صاحب بالکل خاموش ہوگئے اور پھر چند منٹ کے بعد انہوں نے اپنا سلسلہ کلام یوں شروع کیا:

نووارد: عیسیٰ علیہ السلام کے لئے جو آیا ہے کہ وہ مردوں کو زندہ کرتے تھے کیا یہ صحیح ہے؟

حضرت اقدس: آنحضرت ﷺ کے لئے جو آیا ہے کہ آپ مثیل موسیٰ تھے کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ آپ نے عصا کا سانپ بنایا ہو۔ اور کونسے دریائے نیل پر آپ کا گزر ہوا؟ اور کب اور کس قدر جوئیں مینڈکیں اور خون آپ کے زمانہ میں برسا؟ کافر یہی اعتراض کرتے رہے: فَلْیَاْتِنَا بِاٰیَۃٍ کَمَا اُرْسِلَ الْاَوَّلُوْنَ (الانبیاء:6)۔ معجزہ ہمیشہ حالتِ موجودہ کے موافق ہوتا ہے۔ پہلے نشانات کافی نہیں ہوسکتے اور نہ ہر زمانہ میں ایک ہی قسم کے نشان کافی ہوسکتے ہیں۔

نووارد: عربی میں آپ کا دعویٰ ہے کہ مجھ سے زیادہ فصیح کوئی نہیں لکھ سکتا۔ بے ادبی معاف آپکی زبان سے قاف ادا نہیں ہوسکتا۔

حضرت اقدس: مَیں لکھنؤ کا رہنے والا تو نہیں ہوں کہ میرا لہجہ لکھنوی ہو۔ میں تو پنجابی ہوں۔ حضرت موسیٰ پر بھی یہ اعتراض ہوا کہ لَا یَکَادُ یُبِیْن اور احادیث میں مہدی کی نسبت بھی آیا ہے کہ اس کی زبان میں لکنت ہوگی۔

اس مقام پر ایک مخلص مخدوم کو یہ اعتراض حسنِ ارادت اور غیرت عقیدہ کے سبب سے ناگوار گزرا۔ اور وہ سوء ادبی کو برداشت نہ کرسکے اور انہوں نے کہا کہ یہ حضرت اقدس ہی کا حوصلہ ہے۔ اس پر نووارد صاحب کو بھی طیش سا آگیا اور انہوں نے بخیال خویش یہ سمجھا کہ انہوں نے غصہ سے کہا ہے اور کہا کہ میں اعتقاد نہیں رکھتا اور حضرت اقدس سے مخاطب ہو کر کہا کہ استہزاء اور گالیاں سننا انبیاء کا ورثہ ہے۔

حضرت اقدس: ہم ناراض نہیں ہوتے یہاں تو خاکساری ہے۔

ازاں بعد حضورؑ نے نووارد کی اطمینان قلب کے لئے اسکے سوال کا مزید تفصیل سے جواب عطا فرمایا اور احباب کو نرم کلامی کو اپنانے کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا اگر مہمان کو ذرہ بھی رنج پہنچے تو ہم اسے معصیت میں سے خیال کرتے ہیں۔

علاوہ ازیں اس نووارد نے کئی اور بھی سوالات کئے اور بالآخر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صبر، اخلاق اور صداقت کے دلائل سے متأثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں اپنے لئے دعا کی درخواست کی پھر یوں گویا ہوا:

مَیں سچ عرض کرتا ہوں کہ میں بہت بُرا ارادہ کرکے آیا تھا کہ میں آپ سے استہزاء کروں۔ مگر خدا نے میرے ارادوں کو ردّ کر دیا۔ اب میں زور دے کر نہیں کہہ سکتا کہ آپ مسیح موعود نہیں ہیں۔ بلکہ مسیح موعود ہونے کا پہلو زیادہ زور آور ہے۔ اور میں کسی حد تک کہہ سکتا ہوں کہ آپ مسیح موعود ہیں۔ جہانتک میری عقل اور سمجھ تھی میں نے آپ سے فیض حاصل کیا ہے اور جو کچھ میں نے سمجھا ہے میں ان لوگوں پر ظاہر کروں گا جنہوں نے مجھے منتخب کر کے بھیجا ہے۔ کل میری اور رائے تھی اور آج اور ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ ایک پہلوان بغیر لڑنے کے زیر ہوجائے تو وہ نامرد کہلائے گا۔ اس لئے میں نے مناسب نہیں سمجھا کہ بدوں اعتراض کئے تسلیم کرلیتا۔ چونکہ میں معتمد ان لوگوں کا ہوں جنہوں نے مجھے بھیجا ہے اس لئے میں نے ہر ایک بات کو بغیر دریافت کئے ماننا نہیں چاہا۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد5 صفحہ82 تا 110)

مجمع الأحباب الإخوان کا قیام

مارچ 1908ء کے دوسرے ہفتہ میں حضرت مولانا نورالدینؓ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اجازت لے کر احباب جماعت کے سامنے ایک اہم دینی تحریک رکھی جس میں عربی زبان سیکھنے اور عربی تعلیم کے لئے عرب ممالک میں بعض لوگوں سے مراسلات کا بھی ذکر ہے۔ لہٰذا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اسے بھی یہاں درج کر دیا جائے۔ اس تحریک کا ماحصل یہ تھا کہ کوئی ایسا امتیازی نشان مقرر کیا جائے کہ:

1۔ سب تَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ کا مصداق بن کر خدائی فضلوں کے جذب ونزول کا موجب ہوں۔

2۔ کوئی ایسی تدبیر نکل آوے کہ عربی زبان احمدیوں میں خصوصاً اور مسلمانوں میں عموماً رائج ہوجاوے کہ یہی ذریعہ مسلمانان عالم کے عالمگیر اتحاد کا ہے۔ اور اسی پر قرآن وحدیث کا فہم وادراک منحصر ہے۔

3۔ جہاں جہاں احباب میں باہمی رنجش وکدورت دیکھیں وہاں یہ اصحاب صلح کرادیں۔

4۔ ہر عُسر ویسر میں باہمی مشوروں اور دعاؤں سے کام لیں۔

5۔ تائید اسلام میں چھوٹے چھوٹے پمفلٹوں کا سلسلہ جاری کیا جائے۔

آپ نے اس سلسلہ میں اسکندریہ اور مصر تک خطوط لکھے کہ کس طرح عربی تعلیم اور تقریر وتحریر میں ترقی ہوسکتی ہے۔ یہ تحریک مجمع الاِخوان کی شکل میں قائم ہوئی۔

(تاریخ احمدیت جلد 2 صفحہ175)

حضرت مولانا نورالدینؓ نے اس تحریک میں شامل ہونے والوں کے لئے 1400 کارڈز بھی چھپوائے۔

حضرت خلیفة المسیح الأول فرماتے ہیں:

’’میرا خیال تھا کہ اتنے احباب میرے ہوگئے تو مَیں حضرت صاحب سے دعا کراؤں گا کہ ہم پر وہ فیضان ہو جو اجتماع پر موقوف ہے۔ مگر میرے مولیٰ کو میرے دل کی تڑپ کا حال معلوم تھا۔ مَیں چودہ سو چاہتا تھا مگر خدا نے مجھے کئی چودہ سو مخلص احباب دیئے اور میری وہ حالت ہوگئی جو تم دیکھتے ہو۔ (حیات نور صفحہ320)

(باقی آئندہ شمارہ میں)

بقیہ: رپورٹ دورہ حضور انور ایدہ اللہ
از صفحہ نمبر 16

بوئنگ 767، بوئنگ 757 اور بوئنگ 737 کے ماڈل ہمارے Fleet میں شامل ہیں۔ کانٹی نینٹل ایئرلائن اس وقت دنیا کی چوتھی بڑی ایئرلائن ہے۔

ہم انشاء اللہ یہ تاریخی سفر جسے ہم ساری زندگی یاد رکھیں گے ڈیڑھ گھنٹے میں طے کریں گے۔ اس فلائٹ میں عموماً صرف ڈرنک (مشروبات) پیش کئے جاتے ہیں۔ لیکن آج خصوصی طور پر تیار کردہ Snack پیش کئے جائیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت جہاز میں سفر کرنے والے ممبران کے بورڈنگ کارڈز پر دستخط فرمائے۔

جہاز کے اندر مسلسل کیمرے چل رہے تھے اور تصویریں بنائی جارہی تھیں۔

ٹورانٹو میں آمد

سوا گھنٹے کے سفر کے بعد ساڑھے گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ جہاز ٹورانٹو (کینیڈا) کے Pearson انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر اترا اور ٹیکسی کرتا ہوا Land Mark ایوی ایشن کی پرائیویٹ لاؤنج کے سامنے آکر پارک ہوا۔

پروٹوکول انتظام کے تحت امیگریشن افسر لاؤنج میں ہی موجود تھے۔ جب جہاز لاؤنج کے سامنے آکر رکا تو امیگریشن افسر جہاز کے اندر آگئے اور کہنے لگے آپ کی سہولت اور آسانی کے لئے جہاز کے اندر ہی پاسپورٹس پر Stamp لگا دیتا ہوں۔ چنانچہ امیگریشن کی کارروائی قریباً دس منٹ میں مکمل ہوگئی۔

کینیڈا میں فقید المثال استقبال

سب سے پہلے حضور انور اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا جہاز سے باہر تشریف لائے تو جہاز کی سیڑھیوں پر مکرم امیر صاحب کینیڈا ملک لال خان صاحب، نسیم مہدی صاحب نائب امیر و مربی انچارج، خلیفہ عبدالعزیز صاحب نائب امیر، جنرل سیکرٹری صاحب، صدر صاحب خدام الاحمدیہ کینیڈا، افسر صاحب جلسہ سالانہ کینیڈا، صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ کینیڈا، امیر صاحب کینیڈا کی اہلیہ اور سید طارق احمد شاہ صاحب مع فیملی نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کا استقبال کیا۔

مرکزی نمائندگان میں مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید ربوہ اور مکرم شجر فاروقی صاحب سیکرٹری AMJ لندن جو ان دنوں کینیڈا میں موجود ہیں نے جہاز کی سیڑھیوں پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لاؤنج میں تشریف لے آئے اور مکرم وکیل اعلیٰ صاحب تحریک جدید اور امیر صاحب کینیڈا سے گفتگو فرمائی اور مختلف امور کے بارہ میں دریافت فرمایا۔

جماعت کی طرف سے سامان کے حصول کے لئے آنے والی Van جہاز کے دروازہ کے قریب کھڑی کردی گئی اور جہاز سے سامان نکال کر سیدھا وین کے اندر رکھا گیا۔ خصوصی انتظامات کی وجہ سے کوئی کسٹم اور کوئی چیکنگ نہیں ہوئی۔

فیڈرل ممبر پارلیمنٹ آنریبل جم Karygiannis بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استقبال کے لئے لاؤنج میں پہنچے تھے۔

گیارہ بج کر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایئرپورٹ سے جماعت کینیڈا کے مرکز مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو کے لئے روانہ ہوئے۔ جب قافلہ کی گاڑیاں یارک ریجن (York Region) جس میں یہ مسجد واقع ہے داخل ہوئیں تو اس ریجن کی پولیس کاروں نے قافلہ کو Escort کرنا شروع کیا۔

مسجد اور ملحقہ احمدی آبادی دارالامن (Peace Village) کو اس بستی کے مکینوں نے اپنے محبوب امام کے استقبال کے لئے دلہن کی طرح سجایا ہوا تھا۔ مختلف راستوں پر آرائشی گیٹ بنائے گئے تھے اور ان پر دعائیہ کلمات درج تھے۔

بیت الاسلام مشن ہاؤس اور Peace Village کی مختلف سڑکوں پر احباب، خواتین اور بچے بچیاں صبح سے ہی جمع ہونے شروع ہوگئے تھے۔ حضور انور کی آمد کے وقت ان کی تعداد 7 ہزار سے بڑھ چکی تھی۔ ہر طرف سے خوشی و مسرت سے معمور چہرے اپنے پیارے آقا کے مبارک چہرہ پر پہلی نظر ڈالنے کے لئے بیتاب تھے۔

مشن ہاؤس میں والہانہ استقبال

بارہ بج کر بیس منٹ پر جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا قافلہ Jane Street سے احمدیہ ایوینیو میں داخل ہوا تو حضور انور کی کار پر نظر پڑتے ہی ساری فضا نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اٹھی۔ اس بستی کے چپہ چپہ سے اللہ اکبر کی صدائیں بلند ہورہی تھیں اور ہر طرف سے اھلاً وسھلاً و مرحبا اور السلام علیکم کی آوازیں آرہی تھیں۔

حضور انور احمدیہ ایوینیو کے آغاز میں ہی گاڑی سے نیچے اتر آئے اور پیدل چلنا شروع کیا اور احباب جماعت کے سلام اور والہانہ نعروں کا ہاتھ ہلا ہلا کر جواب دیا۔ مختلف راستوں پر احباب جماعت کا ایک ہجوم تھا جو حضور انور کے دیدار کے لئے بیتاب تھا۔ حضور انور نے ان تمام راستوں سے گزرتے ہوئے اپنا ہاتھ بلند کرکے ان کے سلام اور نعروں کا جواب دیا۔

حضور انور کی آمد کے ساتھ ہی MTA Canada کی طرف سے انٹرنیٹ کے ذریعہ حضور انور کے استقبال کی Live Transmission نشر ہوئی۔

احمدیہ ایوینیو کی جنوبی جانب مختلف جگہوں پر کھڑے بچوں کے گروپس کورس کی شکل میں استقبالیہ گیت گارہے تھے۔ حضور انور سامنے سے گزرتے ہوئے دارالامن کی سڑک (Mosque Gate) پر پہنچ کر دائیں ہاتھ مڑے تو ہزاروں احمدی خواتین اور رنگ برنگے لباسوں میں ملبوس بچیوں کو اپنا منتظر پایا۔ وہ رومال ہلا ہلا کر اور اپنے ہاتھوں میں لئے ہوئے جھنڈے لہرا کر حضور انور کو خوش آمدید کہہ رہی تھیں۔

حضور انور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کے ہمراہ ان ہزاروں خواتین کی طرف گئے اور سب کے پاس سے گزرتے ہوئے ان کو شرف زیارت بخشا۔ اس دوران خواتین نعرے بلند کررہی تھیں اور بچیاں مترنم آواز میں استقبالیہ نغمے پڑھ رہی تھیں۔

حضور انور کے استقبال کے لئے ٹورانٹو اور نواحی علاقہ جسے گریٹر ٹورانٹو ایریا (GTA) کہا جاتا ہے کی جماعتوں کے علاوہ کینیڈا کی دوسری جماعتوں کیلگری، وینکوور، ونڈسر، سینٹ کیتھرین، مونٹریال، ہملٹن، آٹووا اور سسکاٹون سے بھی احباب جماعت کثیر تعداد میں آئے تھے۔

خواتین کے استقبالیہ پروگرام کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مسجد بیت الاسلام کے غربی جانب تشریف لائے جہاں نیشنل مجلس عاملہ کینیڈا، مبلغین کرام کینیڈا، صدران جماعت ہائے احمدیہ کینیڈا اور دیگر جماعتی عہدیداران حضور انور کے منتظر تھے۔ ایک طرف جامعہ احمدیہ کینیڈا کے طلباء اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہنے کے لئے بڑے پُرجوش اور ولولہ انگیز نعرے لگارہے تھے۔ حضور انور کچھ دیر کے لئے طلباء جامعہ احمدیہ کے پاس کھڑے رہے۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کرکے ان سب طلباء جامعہ اور جماعتی عہدیداران کو السلام علیکم کہا اور آگے تشریف لے گئے جہاں افریقن احمدی نوجوان اپنے روایتی انداز میں لَاۤاِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کا ورد کررہے تھے اور حمدیہ گیت پیش کررہے تھے۔ حضور انور ان کے پاس تشریف لے گئے اور کچھ دیر کے لئے ان کے پاس کھڑے رہے۔

اس استقبالیہ پروگرام کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

دارالامن (Peace Villge)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا قیام مسجد بیت الاسلام سے ملحقہ آبادی ''احمدیہ دارالامن'' (Ahmadiyya Peace Village) میں جماعت کی رہائش گاہ میں ہے۔ اس امن کی بستی میں 400 سے زائد احمدی خاندان آباد ہیں۔ اس کی سڑکوں اور گلیوں کے نام جماعت کے خلفاء اور بزرگوں کے نام پر رکھے گئے ہیں۔ مثلاً ناصر سٹریٹ، طاہر سٹریٹ، بشیر سٹریٹ، عبدالسلام سٹریٹ، محمود کریسنٹ، نورالدین کورٹ، ظفر اللہ خاں کریسنٹ، احمدیہ ایوینیو وغیرہ۔

دوپہر ڈیڑھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 'مسجد بیت الاسلام' میں تشریف لاکر نماز ظہر و عصر جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی قیام گاہ پر تشریف لے گئے۔

اجتماعی ملاقاتیں

شام چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق اجتماعی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ درج ذیل سات جماعتوں کے مردوخواتین اور بچوں، بچیوں نے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

1۔ Ahmadiyya Abode of Peace ۔2 North York ۔3 Rexdale ۔4 Toronto ۔5 Central Weston ۔6 Weston Islington ۔7 North، Weston South۔

ملاقات کرنے والوں کی مجموعی تعداد 2700 تھی، مرد احباب ایک قطار میں باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پاس تشریف لاتے، شرف مصافحہ حاصل کرتے، تصویر بنواتے، حضور انور بڑے بچوں کو قلم اور کم عمر بچوں کو چاکلیٹ عطا فرماتے۔

مرد احباب کی ملاقات کے بعد خواتین کی ملاقات شروع ہوئی۔

خواتین بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پاس سے گزرتیں، حضور انور کی خدمت میں سلام عرض کرتیں اور اپنے لئے اور بچوں کے لئے اور مختلف پیش آمدہ مسائل کے لئے دعا کی درخواست کرتیں۔ حضور انور تعلیم حاصل کرنے والی بچیوں کو قلم عطا فرماتے اور چھوٹی عمر کی بچیوں کو چاکلیٹ دیتے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام رات سوا نو بجے تک جاری رہا۔ بعدازاں حضور انور نے 'مسجد بیت الاسلام' میں تشریف لاکر مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔ مسجد نمازیوں سے بھری ہوئی تھی۔ قریباً چار ہزار سے زائد مردوخواتین نے حضور انور کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

مسجد بیت الاسلام، مشن ہاؤس، حضور انور ایدہ اللہ کی رہائشگاہ اور احمدیہ پیس ویلیج (Peace Village) کے گھر بجلی کے رنگ برنگے قمقموں سے جگمگا رہے ہیں اور یہ امن کی بستی رات کو بھی اتنی روشن دکھائی دیتی ہے کہ دن کا گمان ہوتا ہے اور چراغاں کا منظر عجیب خوشی کی کیفیت پیدا کرتا ہے اور پھر اس بستی کے مکین حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے یہاں بابرکت قیام سے جو خوشی و مسرت اور لطف و سرور اور تسکین قلب حاصل کررہے ہیں وہ ناقابل بیان ہے۔

25/جون 2008ء بروز بدھ:

صبح ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الاسلام میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔

صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

ڈیڑھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں تشریف لاکر ظہر و عصر کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

خلافت احمدیہ صدسالہ جوبلی استقبالیہ تقریب

آج جماعت احمدیہ کینیڈا نے صدسالہ خلافت جوبلی کے ایک پروگرام کے تحت حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اعزاز میں ٹورانٹو کے علاقہ سکاربرو میں واقع Hilton Hotel میں ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا تھا۔

پانچ بج کر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور اس تقریب میں شرکت کے لئے روانہ ہوئے۔ قریباً پچیس منٹ کے سفر کے بعد چھ بج کر پانچ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہوٹل میں تشریف آوری ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہوٹل میں آمد سے قبل ایک بہت بڑی تعداد میں مہمان تشریف لاچکے تھے۔ اس تقریب کے آغاز سے قبل ایک علیحدہ ہال میں بعض اہم شخصیات کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا علیحدہ انتظام کیا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز قریباً نصف گھنٹہ ان مہمانوں کے پاس موجود رہے۔ مہمان باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرتے، اپنا تعارف کرواتے اور حضور انور ان سے گفتگو فرماتے۔ ساتھ ساتھ تصاویر اتاری جارہی تھیں اور MTA کی ٹیم ریکارڈنگ کررہی تھی۔

آج کی اس اہم تقریب میں سات صد پچھتّر (775) سے زائد مہمان شامل ہوئے جن میں صوبہ اونٹاریو کے وزیراعلیٰ، صوبائی اسمبلی کے 18 ممبران پارلیمنٹ، پانچ صوبائی وزراء، ایک ہاؤس لیڈر، ایک سابقہ ممبر پارلیمنٹ، فیڈرل پارلیمنٹ کے 19 ممبران جن میں ایک وزیر مملکت اور سات سابقہ وزراء شامل تھے، چار میئر حضرات، دس لوکل کونسلرز، دو سابقہ میئرز، ہندوستان کے سات ڈپلومیٹس، امریکہ، پاناما، فرانس، چین، ایکواڈور، تائیوان، جاپان اور تھائی لینڈ کی ایمبیسیز کے ڈپلومیٹس، دو پولیس چیفس، پچیس پولیس آفیسرز، مختلف مذاہب کے تیس سربراہان، پچیس پروفیسرز، تیس ٹیچرز، آٹھ ججز اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے معزز مہمان شامل تھے۔

سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

ہوٹل کے اس بڑے ہال میں تشریف لائے جہاں اس تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا۔

سٹیج پر حضور انور کے دائیں جانب Hon. Dalton Mcguinty صوبہ اونٹاریو کے وزیراعلیٰ اور بائیں جانب Hon. Jason Kenny فیڈرل منسٹر جو اس تقریب میں وزیراعظم کینیڈا کے نمائندہ کی حیثیت سے آئے تھے بیٹھے ہوئے تھے۔ان کے ساتھ Hon. Jim Karygiannis ممبر فیڈرل پارلیمنٹ بیٹھے ہوئے تھے۔

پروگرام کے مطابق پہلے ڈنر Serve کیا گیا۔جس کے بعد سوا آٹھ بجے تقریب کے دوسرے حصہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم شیخ عبدالہادی صاحب نے پیش کی اور بعدازاں اس کا انگریزی ترجمہ پڑھ کر سنایا جس کے بعد مکرم ملک لال خان صاحب امیر جماعت کینیڈا نے آج کی تقریب اور حضور انور اور جماعت کا مختصر تعارف پیش کیا۔اس کے بعد سٹیج پر تشریف فرما مہمانوں کو اپنے ایڈریسز پیش کرنے کی درخواست کی گئی۔

معزز مہمانوں کے خطابات

سب سے پہلے Hon. Jim Karygiannis نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔موصوف فیڈرل ممبر پارلیمنٹ ہیں اور سکاربرو کے علاقہ سے ممبر منتخب ہوئے ہیں۔اس وقت وہ پارلیمنٹ کی ایک کمیٹی کے ممبر بھی ہیں۔ یہ جماعت میں کافی شہرت رکھتے ہیں۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنا بھائی قرار دیا ہوا تھا۔ یہ احمدیوں اور اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کے لئے کافی فعال ہیں۔

جم کیری گیانس نے اپنے ایڈریس میں کہا کہ جماعت احمدیہ پر ظلم کئے جارہے ہیں۔انہوں نے احمدیوں کا بہا ہوا خون خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے جب انہوں نے پاکستان کا دورہ کیا تھا۔ایک گاؤں میں احمدیوں کو نماز کے دوران شہید کیا گیا تھا۔آج انڈونیشیا کا بھی یہی حال ہے کہ وہاں بھی حقوق انسانی کی خلاف ورزی ہورہی ہے۔ پاکستان کے میڈیکل سٹوڈنٹس کو احمدی ہونے کی بنا پر تعلیم حاصل کرنے سے روکا جارہا ہے اور ان کا مستقبل تاریک کیا جارہا ہے۔مَیں آج آپ سب خواتین وحضرات سے اس بات کی درخواست کرتا ہوں کہ آپ جہاں سے بھی پاکستانی اور انڈونیشین ایمبیسی کا ایڈریس حاصل کرسکتے ہوں، حاصل کریں اور ان کو ضرور لکھیں کہ ہم لوگ اس طرح کی حرکتیں برداشت نہیں کریں گے ۔ آپ لوگ اگرچہ رواداری پر یقین رکھتے ہیں اور اس کا پرچار کرتے ہیں تاہم ہمیں اپنی آواز ذرا اور بلند کرنا ہوگی تاکہ یہ لوگ سن سکیں۔

اس کے بعد Hon. Jason Kenny نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ موصوف وزیراعظم کینیڈا Hon. Steven Harper کے نمائندہ کے طور پر ان کا پیغام لے کر آئے تھے۔Jason Kenny 2006ء میں وزیراعظم کے پارلیمانی سیکرٹری مقرر کئے گئے تھے۔ آج کل وہ Multiculturism & Canadian Identity کے سیکرٹری آف سٹیٹ ہیں۔انہوں نے اردو زبان میں اپنی تقریر کا آغاز ان الفاظ میں کیا۔ہم خلیفہ مسرور احمد کو کینیڈا میں خوش آمدید کہتے ہیں۔انہوں نے اپنے ایڈریس میں کہا کہ وہ وزیراعظم کا پیغام لے کر آئے ہیں۔ وہ خود بعض اور مصروفیات کی وجہ سے تشریف نہیں لاسکے جس کا انہیں افسوس ہے تاہم وہ 4/جولائی کو کیلگری میں کینیڈا کی سب سے بڑی مسجد کے افتتاح کے موقع پر حاضر ہوں گے۔ انہوں نے پاکستان اور انڈونیشیا میں احمدیوں پر ہونے والے ناروا سلوک پر گہری تشویش کا اظہار کیا۔ احمدی میڈیکل سٹوڈنٹس کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ایسی حرکتیں ناقابل برداشت ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم انڈونیشیا کی بھی مذمت کرتے ہیں اور یہ کہ مذہب کی پوری آزادی ہونی چاہئے اور اس پر ہمارا غیر متزلزل یقین ہے۔ ہم مذہبی اقلیتوں کی حفاظت کرتے ہیں۔

بعدازاں پریمئر آف اونٹاریو (صوبہ اونٹاریو کے وزیراعلیٰ) Hon. Dalton McGuinty نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔موصوف کینیڈا میں سب سے زیادہ آبادی والے صوبے کے وزیر اعلیٰ ہیں۔ موصوف نے اپنے ایڈریس میں کہا کہ انہوں نے حضور انور کے ساتھ ابھی بیٹھ کر کچھ وقت گزارا ہے۔ یہ میرے لئے ایک بہت بڑا اعزاز تھا۔حضور کے کام کے اوقات اور ٹائم ٹیبل سن کر مَیں تو دنگ رہ گیا کہ حضور اتنے معمورالاوقات ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ احمدی افراد جماعت بہت محنتی ہیں اور ان کی وجہ سے ہمارا کلچر مضبوط سے مضبوط تر ہورہا ہے۔انہوں نے کہا کہ آپ کا مذہب بنیادی صداقت کو ایڈریس کرتا ہے۔ مذاہب سے بالاتر انسان کی مشترکہ اقدار اور انسانیت ہے۔ہمیں اس پر نظر رکھ کر آپس میں محبت واتحاد کے تعلقات بڑھانے چاہئیں نہ کہ تنگ نظر لوگوں کی طرح چھوٹی چھوٹی باتوں پر جھگڑنا چاہئے۔انہوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ ہمیں ایک اور بنیادی بات کا درس دیتی ہے اور وہ یہ ہے کہ ہمیں ایک دوسرے کا احساس ہونا چاہئے اور ایک دوسرے سے محبت کے جذبات کے ساتھ پیش آنا چاہئے۔ اگر یہ بات حقیقت بن جائے تو دنیا کو ہر طرح کی افراتفری اور فتنہ وفساد سے نجات مل جائے۔آخر میں موصوف نے حضور انور کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ ہم حضور کو بہت خوش آمدید کہتے ہیں۔ آپ کا بہت بہت شکریہ۔

حضور انور ایدہ اللہ کا استقبالیہ سے خطاب

ان مہمانوں کے ایڈریسز کے بعد جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطاب کے لئے ڈائس پر تشریف لائے تو تمام مہمان احتراماً کھڑے ہوگئے اور تالیاں بجا کر اپنی خوشی کا اظہار کیا۔حضور انور نے مہمانوں سے انگریزی میں خطاب فرمایا۔

حضور انور نے فرمایا: مَیں سب سے پہلے تمام معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو ویک ڈے (week Day) میں اپنے کام کا حرج کر کے مشقت اٹھا کر اپنے وعدہ کا پاس کرتے ہوئے اور جماعت کے ساتھ دلی تعلق نباہتے ہوئے آج یہاں تشریف لائے۔اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ انسانی اور اخلاقی اقدار کو ماننے والے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا یہاں کی جماعت آج خلافت کے سو سال پورے ہونے پر خوشی منا رہی ہے۔ دراصل ہماری کمیونٹی اسلام کے اندر ایک ایسی کمیونٹی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کہلاتی ہے۔ یہ جماعت پیشگوئیوں کے مطابق معرض وجود میں آئی۔ اس کا کام محبت، امن اور بھائی چارے کو فروغ دینا ہے۔آج اسلام کا نام آتے ہی تشدّد اور دہشت گردی کا تصور ذہن میں آتا ہے۔اور ایک ڈر اور خوف اس کے ساتھ وابستہ ہوتا جارہا ہے۔حقیقت یہ ہے کہ اس میں آپ کا قصور نہیں ہے۔ قصور ان نام نہاد مسلمانوں کا ہے جو اسلام کو Exploit کررہے ہیں۔ مسیح موعودؑ کے عظیم کام کی تکمیل اب خلافت نے کرنی ہے۔ جو محبت اور دلائل کے ذریعہ ہوگا۔اسلام میں تشدد کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اسلام کی اشاعت کے لئے کبھی بھی تلوار کا استعمال نہیں کیا گیا۔ ایمان کا دارومدار دل پر ہے۔تشدد سے دل کبھی بھی قائل نہیں کئے جاسکتے۔مکّہ کے مسلمان 13 سال تک تشدد سہتے رہے لیکن زبان سے اُف تک نہ کی۔ جب تلوار اٹھانے کی اجازت بھی ملی تو صرف اپنے دفاع کے لئے۔ سورۃ الحج کی آیت نمبر 40 اُذِنَ لِلَّذِیْنَ یُقَاتَلُوْنَ بِاَنَّھُمْ ظُلِمُوْا وَاِنَّ اللّٰہَ عَلٰی نَصْرِھِمْ لَقَدِیْرٌ (الحج: 40) اور اس سے اگلی آیت اَلَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِھِمْ بِغَیْرِ حَقٍّ اِلَّآ اَنْ یَّقُوْلُوْا رَبُّنَااللّٰہُ ۔ وَلَوْ لَا دَفْعُ اللّٰہِ النَّاسَ بَعْضَھُمْ بِبَعْضٍ لَّھُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِیَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ یُذْکَرُ فِیْھَا اسْمُ اللّٰہِ کَثِیْرًا (الحج: 41) کا حوالہ دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ اسلام نے کبھی بھی زبردستی اسلام قبول کروانے کی تعلیم نہیں دی بلکہ دوسرے مذاہب کی آزادی اظہار کے حق کے لئے ان کا بھی دفاع کرنے کی تعلیم دی ہے۔

حضرت عمرؓ کے زمانہ میں ایک یہودی مارا گیا۔ حضرت عمرؓ بہت فکرمند ہوئے۔ تمام مسلمانوں کو مسجد میں اکٹھا کر کے تفتیش کی۔ ایک مسلمان نے اقرار کیا تو اس کی بہت زجروتوبیخ کی اور اسے قتل ہونے والے کے عزیزوں کو خون بہا (دیت) ادا کرنے کا حکم دیا۔

حضور انور نے فرمایا: اسلام تو ایسا حسین مذہب ہے کہ اپنے مخالفوں سے بھی حسن سلوک کی تعلیم دیتا ہے۔ ہم صرف اسی مذہب کو جانتے ہیں جو محبت اور پیار کا مذہب ہے۔ اسلام صرف اتنی اجازت دیتا ہے کہ تم اپنا دفاع کرلو۔ دفاع کے بعد زیادتی کی جانب راغب ہونے سے منع کیا ہے۔

حضور انور نے سورۃ البقرہ کی آیت وَقَاتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَکُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ۔ اِنَّ اللّٰہَ لَایُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ (البقرۃ:191) کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا کہ یہاں حکم ہے کہ قتال کے بعد بھی زیادتی نہیں کرنی۔

اسی طرح اسلام نے جنگ کے اصول مقرر فرمائے۔ عورتوں، بچوں اور لڑائی میں حصہ نہ لینے والوں، مذہبی لوگوں جیسے پادری یا ربائی وغیرہ کو جنگ میں نقصان پہنچانے سے سخت منع کیا۔ آج کل ہر طرف سے ان تعلیمات کی خلاف ورزی ہورہی ہے۔ ایک گروہ اگر خودکش حملے کر رہا ہے تو دوسرا گروہ بم برسا رہا ہے۔ دونوں جانب سے ہی بے گناہوں کو قتل کیا جارہا ہے۔ انسان تباہی کے کنارے پر کھڑا ہے۔ تباہی کے ہتھیاروں میں مقابلہ کیا جارہا ہے۔ اسلام کہتا ہے کہ اگر دشمن صلح کی طرف مائل ہو تو تم بھی فوری صلح کرلو۔ جیسا کہ سورۃ الانفال کی آیت وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَھَا وَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ ۔اِنَّہٗ ھُوَالسَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ (الانفال:62) میں ارشاد ہے اور جنگ کرنے کے بہانے نہ تراشو۔

حضور انور نے سورۃ الحجر کی آیت لَا تَمُدَّنَّ عَیْنَیْکَ اِلٰی مَا مَتَّعْنَا بِہٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْھُمْ وَلَا تَحْزَنْ عَلَیْھِمْ وَاخْفِضْ جَنَاحَکَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ (الحجر:89) کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا کہ جلبِ زر کے لئے جنگ کرنا اسلام نے کسی طرح بھی جائز نہیں رکھا۔

حضور انور نے فرمایا کہ اسلام نے انصاف کی تنفیذ میں دشمن دوست کی تفریق نہیں رکھی اور یہ کہ اسلام نے دشمن سے بھی حسن سلوک کا حکم دیا ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل اس پر شاہد ناطق ہے۔ بارش نہ ہونے کے باعث مکہ والوں نے بارش کے لئے دعا کی درخواست کی تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے دعا کی۔ ایک مسلمان ہونے والے سردار سے مکّہ والوں کی بدتمیزی کی بنا پر اس سردار قبیلے کی طرف سے غلہ مکّہ بھیجنے کا بائیکاٹ کیا گیا تو مکّہ والوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی۔ جس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قبیلہ والوں کو کہہ کر غلہ بھجوانے کا انتظام فرمایا جس سے ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بنی نوع انسان سے سچی ہمدردی اور محبت تھی۔ آپؐ کسی کے دشمن نہیں تھے۔آپ نے سب کے حقوق بغیر کسی امتیاز کے ادا کئے اور کروائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ بعض خاص ایجنڈا رکھنے والے لوگ تشدّد اور بنیاد پرستی جیسے امور کا ریفرنس بعض آیات قرآنی کی غلط تشریح کر کے پیش کرتے ہیں جو بالکل غلط طریق ہے اور سیاق وسباق کے بغیر یہ بات کی جاتی ہے جو اصل مفہوم سے کوسوں دور ہوتی ہے۔ مثلاً اسلام میں خودکشی مکمل حرام ہے۔ اگر جواز ہوتا تو پھر بھی انفرادی حکم نہیں بلکہ حکومت کا فرض ہوتا اور وہی اس کا انتظام کرتی۔ اصل بات یہ ہے کہ بعض افراد کے افعال شنیعہ کی وجہ سے آپ پورے مذہب کو قصوروار نہیں ٹھہرا سکتے۔

حضرت مسیح موعودؑ نے ہمیں سکھایا ہے کہ خدا کو پہچاننے اور آپس میں محبت اور بھائی چارہ کو فروغ دینے سے ہی ارضی جنت کا حصول ممکن ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت ہندوستان میں برطانوی راج تھا۔ مذہبی لوگ برطانوی حکومت کے خلاف سازشیں کرتے رہے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فتویٰ تھا کہ گو یہ عیسائی حکومت ہے لیکن چونکہ یہ رعایا کے ساتھ احسان کا اور انصاف کا سلوک روا رکھتی ہے اس لئے ان کے خلاف بغاوت جائز نہیں ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے Queen Victoria کو اس کی جوبلی پر مبارکباد کا پیغام بھجوایا اور ایک کتاب بھی خاص اس موقعہ کے لئے تحریر کر کے ملکہ کو بھجوائی جس میں مختلف مذاہب کے درمیان بھائی چارہ کی ضرورت پر زور دیا۔

آپ علیہ السلام کا فتویٰ کسی خوف کی وجہ سے نہیں تھا بلکہ یہ قرآن کریم کی تعلیمات پر مبنی اور اس کی تعلیمات کے عین مطابق تھا۔

حضور انور نے فرمایا: اسلام ایک ایسا مذہب ہے جو تمام مذاہب کے مرسلین اور انبیاء کی عزت قائم کرتا ہے۔ دراصل وہ لوگ سماجی اور معاشرتی امن کو برباد کرتے ہیں جو آزادی تحریر وتقریر کے نام پر انبیاء کے خلاف زہر اگلتے ہیں اور ان کو ہر طرح کے گندے ناموں سے یاد کرتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہمارا مقصد یہ ہے کہ ہم اللہ کی پہچان کروائیں اور انسانیت کی خدمت کریں۔ ہمارا یہ مقصد ہرگز نہیں کہ ہماری زبانی تعریف کی جائے ہمارا ماٹو تو یہ ہے کہ محبت سب کے لئے اور نفرت کسی سے نہیں۔ ہم سب کو چاہئے کہ اللہ کے خوف کو ہمیشہ مدنظر رکھیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ مَیں کینیڈا کی گورنمنٹ کا ازحد مشکور ہوں کہ وہ تمام مذاہب کا خیال رکھتے ہیں اور تمام مذاہب بڑے سکون سے یہاں رہ رہے ہیں اور اپنے عقیدہ کے مطابق عمل پیرا ہیں۔

آخر پر حضور انور نے فرمایا کہ مجھ سے پہلے خلیفہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نے کینیڈا کے بارہ میں فرمایا تھا کہ مَیں دعا کرتا ہوں کہ کینیڈا ساری دنیا بن جائے یا ساری دنیا کینیڈا بن جائے۔

آخر پر ایک بار پھر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سب مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب ختم ہوتے ہی سارے مہمان کھڑے ہوگئے اور کافی دیر تک سارا ہال تالیوں سے گونجتا رہا۔

حضور انور کا خطاب بہت مؤثر اور بصیرت افروز تھا۔ ہر ایک کے دل پر اس نے گہرا اثر چھوڑا اور ہر ایک نے برملا اس کا اظہار کیا۔

مہمانوں سے مصافحہ

خطاب کے بعد حضور انور نے فرمایا کہ آپ سب

نے جس محبت اور خلوص کا اظہار کیا ہے میرا دل چاہتا ہے کہ مَیں خود آپ سب سے ملوں۔ حضور انور کے اس اعلان کے بعد تمام مہمانوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ حضور انور سے مصافحہ کی سعادت حاصل کرنے کے لئے مہمانوں کا ایک تانتا بندھ گیا۔

حضور انور ہال سے باہر لابی میں تشریف لے گئے اور تمام مہمانوں نے باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ مہمان خواتین بھی حضور کے پاس سے گزرتیں اور جھک کر اپنی عقیدت کا اظہار کرتیں۔ ساتھ ساتھ تصاویر بن رہی تھیں۔ بہت سے مہمانوں نے حضور انور سے درخواست کر کے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوائی۔

مہمانوں کے تأثرات

✿......مختلف مہمانوں نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ہم نے آج تک جہاد کی ایسی پُر معارف تشریح اور وضاحت نہیں سنی۔

✿......حضور انور کا خطاب بہت پُر اثر تھا اور معلومات سے بھرپور تھا۔

✿......حضور نے ہمیں بہت اچھی تعلیم دی ہے۔

✿......حضور کے خطاب نے ہمارے دلوں پر بہت گہرا اثر ڈالا ہے۔

✿......ہمیں اور ہماری سوسائٹیز کو ایسے ایڈریس کی ضرورت تھی۔

✿......ہمیں اس پروگرام سے بہت خوشی ہوئی۔ ہم نے بہت کچھ سیکھا ہے۔

✿......یہ ایک بہت اچھی شام ہے جو ہم نے گزاری ہے۔

✿......آج کی شام ہمیں ہمیشہ یاد رہے گی۔

✿......فیڈرل ممبر پارلیمنٹ جم کیری جیانس نے کہا کہ حضور میرا گھر آپ کا گھر ہے۔

ہر کسی نے اپنے اپنے رنگ میں اپنے جذبات اور تاثرات کا اظہار کیا۔ اس تقریب میں شامل ہونے والے تمام مہمانوں کو ''صد سالہ خلافت جوبلی'' کے حوالہ سے مختلف سوونیئرز پر مشتمل ایک گفٹ پیک دیا گیا۔

مہمانوں سے ملاقات کا یہ پروگرام رات دس بج کر پانچ منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز Hilton ہوٹل سے رخصت ہو کر ساڑھے دس بجے مسجد بیت الاسلام پہنچے اور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ پونے گیارہ بجے حضور انور نے مسجد بیت الاسلام میں تشریف لا کر مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

26 /جون 2008ء بروز جمعرات:

صبح ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الاسلام میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی اور نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے اور ڈاک بھی ملاحظہ فرمائی۔

ڈیڑھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الاسلام میں تشریف لا کر ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

سائیکل سواروں سے ملاقات

نمازوں کی ادائیگی کے بعد جب حضور انور مسجد سے باہر تشریف لائے تو مانٹریال اور آٹوا ہ سے آنے والے ان چار خدام اور ایک ناصر نے حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا جو 376 کلومیٹر کا سائیکل سفر طے کر کے جلسہ میں شامل ہونے کے لئے پہنچے تھے۔ حضور انور کے دریافت کرنے پر انہوں نے بتایا کہ پہلے دن 110 کلومیٹر سفر طے کیا اور آخری دن 48 کلومیٹر کیا۔ مجموعی طور پر فی گھنٹہ اوسط 17 کلومیٹر رہی ہے کیونکہ راستہ میں بعض علاقے پہاڑی ہیں جس وجہ سے رفتار کم ہو جاتی تھی۔ ان خدام نے حضور کے ساتھ تصویر بنوائی۔ بعد ازاں حضور انور رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

واقفین نو بچوں کی کلاس

پروگرام کے مطابق چھ بجے واقفین نو بچوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ چلڈرن کلاس شروع ہوئی۔ جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کلاس میں تشریف لائے تو بچوں کا ایک گروپ کورس کی صورت میں نظم اھلاً و سھلاً و مرحبا پڑھ رہا تھا۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم سلیمان قریشی نے پیش کی اور بعد ازاں اس کا انگریزی زبان میں ترجمہ پیش کیا۔ بعد ازاں عزیزم سرمد نوید نے حضرت مسیح موعودؑ کا منظوم کلام

ہے شکر ربّ عزّ و جل خارج از بیاں
جس کے کلام سے ہمیں اس کا ملا نشاں

پیش کیا اور بعد ازاں اس کا انگریزی زبان میں ترجمہ پیش کیا۔

اس کے بعد حضور انور نے فرمایا کہ جو بچے 15 سال سے اوپر ہیں وہ کھڑے ہو جائیں۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا انہوں نے اپنے وقف فارم پُر کر دیئے ہیں۔ سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ ان کے نام سنٹرز میں بھیج دیئے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا جو مبلغ بننا چاہتے ہیں اور جامعہ میں جانا چاہتے ہیں وہ ہاتھ کھڑا کریں۔ اس پر جامعہ جانے والے بچوں نے اپنے ہاتھ بلند کئے۔ بعد ازاں حضور نے فرمایا کسی نے کوئی سوال پوچھنا ہے تو پوچھ لے۔

ایک بچے نے سوال کیا کہ حضور! آپ کتنے ممالک میں گئے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ کافی ممالک میں گیا ہوں ابھی دو ماہ پہلے افریقہ کے تین ممالک غانا، بینن اور نائیجیریا گیا تھا۔

ایک بچے نے سوال کیا آپ مختلف ممالک میں گئے ہیں آپ کو کیسے لگا۔ حضور انور نے فرمایا میں افریقہ میں غانا میں رہا ہوں۔ وہاں جا کر ایسا لگتا ہے کہ اپنے ملک میں رہ رہا ہوں۔ وہاں اچھے بچے ہیں، اچھے لوگ ہیں۔ حضور انور نے فرمایا آپ نے افریقہ کا جلسہ دیکھا ہے۔ ان کے بچوں کو شوق ہے۔ کئی بچے میری گاڑی کے ساتھ کئی میل دوڑتے رہے ہیں۔

ایک بچے کے سوال پر کہ آپ کینیڈا میں کیا پسند کریں گے۔ حضور انور نے فرمایا آپ لوگ نماز نہ چھوڑیں، روزانہ قرآن کریم پڑھا کریں اور اس کی تلاوت کیا کریں۔ قرآن کریم کا ترجمہ سیکھیں، ترجمہ سیکھ کر پھر دیکھیں کہ اس میں کون کون سے حکم ہیں ان پر عمل کریں۔ دنیا کی طرف زیادہ نہ دیکھیں، جنہوں نے ڈاکٹرز، ٹیچرز، وکیل بننا ہے یا کسی اور شعبہ میں جانا ہے تو ان لوگوں کو بھی دینی علم آنا چاہئے اور جو خواہشات ہیں وہ دنیاوی نہیں ہونی چاہئیں۔ صبر ہونا چاہئے اور قناعت کو اختیار کریں۔

اس سوال پر کہ کینیڈا کا دورہ کیسا لگ رہا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ اچھا لگ رہا ہے، امید ہے جلسہ کا انتظام اچھا ہوگا۔

ایک بچے کے سوال کے جواب پر حضور انور نے فرمایا خدا تعالیٰ کو نہ امیر پسند ہے نہ غریب، نہ کالا نہ گورا، جو نیک اور متقی ہوگا وہ پسند ہے۔ مجھے بھی وہی پسند ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی پسند ہے۔ ہر جماعت نیکی میں بڑھنے والی ہو۔

ایک بچے نے سوال کیا کہ مَیں ڈاکٹر بننا چاہتا ہوں، مجھے کوئی نصیحت کریں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ دعاؤں اور نمازوں کی طرف توجہ دیں۔

ایک بچے نے سوال کرنے سے قبل حضور انور کے قریب آ کر حضور انور کے گھٹنے کو ہاتھ لگایا اس پر حضور انور نے فرمایا کہ نئی بدعتیں نہ ڈالیں۔ مَیں دیکھنا چاہتا ہوں کہ تم نیک بنو، تلاوت کرنے والے ہو، نمازیں پڑھنے والے ہو، قرآن کریم کا ترجمہ سیکھنے والے ہو اور تمہاری توجہ دین کی طرف ہو، دنیا کی طرف نہ ہو۔

ایک بچے کے سوال پر حضور انور نے فرمایا کہ نماز وقت پر ادا کرنے کی کوشش کریں۔ الارم لگا کر سویا کریں اور وقت پر بیدار ہوں۔ اگر کسی وجہ سے اٹھ نہیں سکے تو خواہ دیر سے اٹھیں لیکن نماز ضرور پڑھنی ہے۔

اس کلاس میں پانچ صد کی تعداد میں واقفین نو بچے شامل ہوئے اور سات سال سے کم عمر کے بچے اپنے والدین کے ساتھ مسجد کے اوپر والے حصہ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان پانچ صد بچوں کو اپنے دست مبارک سے تحائف عطا فرمائے۔ ساتھ ساتھ تصاویر بنائی جا رہی تھیں۔ چھ بج کر پینتالیس منٹ پر یہ کلاس ختم ہوئی۔

واقفات نو بچیوں کی کلاس

واقفین نو بچوں کی کلاس کے بعد واقفات نو بچیوں کی کلاس حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ساتھ مسجد کے نچلے حصہ میں جو خواتین کے لئے مخصوص ہے شروع ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ جب کلاس کے لئے تشریف لائے تو بچیوں کا ایک گروپ حضور انور کو خوش آمدید کہنے کے لئے نظم اھلاً و سھلاً و مرحبا پڑھ رہی تھیں۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس کے بعد ایک بچی نے نعتیہ کلام ''بدرگاہ ذی شان خیر الانام'' خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ اس وقت یہاں کل کتنی بچیاں ہیں۔ منتظمات نے حضور انور کو بتایا کہ چھ صد کے قریب ہیں اور سات سال سے کم عمر کی بچیوں کی تعداد اڑھائی صد کے قریب ہے، جو ان کے علاوہ ہیں۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ 15 سال سے اوپر کی بچیاں کتنی ہیں اور کیا وہ آئندہ وقف کرنے کے لئے تیار ہیں۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تمام واقفات نو بچیوں کو تحائف عطا فرمائے۔ بچیوں کی یہ کلاس پونے آٹھ بجے اپنے اختتام کو پہنچی۔

تقریب آمین

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت الاسلام کے مردانہ حصہ میں تشریف لے آئے اور ''تقریب آمین'' شروع ہوئی۔ آمین کی تقریب میں شامل ہونے والے بچوں اور بچیوں کی تعداد 190 تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہر بچے اور بچی سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔ آمین کی یہ تقریب قریباً ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہی۔

معائنہ انتظامات جلسہ سالانہ

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ سالانہ کی ڈیوٹیوں کی افتتاحی تقریب کے لئے تشریف لے گئے۔ افتتاحی تقریب کا اہتمام مسجد بیت الاسلام سے ملحقہ احاطہ میں کیا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا بعض دوسرے پروگراموں پر زیادہ وقت صرف ہونے کی وجہ سے اب وقت بہت کم رہ گیا ہے۔ اس لئے دعا کر لیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی جس کے ساتھ باقاعدہ ڈیوٹیوں کا افتتاح عمل میں آیا۔

دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کچھ دیر کے لئے لجنہ کے حصہ میں تشریف لے گئے جہاں لجنہ کی ڈیوٹی دینے والی کارکنات جمع تھیں۔ حضور انور نے سب کو السلام علیکم کہا اور شرف زیارت عطا فرمایا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لنگر خانہ کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے۔ کھانا پکانے کے لئے لنگر خانہ کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تشریف آوری پر لنگر خانہ کے تمام کارکنان نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے ہوئے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ حضور انور باری باری تینوں لنگر خانوں میں تشریف لے گئے اور آلو گوشت چیک کیا اور فرمایا دو لنگر خانوں میں سالن اچھا پکا ہوا ہے جبکہ ایک میں ابھی گوشت اور آلو پوری طرح پکے نہیں۔ کمی رہ گئی ہے۔ حضور انور نے اس لنگر خانہ کے منتظم کو ہدایت فرمائی کہ آہستہ آگ پر پکایا کریں۔

لنگر خانہ کے ایک کارکن نے درخواست کی کہ حضور انور اس کے لباس پر دستخط فرما دیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت اس کے لباس پر جو اس نے کھانا پکانے کے لئے اپنی قمیص کے اوپر پہنا ہوا تھا دستخط فرمائے۔

لنگر خانہ کے انچارج امتیاز حسین صاحب نے گزشتہ سالوں کی کوشش کے بعد دس خدام کو کھانا پکانے کی ٹریننگ دی ہے۔ ان کی خواہش تھی کہ ہر نوجوان کو ایک ایک عدد کڑچھا تحفہ میں دیں اس کے لئے انہوں نے سپیشل کڑچھے تیار کروائے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان کی درخواست پر ان کڑچھوں پر ہاتھ پھیرا اور دعا کی۔

لنگر خانہ کے منتظمین سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آج کتنے افراد کے لئے کھانا تیار کیا ہے۔ منتظمین نے بتایا کہ چھ ہزار افراد کے لئے ہے۔

لنگر خانہ کے معائنہ کے بعد پونے دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الاسلام میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز صاحبزادہ مرزا احسن احمد کے گھر تشریف لے گئے۔ پونے گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

(باقی آئندہ)

THOMPSON & CO SOLICITORS

Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality,
Conveyancing & Employment,
Welfare Benefits, Personal Injury,
Family & Ancillary Proceedings,,
Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact:

Anas A.Khan, John Thompson Solicitors

1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG

Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005

Mobile: 0780-3298065 Fax: 020 8871 9398

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

صدسالہ جشن خلافت نمبرز

صدسالہ جشن خلافت کی تقریبات کے حوالہ سے طبع ہونے والی خصوصی اشاعتیں اورسووینئرز (جو ہمیں موصول ہوئے ہیں) کا تعارف کچھ عرصہ سے جاری ہے۔ایسی خصوصی اشاعتیں،دورانِ سال،جب بھی ہمیں موصول ہوتی رہیں گی، تو اپنے معمول کا انتخاب پیش کرنے کی بجائے، اُن پر تبصروں اور اُن میں شامل منتخب مضامین کا تعارف پہلے ہدیۂ قارئین کیا جاتا رہے گا۔رسائل وجرائد کی ترسیل نیز خط وکتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TLU.K.

جماعت احمدیہ بھارت کا سووینئر

جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی طرف سے A4 سائز کے دوصد صفحات پر مشتمل شائع کیا جانے والا صدسالہ خلافت سووینئر اردو زبان میں ایک عمدہ پیشکش ہے۔خلفائے احمدیت کا مختصر تعارف، بہت سے علمی اور تربیتی مضامین کے علاوہ بے شمار تاریخی تصاویر اور چند نظمیں اس کی زینت ہیں۔ نیز چند اہم قومی شخصیات کے وہ تہنیتی پیغامات بھی درج کئے گئے ہیں جوصدسالہ جشن خلافت کے موقع پر موصول ہوئے ہیں۔لیکن ایک خاص بات یہ ہے کہ جماعت احمدیہ بھارت کی یہ پیشکش قادیان کی تاریخ،ترقی اور خلفائے احمدیت کے قادیان کے دوروں کے حوالہ سے ایک قیمتی دستاویز کی حیثیت رکھتی ہے۔مختصراً یہ کہ اس میں دی جانے والی معلومات سے قادیان کے ماضی اور حال کی اس طرح عکاسی ہوتی ہے جس سے اس مقدس بستی کے روشن اورتابناک مستقبل کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

خلافت اور ہندوستان میں جماعتی ترقی

جماعت احمدیہ بھارت کے خلافت سووینئر میں شامل مکرم مولانا سلطان احمد صاحب ظفرؔ کا ایک مضمون خلافت احمدیہ کے ذریعہ ہندوستان میں جماعت احمدیہ کی ترقی پر روشنی ڈالتا ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ کے انتخاب پر جب بعض اکابرین جماعت نے علیحدگی اختیار کرلی تو تاریخ شاہد ہے کہ سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے افضال وبرکات اور انوار وانعامات کی برسات پہلے سے کہیں بڑھ کر نازل ہونا شروع ہوگئی اور منکرین خلافت کا بعینہٖ وہی حال ہوا جس کی پیشگوئی حضورؓ نے 1915 میں فرمائی تھی۔کہ: ’’وہ یا تو ہم میں شامل ہو جائیں گے یا غیروں میں مل جائیں گے یا ایسے کمزور ہو جائیں گے کہ انکا ہونا اور نہ ہونا برابر ہوگا۔ یہ خدا کا وعدہ ہے اور سچا وعدہ ہے‘‘

مضمون نگار نے منکرین خلافت کی پشت پناہی سے اٹھنے والے مستریوں اور مصریوں کے فتنوں کا بھی ذکر کیا ہے اور احراریوں کی اُن تعلّیوں کا بھی تفصیل سے بیان کیا ہے جب نام نہاد امیر شریعت مولوی سیدعطاءاللہ شاہ بخاری نے کہا: ’’مرزائیت کے مقابلہ کیلئے بہت سے لوگ اُٹھے لیکن خدا کو یہی منظور تھا کہ وہ میرے ہاتھ سے تباہ ہو‘‘۔(سوانح حیات صفحہ 100)

اورنہایت تکبر سے کہا: ’’اے مسیح کی بھیڑو!تم سے کسی کا ٹکراؤ نہیں ہوا جس سے اب سابقہ ہوا ہے اس نے تم کو ٹکڑے ٹکڑے کردینا ہے‘‘۔(ایضاً صفحہ 93)

لیکن اللہ تعالیٰ نے خلافت کی برکت سے یہ تمام فتنے ناکام و نامراد کئے اور ہندوستان میں جماعتی ترقیات کے نئے ابواب کھلتے چلے گئے۔ چنانچہ سید عطاءاللہ شاہ بخاری نے ہی اعتراف کیا:

’’حقیقتاً احراری اپنی تمام تر صلاحیتوں اورعظیم قربانیوں کے باوجود بدقسمت تھے ان کی مثال بدقسمت قوم کی سی ہے کہ جاں نثاری کے باوجود ہر معرکہ میں ہار ان کا نوشتہ ہے‘‘۔(ایضاً صفحہ 163)

تاریخ احرار کے صفحہ 152 پر بھی مجلس احرار کی زبوں حالی کا نقشہ یوں پیش کیا گیا ہے :

’’جانوروں کی طرح بے شعور محنت کرکے جینا اور کیڑوں کی طرح مرنا ہماری بے عمل زندگی کا عنوان ہے۔ باسی کڑی کے ابال کی طرح ہم اُٹھتے ہیں اور پیشاب کی جھاگ کی طرح بیٹھ جاتے ہیں‘‘۔

شدھی تحریک کے ذریعہ 1923ء کے آس پاس آگرہ وراجستھان کے ماحول میں اور خاص ملکانہ علاقہ میں اسلام کو شدید خطرہ لاحق ہوا جس کا پس منظر یہ تھا کہ بعض ہندو تنظیموں بالخصوص آریہ سماج نے یہ تحریک چلائی کہ یہاں جتنے مسلمان ہیں وہ سارے چونکہ پہلے ہندو تھے اس لئے ان کو اپنے مذہب میں واپس لے آنا چاہئے۔ چنانچہ نہایت خاموشی کے ساتھ اندر ہی اندر یہ تحریک چلائی گئی اور ہزاروں مسلمان جن کے رسم ورواج عدم تعلیم وتربیت کی وجہ سے پہلے ہی ہندوانہ تھے اسلام کو خیرباد کہہ کر شدھ ہوگئے۔ اس سلسلہ میں جب اخبارات میں ذکر آیا تو 9/مارچ 1923ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے واقفین سے آگے آنے کا مطالبہ فرمایا جو اپنے خرچ پر اس علاقہ میں جاکر تبلیغ کریں۔

اس آواز پر جماعت نے والہانہ لبیک کہتے ہوئے ایسے حیرت انگیز ایثار اور قربانی کا مظاہرہ کیا جو تاریخ احمدیت میں آب زر سے لکھا جانے والا ہے۔ چنانچہ تحریک شدھی دم توڑ گئی۔ شدھی کی یہ تحریک دوبارہ خلافت رابعہ کے دَور میں بھی چلائی گئی لیکن خلافت احمدیہ کی برکت سے جماعت فتحیاب ہوئی اور آج اس علاقہ میں باقاعدہ منظّم جماعتیں قائم ہوچکی ہیں۔

تقسیم ہند کے موقع پر بھی جماعت احمدیہ کے افراد نے خلافت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنی جان پر کھیل کر ہزاروں مظلوموں کی حفاظت کی اور ایک لمبے عرصہ تک قادیان میں قربانیوں کے اعلیٰ نمونے پیش کئے جن کا ثمر آج دکھائی دے رہا ہے۔ بعد میں حضورؓ کے ارشاد پر مذہبی منافرت کو ختم کرنے کے لئے کثرت سے یوم پیشوایان مذاہب منائے گئے اور تبلیغ کا دائرہ وسیع تر کیا گیا۔ چنانچہ آج اللہ تعالیٰ کے فضل اور نظام خلافت کی برکت سے ہندوستان کے ہر صوبہ میں جماعتوں کی مجموعی تعداد ہزاروں تک پہنچ چکی ہے۔

تقسیم ملک کے بعد قادیان کو چھوڑ کر پنجاب، ہماچل اور ہریانہ وغیرہ صوبہ جات میں ایک بھی جماعت نہ تھی۔ جبکہ نظام خلافت کی برکت سے آج پنجاب میں 160 منظّم جماعتیں اور 42 مساجد و دیارالتبلیغ قائم ہیں۔ ہریانہ میں 175 سے زائد جماعتیں اور 10 مساجد و دیارالتبلیغ ہیں۔ اسی طرح ہماچل میں 35 جماعتیں اور 7 مساجد ہیں۔ تقسیم ملک کے بعد چند معلمین اور مبلغین تھے لیکن آج خدا کے فضل سے 150 سے زائد مبلغین کرام اور 1100 سے زائد معلمین کرام دن رات تعلیم وتربیت اور تبلیغ اسلام کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔ خدا کے فضل سے 282 جماعتوں میں ڈش انٹینا نصب ہیں اور انفرادی طور پر افراد جماعت نے اپنے گھروں میں جو ڈش لگائے ہیں ان کی تعداد بھی 400 تک پہنچ چکی ہے۔

پہلی مرتبہ 1991ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی قادیان تشریف آوری کے بعد تو عظیم انقلاب برپا ہونا شروع ہوگیا۔ 2005ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز قادیان تشریف لائے تو ستر ہزار سے زائد احمدی احباب نے جلسہ سالانہ میں شرکت کی۔

تقسیم ملک کے بعد ابتداء میں ہندوستان کا مالی بجٹ چند ہزار روپے تھا جو آج کروڑوں تک پہنچ چکا ہے۔ چنانچہ صدرانجمن احمدیہ قادیان کا 2008-09 کا آمد وخرچ بجٹ 5 کروڑ 44 لاکھ 8 ہزار روپے ہے جبکہ انجمن تحریک جدید کا اس سال کا بجٹ ساڑھے باون لاکھ سے زیادہ اور انجمن وقف جدید کا سالانہ بجٹ سوا 47 لاکھ ہے۔ اس کے علاوہ مرکزی فنڈ سے بھارت کی تبلیغی وتربیتی مساعی کو تیز کرنے اور بعض ترقیاتی کاموں کیلئے حضور انور نے سال رواں کیلئے قریباً گیارہ کروڑ روپے کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ نیز ذیلی تنظیموں میں انصاراللہ بھارت کا رواں سال کا بجٹ 27 لاکھ سے زیادہ اور خدام الاحمدیہ بھارت کا بجٹ ساڑھے 21 لاکھ۔ جبکہ لجنہ اماء اللہ بھارت کا سالانہ بجٹ 14 لاکھ کا ہے۔

شعبہ اشاعت کے تحت ہر سال قریباً ایک کروڑ روپے کی کتب شائع کرکے دنیا بھر میں بھجوائی جاتی ہیں۔ حضور انور کی ہدایت پر ہندوستان کے متعدد صوبہ جات میں جماعت کی طرف سے جاری متعدد سکولوں کے علاوہ 537 جماعتوں میں 7489 تربیتی کلاسز کا انعقاد کیا گیا ہے جس کے ذریعہ 44914 افراد جماعت نے استفادہ کیا۔

تقسیم ملک کے بعد ہی سے قادیان میں احمدیہ شفاخانہ جاری تھا۔ 2005ء میں ایک وسیع عمارت احمدیہ نور ہسپتال کیلئے ڈیڑھ کروڑ روپے کی لاگت سے تیار کی گئی۔ جس میں 80 بیڈ کی گنجائش کے علاوہ علاج معالجہ کیلئے ہر قسم کی سہولیات فراہم ہیں اور جس کا اپنا کروڑوں روپے کا سالانہ بجٹ ہے جہاں روزانہ سینکڑوں مریضوں کا علاج ہوتا ہے۔ اس میں ہومیوپیتھک ڈسپنسری بھی قائم ہے۔

مختلف ارضی وسماوی آفات اور فرقہ وارانہ فسادات سے متاثرہ بنی نوع انسان کو بلاامتیاز مذہب و ملت ریلیف پہنچانے کی جماعت کو توفیق مل رہی ہے۔ چنانچہ پنجاب ہماچل، اڑیسہ، بنگال، آسام اور آندھرا کے ساحلی علاقوں میں پچھلے چند سالوں میں آنے والے سیلابوں اور طوفانوں کے وقت اسی طرح گجرات، مہاراشٹر، کشمیر اور تامل ناڈو کے خوفناک زلازل اور سونامی اور ممبئی، بھاگلپور، گجرات اور دیگر ملک گیر فرقہ وارانہ فسادات کے مواقع پر جماعت نے دل کھول کر دُکھی انسانیت کی بےلوث خدمت کی توفیق پائی اور رقم، اجناس اور پارچات کی صورت میں ریلیف تقسیم کرنے کے علاوہ زلازل اور فسادات کے متاثرہ لوگوں کو بلاتفریق مذہب وملت عارضی ٹینٹ ہاؤسز اور پختہ کالونیاں تعمیر کرکے دیں جس پر مجموعی طور پر کروڑہا روپے کے اخراجات ہوئے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں: ’’یہ خلافت ہی کی نعمت ہے جو جماعت کی جان ہے۔ اس لئے اگر آپ زندگی چاہتے ہیں تو خلافت احمدیہ کے ساتھ اخلاص اور وفا کے ساتھ چمٹ جائیں۔ پوری طرح اس سے وابستہ ہو جائیں کہ آپ کی ہر ترقی کا راز خلافت سے وابستگی میں مضمر ہے۔ ایسے بن جائیں کہ خلیفہ وقت کی رضا آپ کی رضا ہو جائے۔ خلیفۂ وقت کے قدموں پر آپ کا قدم ہو اور خلیفہ وقت کی خوشنودی آپ کا مطمح نظر ہو جائے‘‘۔(ماہانہ خالد ربوہ سیدنا طاہر نمبر 2004ء)

خلفاء احمدیت کے ذریعہ قادیان کی ترقی

جماعت احمدیہ بھارت کے خلافت سوونیئر میں شامل مکرم مولانا برہان احمد صاحب ظفرؔ کے ایک مضمون میں خلفاء احمدیت کے ذریعہ قادیان میں ہونے والی ترقیات پر تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے۔

قادیان کا ذکر گزشتہ زمانوں کے نوشتوں میں ملتا ہے۔ اس کی بنیاد قریباً ساڑھے پانچ سو سال پہلے پڑی تھی جس وقت مرزا ہادی بیگ صاحب اپنے مصاحب کے ساتھ سمرقند سے عازم پنجاب ہوئے اور اسی جگہ کو اپنا ٹھکانہ بنایا۔ مغل دورِحکومت میں قادیان ایک قلعہ کی حیثیت رکھتا تھا جس کی حفاظت کیلئے اس کے گرداگرد پانچ قلعے اَور تھے۔ لیکن سکھوں کے دور میں یہ اجاڑ شہروں میں شمار ہونے لگا اور اللہ تعالیٰ نے اِس شہر کی شہرت کو یکسر ختم کردیا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ اب مسیح موعود اور مہدی معہود کے وجود سے اس بستی کی محبت کو لوگوں کے دلوں میں قائم کرنا اور اس کو ترقی دینا چاہتا تھا۔

دَور خلافت اُولیٰ

☆ 1909ء میں مدرسہ احمدیہ کا قیام عمل میں آیا جس کی شاخیں آج جامعہ احمدیہ کی شکل میں کئی ممالک میں قائم ہیں۔

☆ 1910ء میں مسجد اقصیٰ کی توسیع اوّل عمل میں آئی اور منارۃ المسیح جو ابھی زیرتعمیر تھا اُس کے ساتھ ایک چبوترہ بھی بنادیا گیا۔ اس وقت ایک بڑا کمرہ اور ایک لمبا برآمدہ بھی تیار ہوا۔

☆ قادیان کے شمالی جانب ایک نیا محلّہ جدید پلان کے مطابق آباد کرنا شروع کیا۔ اس کی آبادی کا آغاز مسجد نور سے ہوا جس کی بنیاد خود حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے 5/مارچ 1910ء کو بعد نماز فجر رکھی۔ اس محلّہ میں اسکول کالج بورڈنگ ہاؤس تعمیر ہوئے جس کی مناسبت سے اس محلّہ کا نام حضورؓ نے ’’دارالعلوم‘‘ رکھا۔ قادیان میں بیرونی شہروں سے آنے والے طلبہ کی رہائش کے لئے حضورؓ نے جس وسیع عمارت کی بنیاد رکھی

اس میں دوصد افراد کی رہائش کی گنجائش تھی۔ اس عمارت کے تین حصے ستمبر 1910ء تک مکمل ہو گئے۔ باقی حصہ بھی بعد میں مکمل ہو گیا۔

☆ دورِ خلافت اولیٰ میں چھ مساجد بھی تعمیر ہوئیں۔

☆ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے محلّہ دار العلوم میں ہی 25/جولائی 1912ء کو تعلیم الاسلام اسکول کی نئی عمارت کی بنیاد رکھی۔ اس عمارت میں عام کمروں کے علاوہ سائنس روم اور وسیع ہال بھی موجود تھے۔

☆ دورِ خلافت اولیٰ میں قادیان سے جو اخبارات جاری ہوئے ان میں اخبار "نور"، "الحق"، "الفضل" رسالہ احمدی خاتون اور رسالہ احمدی شامل ہیں۔ آپؓ کے دورِ خلافت میں قادیان سے ہندی، انگریزی، گورمکھی، اردو، پشتو اور فارسی زبانوں میں بے شمار لٹریچر شائع ہوا۔ جن میں سے 40/اہم کتب کا ذکر تاریخ احمدیت میں موجود ہے۔ نیز قادیان کی پہلی لائبریری بھی آپؓ ہی کے دورِ خلافت میں قائم ہوئی۔

☆ حضورؓ نے اپنے دورِ خلافت میں ہندوستان بھر میں تبلیغی وفود بھیجے جس کے نتیجہ میں 78 مضبوط جماعتیں قائم ہوئیں۔

☆ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے دار العلوم میں ہی 21/جون 1912ء کو نُور ہسپتال کی بنیاد رکھی۔

دورِ خلافت ثانیہ

☆ حضرت مصلح موعودؓ نے خلافت پر متمکن ہوتے ہی منارۃ المسیح کی تکمیل کا کام شروع کروایا جس کی بنیاد خود حضرت مسیح موعودؑ نے رکھی تھی۔ حضورؓ نے اپنے ہاتھ سے اینٹ رکھ کر 1914ء میں کام شروع کروایا اور صرف دو سال کے عرصہ میں یہ پایۂ تکمیل کو پہنچا۔

☆ نُور ہسپتال کی تکمیل 1917ء میں ہوئی۔ یہ جدید طرز کا اس علاقہ کا پہلا ہسپتال تھا جو 1947ء تک رات دن خدمت خلق میں مصروف رہا۔

☆ اگرچہ حضرت مسیح موعودؑ کے دور میں کالج کا قیام عمل میں آیا تھا لیکن بعض ملکی قوانین اس کے آڑے آئے جس کی وجہ سے کالج بند کرنا پڑا۔ 1944ء میں حضرت مصلح موعودؓ نے یہ کالج، تعلیم الاسلام سکول کی عمارت میں جاری فرمایا۔ اور سکول کی ایک نئی عمارت بھی تعمیر کروائی۔ حضورؓ نے لڑکیوں کا تعلیمی ادارہ نصرت گرلز اسکول بھی جاری فرمایا۔

ضلع گورداسپور میں تعلیم الاسلام کالج کے پائے کا ایک بھی کالج نہ تھا۔ اسکی سائنس لیبارٹری جیسی ہندوستان کے کسی کالج میں موجود نہیں تھی۔ عالیشان عمارتوں کے علاوہ کھیلوں کے کھلے میدان، تیراکی کا تالاب اور فلائٹ ٹریننگ کیلئے کالج کے میدان میں تین چھوٹے جہاز موجود تھے۔ اسی سے اُس دور میں قادیان کی غیر معمولی ترقی کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ کالج کی لائبریری میں لاکھوں کی تعداد میں کتب موجود تھیں۔ پنجاب بھر میں اگر کوئی مکمل لائبریری کہلاتی تھی تو وہ قادیان کے کالج کی لائبریری تھی۔ یہ لائبریری بھی تقسیم ملک کی نذر ہوئی۔

☆ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے 2/نومبر 1935ء کو مہمانخانہ کی پرانی عمارت کے ساتھ ایک نئی عمارت کا سنگ بنیاد رکھا اور مہمانوں کے لئے برآمدہ سمیت چھ پختہ کمرے تعمیر ہوئے جو آج بھی موجود ہیں۔

☆ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے 26/مئی 1926ء کو قصر خلافت کی بنیاد رکھی۔ اس میں گیلریز وغیرہ ملا کر بارہ کمرے اور بڑے بڑے برآمدے موجود ہیں۔ تقسیم ملک کے بعد اس عمارت میں احمدیہ مرکزی لائبریری قائم کر دی گئی۔

☆ حضورؓ نے قادیان کو ایک پلان کے مطابق محلوں میں تقسیم کیا۔ کھلی سڑکیں رکھ کر باقاعدہ پلاٹ بنا کر محلے بنائے گئے۔ ان محلوں کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی بڑے آرکیٹیکٹ نے اس کو پلان کیا ہے۔ اس طرح قادیان کی محدود آبادی دُور دُور تک پھیل گئی۔ جو نئے محلے آباد ہوئے اُن میں دارالرحمت، دارالعلوم، دارالفضل، دارالبرکات شرقی و غربی، دارالیسر، دارالصحت، دارالانوار، دارالفتوح شامل ہیں۔

☆ حضرت مصلح موعودؓ کی برکت سے قادیان کو عمومی ترقی بھی بہت ملی۔ چنانچہ 1928ء میں ریل جاری ہوئی۔ پھر کئی کارخانے مثلاً ہوزری کا کارخانہ، لکڑی کا کارخانہ، شیشے کا کارخانہ، پنکھے اور بیٹریاں بنانے کا کارخانہ وغیرہ لگائے گئے۔ نیز ہر محلہ میں مساجد کا انتظام ہوا۔ سڑکیں پختہ ہوئیں۔ گندے پانی کے نکاس کا انتظام ہوا۔ اس طرح قادیان ماڈرن شہروں کی طرح نظر آنے لگا۔ لیکن تقدیر الٰہی سے ملک تقسیم ہوا تو قادیان کی ترقی و تعلیمی سرگرمیوں میں تعطل واقع ہو گیا۔ کارخانے بند ہو گئے اور کئی عمارات بھی منہدم ہو گئیں۔

☆ تقسیم ہند کے بعد حضورؓ کے ارشاد پر قادیان کے مقامات مقدسہ کی حفاظت کیلئے صرف 313 مرد افراد قادیان میں ٹھہرے جو صرف حلقہ مسجد مبارک، دارالفضل اور محلّہ ناصر آباد میں سمٹ گئے کیونکہ اصل مقامات مقدسہ انہی محلوں میں تھے جن میں الدار، مسجد مبارک، مسجد اقصیٰ، بہشتی مقبرہ موجود ہیں۔ ان درویشان نے نامساعد حالات میں اپنی زندگی کے دن گزارے۔ مشکلات کے باوجود خلیفۃ المسیح کی ہدایات کی روشنی میں ہندوستان کی جماعتوں کو منظم کیا اور موجود وسائل سے کام لیتے ہوئے قادیان کی ترقی کی طرف بھی دھیان دیا۔ مالی وسائل اس قدر نہ تھے کہ نئی تعمیرات کی جائیں۔ تاہم درویشی دور میں لنگر خانہ اور تعلیم الاسلام اسکول کی کچی عمارتوں کو گرا کر پختہ بنایا گیا۔ اسی طرح درویشان قادیان نے بہشتی مقبرہ کے گرد پہلے کچی دیوار بنائی پھر بعد میں پختہ دیوار تعمیر ہوئی۔

دورِ خلافتِ ثالثہ

1971ء جب ہندو پاک جنگ ہوئی تو حکومت چاہتی تھی کہ قادیان کے احمدیوں سے یہ محلے خالی کروا کر جنگی پناہ گزینوں کو یہاں رہائش دی جائے۔ یہ وقت قادیان کے مکینوں پر بڑے امتحان کا تھا۔ ہر شخص دُعاؤں میں مصروف تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی کرم فرمائی سے اس ابتلاء کو بھی ٹال دیا اور حضرت مسیح موعودؑ کی یہ رؤیا پوری ہوئی کہ "دیکھا کہ ایک جماعت کثیر میرے پاس کھڑی ہے۔ ایک حاکم آیا اور اس نے کھڑے ہو کر کہا کہ کیوں اس جماعت کو منتشر نہ کیا جائے؟ میں نے کہا اس جماعت میں کوئی مخالفت نہیں۔ صرف تعلیم پاتے ہیں۔ پھر اس حاکم نے کہ گویا وہ ایک فرشتہ تھا آسمان کی طرف منہ کر کے ایک دو باتیں کہیں جو سمجھ میں نہیں آئیں۔ پھر اس نے مجھے مخاطب کر کے کہا کہ سلام اور چلا گیا"۔ اس سارے معاملہ میں جناب ڈی سی صاحب گورداسپور کا انداز بڑا ہی مشفقانہ رہا۔

☆ 1939ء میں خلافت ثانیہ کی سلور جوبلی کے موقعہ پر منارۃ المسیح پر سفید پلستر کیا گیا تھا جس سے یہ منارۃ البیضاء ہو گیا۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس کا وہ حصہ جہاں دھوپ نہیں پڑتی تھی، کالا ہو گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے اس پر سنگ مرمر لگانے کا ارشاد فرمایا۔ 1980ء میں یہ کام شروع ہو کر 1982ء میں پایۂ تکمیل کو پہنچا۔

☆ خلافت ثالثہ کے دور میں مدرسہ احمدیہ کی کچی عمارت گرا کر نئی تعمیر عمل میں آئی۔ اسی طرح تعلیم الاسلام اسکول کی عمارت بھی از سر نو تعمیر کی گئی جبکہ احمدیہ بورڈنگ کیلئے بھی دو کمرے تعمیر ہوئے۔ قادیان میں رہائش کی ضرورتوں کو پورا کرنے کیلئے بھی بعض خالی جگہوں پر کوارٹر تعمیر ہوئے اور صدر انجمن احمدیہ کے لئے دفاتر میں بھی اضافہ ہو کر مسجد مبارک کی مغربی جانب نئے دفاتر تعمیر ہوئے۔

دورِ خلافت رابعہ

☆ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے درویشوں اور کارکنان کے لئے مکانوں کی تنگی دُور کرنے کے لئے 1988ء میں محلّہ ناصر آباد کے قریب بیوت الحمد کالونی تعمیر کرنے کی ہدایت فرمائی اور پہلے مرحلہ میں 35 کوارٹر تعمیر ہوئے۔ تمام تر سہولتوں کے ساتھ یہ پہلی تعمیر تھی۔ غیر ممالک کے کئی لوگوں کی خواہش تھی کہ وہ بھی قادیان کی تعمیر نو میں حصہ لیں۔ چنانچہ دارالانوار کو جانے والی سڑک پر ایک چار منزلہ عمارت تعمیر کرنے کی حضور انور نے اجازت عطا فرمائی۔ یہ قادیان کی پہلی چار منزلہ عمارت تھی۔

1989ء میں حضورؒ کے اس ارشاد پر کہ بڑی جماعتیں اپنے ملک کے مہمانوں کو ٹھہرانے کیلئے قادیان میں گیسٹ ہاؤس تعمیر کریں، محلّہ دارالانوار میں 90-1989ء کے سالوں میں چار بڑے بڑے دو منزلہ گیسٹ ہاؤس تعمیر ہوئے جو جدید طرز تعمیر کے ساتھ نہایت درجہ خوبصورت اور کشادہ بنائے گئے۔

☆ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی دعوت الی اللہ کی تحریک کے نتیجہ میں آنے والے نومبائعین کی تربیت کیلئے معلمین کی شدت سے ضرورت محسوس کی جانے لگی تو حضورؒ نے "جامعۃ المبشرین" کے نام سے ایک درسگاہ جاری فرمائی جس کے لئے دارالانوار میں ہی دو منزلہ دیدہ زیب عمارت تعمیر ہوئی اور طلباء کی رہائش کیلئے عارضی بیرکس کے نام سے بھی آٹھ بڑے بڑے ہال تعمیر ہوئے۔

☆ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ارشاد پر نور ہسپتال کے نام سے نیا ہسپتال تعمیر ہوا۔ یہ عمارت بھی نہایت دیدہ زیب ہے اور اس میں ایکسرے، الٹرا ساؤنڈ، دانتوں کا مکمل یونٹ، اپریشن تھیٹر، جنرل وارڈ اور VIP کمرے موجود ہیں۔ نیز ہومیو پیتھک ڈسپنسری بھی مفت خدمت کر رہی ہے۔

☆ دورِ خلافت رابعہ میں ہی مکرم ڈاکٹر حمید الرحمٰن صاحب آف امریکہ نے "سرائے طاہر" کے نام سے ایک عالیشان عمارت تعمیر کروائی جس پر چھ کروڑ روپے لاگت آئی۔

☆ آپؒ ہی کے مبارک دور میں مجلس خدام الاحمدیہ کا دفتر "ایوان خدمت"، مجلس انصار اللہ کا دفتر "ایوان انصار" اور لوکل مجلس خدام الاحمدیہ کا دفتر "ایوان طاہر" بھی تعمیر ہوئے۔

☆ حضور رحمہ اللہ نے قادیان کو مزید ترقی دینے کیلئے بہت سے پروگرام جاری فرمائے ہوئے تھے جن میں انڈسٹری لگانے، نئی کالونیاں تعمیر کرنے، پرانی عمارتوں کو رینوویٹ کرنے، مساجد کی تعمیر اور اُن کی توسیع وغیرہ کے منصوبے شامل تھے۔

دورِ خلافت خامسہ

☆ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اُن تمام سکیموں کو آگے بڑھانے کا ارشاد فرمایا جو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے جاری فرمائی تھیں۔ چنانچہ خلافت خامسہ کے گزشتہ پانچ سالوں کے دوران قادیان میں جو ترقی ہوئی اس کا مختصر ذکر یوں ہے:

☆ بیوت الحمد کالونی میں چھ مزید کوارٹر تعمیر ہوئے۔ جبکہ حضور نے کوٹھی دارالسلام میں چالیس کوارٹر تعمیر کرنے کی منظوری مرحمت فرمائی جن میں سے قریباً تیس تعمیر ہو چکے ہیں۔ دارالفضل میں بھی تین کوارٹر تعمیر ہوئے جبکہ تین سال کے عرصہ میں 97 لاکھ روپے سے نئے اور پرانے کوارٹر تعمیر و مرمت ہو چکے ہیں۔

☆ 2005ء میں حضور انور کی قادیان آمد کی اطلاع پر مہمانوں کی غیر معمولی آمد کے پیش نظر پہلے سے موجود تین لنگر خانوں کی تعمیر نو کی گئی، تین نئے لنگر خانے تعمیر ہوئے۔ امسال پرانے لنگر خانہ کی جگہ پر ایک نئی عمارت تعمیر ہو کر مکمل ہو چکی ہے اور مہمانوں کی رہائش کے لئے مزید نئے کمرے تعمیر ہو رہے ہیں۔

☆ گزشتہ سال محلّہ ناصر آباد میں جلسہ سالانہ کے لئے ایک بڑا دو منزلہ سٹور تعمیر ہوا۔ نیز جلسہ سالانہ کے نئے دو منزلہ دفاتر بھی تعمیر ہو چکے ہیں۔

☆ تقسیم ہند کے بعد جماعتی لٹریچر، کتب اور اخبارات جالندھر یا امرتسر سے شائع ہوتے تھے۔ خلافت رابعہ کے دور میں قادیان میں اپنا پریس لگایا گیا لیکن مشین بہت پرانی تھی۔ پھر اس کی جگہ ہینڈ فیڈ پریس لگائی گئی۔ اب جماعتی ضرورتوں کے پیش نظر حضور انور کی منظوری سے نئی آٹومیٹک آفسٹ مشین لگ چکی ہے جبکہ فولڈنگ مشین، سلائی مشین اور کٹنگ مشین بھی لگائی گئی ہے۔ پریس کی نئی عمارت کا کام بھی شروع ہے جس پر ڈیڑھ کروڑ روپے کے اخراجات متوقع ہیں۔ اس کے ساتھ ہی اخبار بدر کا دفتر بھی تعمیر ہو رہا ہے۔

☆ 2005ء میں حضور انور نے مسجد اقصیٰ کی توسیع کا ارشاد فرمایا۔ چنانچہ مسجد کے ساتھ واقع صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر اور نمائش ہال کو گرا دیا گیا ہے اور جلد ہی اس کی توسیع کا کام شروع ہو جائے گا۔ محلّہ دارالانوار کی مسجد کی از سر نو تعمیر کا کام بھی جاری ہے۔

☆ دفتر نشر و اشاعت اور MTA کے لئے محلّہ دارالانوار میں ایک سات کنال کے پلاٹ پر دفاتر کی تعمیر جاری ہے۔

☆ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر لائبریری کی نئی عمارت تعمیر کرنے کا کام محلّہ دارالانوار میں شروع ہے۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ پر اہم شخصیات کی آمد کے پیش نظر ایک تین منزلہ V.I.P گیسٹ ہاؤس تعمیر کرنے کا ارشاد فرمایا ہے جو زیر تعمیر ہے۔ اس کے علاوہ آسٹریلین گیسٹ ہاؤس اور ماریشین گیسٹ ہاؤس بھی زیر تعمیر ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ نے ایک دارالصنعت کی بھی منظوری عنایت فرمائی ہے اس کا بھی کام جاری ہے۔

☆ حضور انور کے ارشاد پر ظہور قدرت ثانیہ کے مقام پر شیشے کا ایک عظیم الشان مونومنٹ نصب کیا گیا ہے جو اٹلی سے تیار کروایا گیا ہے۔

جماعت احمدیہ بھارت کے خلافت سوونیئر میں شامل مکرم مبارک احمد ظفر صاحب کی ایک نظم سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

کفر و باطل پہ اب وقتِ شام آچکا
پانچویں دور کا بھی امام آچکا
دینِ احمد کو جس سے دوام آچکا
اب خلافت کا اعلیٰ نظام آچکا
عصرِ بیمار کی اب دوا ہے یہی
زندگی بخش دستِ شفا ہے یہی

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

29th August 2008 –4th September 2008

Please Note that programme and timings may change without prior notice All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8875 4272 or fax +44 20 8874 8344

Friday 29th August 2008

00:00 Tilaawat & MTA News
01:10 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 4th October 1995.
02:15 Huzoor's Tours: programme featuring Huzoor's visit to Nigeria.
03:25 Waqf-e-Nau programme
04:05 Tarjamatul Qur'an Class: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 17th March 1998.
05:15 Mosha'airah: an evening of poetry.
06:05 Tilaawat & MTA News
06:55 Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna) class with Huzoor. Recorded on 22nd April 2007.
08:05 Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V recorded on 22nd August 2008.
09:15 Urdu Mulaqa'at with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Urdu speaking guests. Recorded on 13th January 1995.
10:20 Indonesian Service
11:15 Seerat Sahaba Rasool (saw)
12:00 Live Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, from Baitul Futuh, London.
13:20 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
14:25 Bengali Reply to Allegations: a Bengali discussion programme replying to various allegations made against the Ahmadiyya Jama'at.
15:30 Seerat Sahaba Rasool (saw) [R]
16:00 Friday Sermon [R]
17:15 Spotlight: programme sharing memories of Chaudhry Muhammad Zafarullah Khan.
18:05 Le Francais C'est Facile: lesson no. 107.
18:30 Arabic Service: Repeat of live Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif.
20:35 MTA International News [R]
21:10 Friday Sermon [R]
22:20 Gardens of Casa Loma
22:50 Friday Sermon: rec. 22nd August 2008

Saturday 30th August 2008

00:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:00 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 5th October 1995.
02:10 Friday Sermon: recorded on 29th August 2008.
03:20 Gardens of Casa Loma
03:50 Friday Sermon: rec. on 22nd August 2008
04:55 Urdu Mulaqa'at with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Urdu speaking guests. Recorded on 13th January 1995.
06:10 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
06:10 Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V recorded on 1st August 2008.
07:10 Jalsa Salana UK 2008
07:05 Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna) with Huzoor. Recorded on 22nd April 2007.
08:15 Seerat Sahaba Hadhrat Masih Maud (as)
08:35 Friday Sermon: recorded on 29th August 2008.
09:40 Australian Attractions
10:05 Indonesian Service
11:10 French Service
12:10 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
13:00 Bangla Shomprochar: variety of programmes in Bengali, including a discussion on Ahmadiyyat.
14:00 Intikhab-e-Sukhan: live poem request programme
15:05 Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna) [R]
16:10 Moshaairah: an evening of poetry about the Khilafat Jubilee.
17:10 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 21st October 1995. Part 2.
18:05 Australian Attractions [R]
18:30 Arabic Service: Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif, Hani Tahir and Mustapha Sabit.
20:40 MTA International News
21:15 Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna) [R]
22:20 Australian Attractions [R]
22:55 Friday Sermon [R]

Sunday 31st August 2008

00:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:10 Seerat Sahaba Hadhrat Masih Maud (as)
01:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 10th October 1995.
03:00 Friday Sermon: recorded on 29th August 2008.
04:20 Khilafat Jubilee Moshaairah
05:25 Australian Attractions
06:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
06:30 Jalsa Salana Germany 2008: repeat of proceedings from day 3 of Jalsa Salana Germany.
09:40 Jalsa Salana Germany 2008: repeat of proceedings including poems and speeches.
10:40 Jalsa Salana Germany 2008: repeat of proceedings including speech delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, recorded on 24th August 2008.
12:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
12:45 Jalsa Salana Germany 2008: repeat of proceedings from day 3 of Jalsa Salana Germany.
15:55 Jalsa Salana Germany 2008: repeat of proceedings from day 3 of Jalsa Salana Germany. including poems and speeches.
16:55 Jalsa Salana Germany 2008: repeat of proceedings including speech delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, recorded on 24th August 2008.
18:30 Arabic Service: Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif.
20:30 MTA International News
21:05 Bustan-e-Waqfe Nau class with Huzoor recorded 28th April 2007. [R]
22:10 First Aid Measures: a programme on the use of first aid in an emergency.
22:40 Learning Arabic: lesson no. 9
23:00 Seerat-un-Nabi (saw)

Monday 1st September 2008

00:00 Tilaawat
00:15 Jalsa Salana Germany 2008: repeat of proceedings from day 3 of Jalsa Salana Germany.
03:25 Jalsa Salana Germany 2008: repeat of proceedings from day 3 of Jalsa Salana Germany. including poems and speeches.
04:25 Jalsa Salana Germany 2008: repeat of proceedings including speech delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, recorded on 24th August 2008.
06:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:10 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) class held with Huzoor. Recorded on 29th April 2007.
08:10 Le Francais C'est Facile
08:50 French service with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and French speaking friends.
10:00 Friday Sermon
11:00 Medical Matters
12:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
13:00 Bangla Shomprochar
14:00 Friday Sermon
15:00 Jalsa Salana Speeches: speech delivered by Muhammad Kareem-Uddin Shahid about Islam and Peace, on the occasion of Jalsa Salana Qadian.
16:00 Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna) [R]
17:00 French Service [R]
18:00 Medical Matters [R]
18:30 Arabic Service
19:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 12th October 1995.
20:35 MTA International News
21:05 Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna) [R]
22:00 Friday Sermon [R]
23:00 Jalsa Salana Speeches: speech delivered by Muhammad Kareem-Uddin Shahid about Islam and Peace, on the occasion of Jalsa Salana Qadian. [R]

Tuesday 2nd September 2008

00:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:00 Le Francais C'est Facile
01:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 12th October 1995.
02:30 Friday Sermon
03:30 French Service
04:30 Jalsa Salana Speeches: speech delivered by Muhammad Kareem-Uddin Shahid about Islam and Peace, on the occasion of Jalsa Salana Qadian.
05:30 Medical Matters
06:00 Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
08:55 Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna) class with Huzoor, recorded on 6th May 2007.
10:15 Dars-ul Qur'an: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra).
12:10 Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
13:20 Bangla Shomprochar
14:20 Jalsa Salana Japan: concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 13th May 2006.
15:10 Issues about Ramadhan: programme presented by Zaheer Ahmad Khan regarding Ramadhan and its related matters.
15:45 Seerat-un-Nabi (saw) [R]
16:20 News Review Special
16:55 Arabic Service
17:55 Tilaawat
18:50 Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 29th August 2008.
20:00 Jalsa Salana Japan: concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 13th May 2006. [R]
20:55 Dars-ul Qur'an
22:25 Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna) [R]

Wednesday 3rd September 2008

00:00 Tilaawat & MTA News
02:20 Seerat-un-Nabi (saw)
03:00 Tilaawat
03:55 Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna) class with Huzoor recorded on 6th May 2007.
05:10 Jalsa Salana Japan: concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 13th May 2006
06:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
08:50 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) class Huzoor recorded on 19th May 2007.
09:55 Indonesian Service
10:50 Dars-ul Qur'an: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra).
12:55 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
14:00 Bangla Shomprochar
15:05 From the Archives: Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra), recorded on 1st February 1985.
16:10 Attractions of Australia: Just Pineapple
16:40 Tilaawat
18:30 Arabic Service
18:40 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 17th October 1995.
19:45 MTA International News
20:15 Seerat-un-Nabi (saw)
20:50 Dars-ul Qur'an: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra).
22:45 Tilaawat

Thursday 4th September 2008

00:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
01:30 Dars-ul Qur'an: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra).
03:25 Tilaawat
04:15 From the Archives: Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra), recorded on 1st February 1985.
05:25 Jalsa Salana Speeches: speech delivered by Aftab Ahmad Khan about the Promised Messiah's beneficence towards mankind.
06:00 Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
08:35 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) class with Huzoor, recorded on 20th May 2007.
09:45 Indonesian Service
10:40 Al Maaidah: cookery programme teaching how to prepare Kebabs.
11:05 Dars-ul Qur'an: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra).
13:00 Tilaawat
13:10 Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 29th August 2008.
14:15 English Mulaqa'at: A question and answer session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and English speaking Friends. Recorded on 29th October 1995.
15:15 Seerat-un-Nabi (saw)
16:20 Tilaawat
17:25 MTA Variety: a discussion on the prophecies regarding the Holy Prophet Muhammad (saw) in the Bible.
17:55 Al Maaidah: cookery programme teaching how to prepare Kebabs.
18:30 Arabic Service
20:30 MTA International News
21:05 Dars-ul Qur'an: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra).
23:00 Tilaawat [R]

Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 GMT & 17:00 GMT

Al Fazl International Weekly, London

22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 15 | Friday 22 August , 2008 | Issue No. 34

صد سالہ خلافت جوبلی تقریبات کے سلسلہ میں امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ شمالی امریکہ کی مختصر جھلکیاں

امریکہ سے کینیڈا کے لئے خصوصی چارٹرڈ طیارہ کے ذریعہ روانگی۔ٹورانٹو میں آمد اور فقید المثال استقبال

جماعت احمدیہ پیشگوئیوں کے مطابق معرض وجود میں آئی۔اس کا کام محبت، امن اور بھائی چارے کو فروغ دینا ہے۔

اسلام کی اشاعت کے لئے کبھی تلوار کا استعمال نہیں کیا گیا۔اسلام تو ایسا حسین مذہب ہے کہ اپنے مخالفوں سے بھی حسن سلوک کی تعلیم دیتا ہے۔ہم صرف اسی مذہب کو جانتے ہیں جو محبت اور پیار کا مذہب ہے۔

——— (استقبالیہ تقریب میں اسلام کی تعلیم امن اور محبت سے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا بصیرت افروز خطاب)

ہلٹن ہوٹل (سکاربرو) میں استقبالیہ تقریب میں ممبران پارلیمنٹ، کونسلرز، مختلف سفارتخانوں کے نمائندے، پروفیسرز، ٹیچرز، ججز اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے پونے آٹھ صد سے زائد مہمانوں کی شرکت۔حضرت امیر المومنین کو خوش آمدید اور جماعت کے متعلق نیک خیالات کا اظہار

مانٹریال سے جلسہ سالانہ پر آنے والے سائیکل سواروں کی حضور انور سے ملاقات۔واقفین نو بچوں اور بچیوں کی الگ الگ کلاسز۔تقریب آمین۔معائنہ انتظامات جلسہ سالانہ۔اجتماعی ملاقاتیں۔ہزاروں احباب وخواتین نے اپنے پیارے امام کی زیارت وملاقات کا شرف حاصل کیا۔

(کینیڈا میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات کی مختصر جھلکیاں)

(رپورٹ مرتبہ :عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

24/جون 20087ء بروز منگل:

صبح ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد بیت الرحمٰن میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح پونے آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے۔ واشنگٹن اور اس سے ملحقہ جماعتوں سے احباب جماعت کی ایک بہت بڑی تعداد اپنے پیارے آقا کو الوداع کہنے کے لئے جمع تھی۔مرد اور خواتین مسلسل نعرے بلند کر رہے تھے اور بچیاں الوداعی نظمیں پڑھ رہی تھیں۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے ان عشاق کے پاس تشریف لے آئے۔ ہر طرف سے السلام علیکم حضور! کی آوازیں بلند ہو رہی تھیں۔حضور انور اپنا ہاتھ بلند کر کے اپنے ان عشاق کے والہانہ نعروں اور سلام کا جواب دے رہے تھے۔حضور انور کچھ دیر کے لئے بچیوں کے پاس بھی تشریف لے گئے اور ان کی نظمیں سنیں۔حضور انور نے دس سے پندرہ منٹ اپنے ان محبین کے پاس قیام فرمایا اور اپنا ہاتھ ہلاتے ہوئے ہر ایک کے پاس سے گزرے۔جدائی کے لمحات تھے اور ماحول بڑا پُرسوز تھا۔سبھی کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر آئی تھیں۔گیت پیش کرنے والی بچیاں بھی اب خاموش ہو گئی تھیں اور رو رہی تھیں۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی اور سب کو السلام علیکم کہا اور گاڑی میں تشریف فرما ہوئے۔

ائرپورٹ کے لئے روانگی

آٹھ بجے کے قریب قافلہ واشنگٹن کے انٹرنیشنل Dulles ایئرپورٹ کے لئے روانہ ہوا۔ایک گھنٹہ کے سفر کے بعد نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ایئرپورٹ پہنچے اور ائرپورٹ کے Jet Center کے پرائیویٹ لاؤنج میں تشریف لے آئے۔

جماعت احمدیہ امریکہ نے واشنگٹن سے ٹورانٹو (کینیڈا) تک کے سفر کے لئے Continental ایئرلائن کے ایک چارٹرڈ جہاز کا انتظام کیا تھا۔اس جہاز میں پچاس سیٹیں تھیں۔یہ جہاز لاؤنج کے سامنے چند قدم پر پارک کیا گیا تھا۔

امیگریشن اتھارٹی نے ایئر کانٹی نینٹل کے سٹاف کو اس بات کی اتھارٹی دی تھی کہ وہ خود اپنے لاؤنج میں ہی امیگریشن کرلیں۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آمد سے قبل ہی امیگریشن کی کارروائی مکمل ہو چکی تھی اور سارے قافلہ کی امیگریشن کی کارروائی صرف دس منٹ میں مکمل ہو گئی۔امیگریشن افسر نے پاسپورٹس میں رکھے ہوئے Exit Card لے لئے اور اپنے سسٹم میں Enter کرلئے۔سامان کی وین (Van) سیدھی جہاز کے پاس چلی گئی اور وین سے سامان نکال کر جہاز میں رکھ دیا گیا۔کسی قسم کی کوئی چیکنگ نہیں ہوئی۔

امیر صاحب امریکہ بعض دیگر جماعتی عہدیداران کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو الوداع کہنے کے لئے ایئرپورٹ پر آئے ہوئے تھے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ان احباب کے ساتھ تشریف فرما رہے اور گفتگو فرماتے رہے۔حضور انور کے خدام باری باری حضور انور کے قریب آتے اور تصاویر بنواتے۔

جہاز کا کیپٹن اور فرسٹ آفیسر حضور انور سے ملنے کے لئے جہاز سے اتر کر لاؤنج میں آئے اور شرف مصافحہ حاصل کیا اور حضور انور کے ساتھ تصویر بنوائی۔

ایئر کانٹی نینٹل کے جنرل مینجر اور ڈیوٹی مینجر نے بھی حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا اور حضور انور کے ساتھ تصویر بنوائی۔

اس جہاز میں سفر کرنے والے احباب کی تعداد 27 تھی۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا اور قافلہ کے ممبران کے علاوہ اس جہاز میں سفر کرنے والوں میں ظہیر احمد باجوہ صاحب نائب امیر یو ایس اے، منعم نعیم صاحب نائب امیر یو ایس اے، وسیم ملک صاحب نائب امیر یو ایس اے، مسعود ملک صاحب جنرل سیکرٹری مع اہلیہ، وسیم حیدر صاحب افسر جلسہ سالانہ، چوہدری نصیر احمد صاحب، خرم فواد صاحب، احمدیہ مرکزی ویب سائٹ یو ایس اے کے دو نمائندے پیر حبیب الرحمٰن صاحب اور اعجاز خان صاحب شامل تھے۔

جماعت احمدیہ کینیڈا کی طرف سے دو نمائندے کلیم ملک صاحب نائب امیر کینیڈا اور شفقت محمود صاحب صدر مجلس انصار اللہ کینیڈا جو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے استقبال کے لئے امریکہ پہنچے تھے۔یہ دونوں نمائندے بھی اس سفر میں ساتھ تھے۔

خلافت فلائٹ

جو بورڈنگ کارڈ مہیا کیا گیا اس پر صد سالہ خلافت جوبلی کا لوگو (Logo) بنا ہوا تھا اور ایک طرف منارۃ المسیح کی تصویر تھی۔بورڈنگ کارڈ کے اوپر لکھا ہوا تھا "Khilafat Flight" اور ایک حصہ پر Ahmadiyya Muslim Community لکھا ہوا تھا اور نچلے حصہ میں "Khilafat Centenary Celebration" کے الفاظ درج تھے۔

دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جہاز پر سوار ہوئے۔حضور انور کی ائرپورٹ پر آمد اور جہاز پر سوار ہونے تک کے لمحہ لمحہ کو MTA نے ریکارڈ کیا۔سوا دس بجے جہاز واشنگٹن کے انٹرنیشنل Dulles ایئرپورٹ سے ٹورانٹو (کینیڈا) کے لئے روانہ ہوا۔

مکرم منعم نعیم صاحب (نائب امیر یو ایس اے) Continental ایئرلائن کے وائس پریذیڈنٹ ہیں۔

جہاز کے سٹاف کا اعلان

جہاز کی روانگی کے بعد مکرم منعم نعیم صاحب نے جہاز کے سٹاف کی طرف سے یہ اعلان کیا۔

''خاکسار منعم نعیم پیارے آقا اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی خدمت میں السلام علیکم اور خوش آمدید کہتا ہے۔ہم اس وقت پیارے آقا کے ہمراہ ''خلافت احمدیہ'' کی فلائٹ 2008ء پر ٹورانٹو کی جانب رواں دواں ہیں۔ یہ فلائٹ کانٹی نینٹل ایئرلائن کی چارٹرڈ ڈویژن کی جانب سے چلائی جارہی ہے۔آپ اس وقت برازیلین کمپنی Embrey کے تیار کردہ جہاز E.R.J پر سفر کر رہے ہیں۔اس طرح کے 250 جہاز کانٹی نینٹل ایئرلائن کے Fleet میں ہیں۔اس کے علاوہ 350 بڑے جہاز جن میں بوئنگ 777،

باقی صفحہ نمبر 10 پر ملاحظہ فرمائیں